بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

تاریخ

6

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

ایک قوم، ایک نصاب

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق اور بورڈ کی منظور کردہ ہے۔

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

اس کتاب کا کوئی حصّہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فہرست عنوانات

نمبر شمار	باب کا عنوان	صفحہ نمبر
1	قدیم تہذیبیں (Ancient Civilizations) میسوپوٹیمیائی، مصری، وادیِ سندھ اور چینی	1
2	فارسی، یونانی اور رُومی تہذیبیں (Persian, Greek and Roman Civilizations)	32
3	آریائی، کشان اور گپت (Aryans, Kushans and Guptas)	48
4	اسلامی تہذیب کا عروج (Rise of Islamic Civilization)	67

مصنّفہ

ڈاکٹر صائمہ ناز اسسٹنٹ پروفیسر، ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

مترجمین

ڈاکٹر اسد محمود خاں — منہاج یونیورسٹی، لاہور

آسیہ ادریس — گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، تالاب والا، چونیاں

اراکینِ ریویو کمیٹی

پروفیسر ڈاکٹر سلمیٰ ناز (MUL) ◦ مبرّا ریاض ◦ پروفیسر خلیل احمد

اراکین قومی جائزہ کمیٹی

تجرباتی ایڈیشن

پروفیسر محمد یوسف جاوید ◦ پروفیسر رحمان اللہ چودھری ◦ ڈاکٹر عدنان طارق ◦ ملک محمد شریف ◦ محسن طفیل (QAED)

پروفیسر محمد منیر بھٹی ◦ محترمہ نسرین ◦ پروفیسر شہزاد اقبال ◦ پروفیسر محمد جبار ◦ محمد عباس (QAED)

پروفیسر محمد اکرم سیال ◦ پروفیسر زرقا بشیر ◦ رانا محمد اسلام (PEC) ◦ محمد طیّب (PEC)

ڈائریکٹر (کریکولم) ◦ عامر ریاض

ڈپٹی ڈائریکٹر (مسوّدات) ◦ مہر صفدر ولید

ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس) ◦ عائشہ صادق

نگران طباعت ◦ مہر صفدر ولید ◦ محمد شہزاد ہاشمی ◦ شمس الرحمان

کمپوزنگ ◦ محمد جمیل کنیرا

لے آؤٹ ◦ حافظ انعام الحق

تیار کردہ چودھری غلام رسول اینڈ سنز، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

Web Version of PCTB Textbook Not for sale

باب اوّل

قدیم تہذیبیں (Ancient Civilization)

میسوپوٹیمیائی، مصری، وادیِ سندھ اور چینی

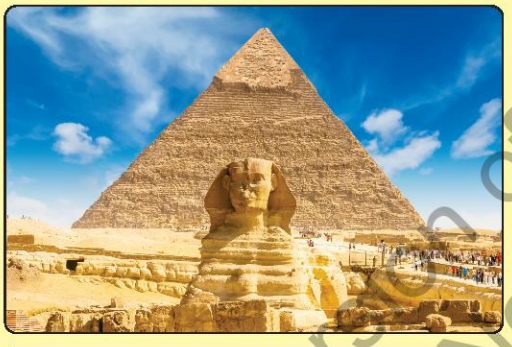
(Mesopotamian, Egyptian, Indus and Chinese)



حاصلاتِ تعلیم

اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:









الف۔ میسوپوٹیمیائی تہذیب (Mesopotamian Civilization)

- ماضی کے بارے میں جاننے کے لیے بنیادی اور ثانوی ذرائع کی اہمیت دریافت کر سکیں۔
- سمیری لوگوں کو بیان کر سکیں اور وضاحت کر سکیں کہ وہ میسوپوٹیمیا والوں سے کیسے مختلف تھے۔
- حمورابی کا ضابطہ اور اس کی تشکیل کی وجہ بیان کر سکیں۔
- میسوپوٹیمیا کے فنِ تعمیر کی بنیادی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- میسوپوٹیمیا کے لوگوں کی بڑی تجارت اور پیشے تلاش کر سکیں۔

ب۔ مصری تہذیب (Egyptian Civilization)

- قدیم مصری تہذیب کی ترقی میں دریائے نیل کے کردار کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- مصری تہذیب کے لوگوں کی روزمرہ کی زندگی کو سماجی ڈھانچے، مذہب، رسم الخط وغیرہ کے لحاظ سے بیان کر سکیں۔
- فرعونوں کی حکومت میں سب سے زیادہ بااثر شخص کی شناخت کر سکیں۔
- اہرامِ مصر کے اندر تین مختلف کمروں کا مقصد بیان کر سکیں۔

ج۔ وادیِ سندھ کی تہذیب (Indus Civilization)

- مہرگڑھ میں ابتدائی بستیوں کی وضاحت کر سکیں۔
- وادیِ سندھ میں موہن جوداڑو اور ہڑپہ جیسی بڑی آبادکاریوں کے قیام میں دریائے سندھ کی اہمیت کی وضاحت کر سکیں۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب کی چند نمایاں خصوصیات کی نشان دہی کر سکیں مثلاً روزمرہ کی زندگی، زراعت، تجارت، مذہب، رسم الخط اور معیشت وغیرہ۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب کے زوال کی وجوہات بیان کر سکیں۔

د۔ چینی تہذیب (Chinese Civilization)

- چینی فنِ تعمیر کی بنیادی خصوصیات بیان کر سکیں۔
- چینی تہذیب کے افراد کی تجارت اور ذرائع روزگار کی وضاحت کر سکیں۔
- چینی تہذیب کی کچھ اہم خصوصیات کی نشان دہی کر سکیں مثلاً روزمرہ کی زندگی، زراعت، تجارت، مذہب، رسم الخط اور معیشت وغیرہ۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

بنیادی اور ثانوی ذرائع (Primary and Secondary Sources)

الف۔ بنیادی ذرائع (Primary Sources)

بنیادی ماخذ ایک اصل دستاویز یا ایسا دیگر مواد ہوتا ہے جس میں کسی بھی طرح سے تبدیلی نہ کی گئی ہو۔ عام طور پر یہ کسی ایسے شخص کے ذریعے سے تیار کیا گیا تھا جس کو ان بیان کیے گئے واقعات کا براہِ راست ذاتی علم تھا۔ یہ موضوع کے بارے میں معلومات کے اصل ذریعہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بنیادی ذرائع کو ثانوی ذرائع سے ممتاز کیا جاتا ہے۔ ثانوی ذرائع ایسی دستاویزات ہوتی ہیں جن کی بنیاد، بنیادی ذرائع پر ہوتی ہے۔

بنیادی ذرائع آپ کو اس موضوع تک براہِ راست رسائی فراہم کرتے ہیں جس کے بارے میں آپ تحقیق کر رہے ہیں یا سیکھ رہے ہیں۔ بنیادی ذرائع کے استعمال کا انحصار تحقیق کے موضوع پر ہوتا ہے۔

بنیادی ذرائع کی مثالوں میں شامل ہیں (Examples of primary sources include)



بنیادی ذرائع

(i) ڈائریاں، خط کتابت اور روزنامچے

(ii) تخلیقی کام جیسے فن، فلم یا ادب

(iii) اصل دستاویزات جیسے پیدائش کا سرٹیفکیٹ

(iv) سوانح حیات اور خودنوشتیں

(v) انٹرویوز، تقاریر اور زبانی تاریخ

(vi) سرکاری معلومات (vii) اعداد و شمار پر مبنی معلومات (viii) تحقیقاتی رپورٹیں

(ix) اخباری رپورٹیں، ادارتی نوٹ/رائے پر مشتمل معلومات

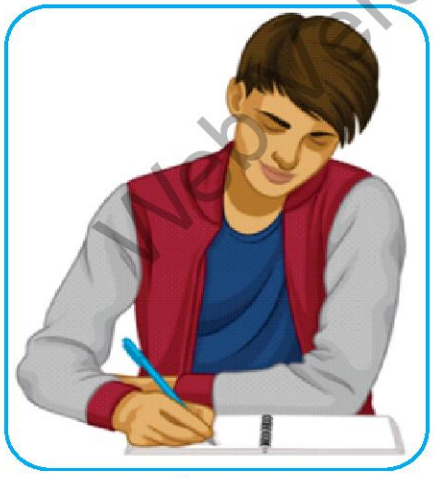
بنیادی ذرائع کس کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟ (What are primary sources used for)

بنیادی ماخذ اصل تحقیق کی بنیاد ہیں، وہ مدد کرتے ہیں:

(i) نئی دریافتیں کرنے میں

(ii) آپ کو دلیل کے لیے ثبوت فراہم کرنے میں

(iii) موضوع کے بارے میں معتبر معلومات دینے میں



ثانوی ذرائع

ب۔ ثانوی ذرائع (Secondary Sources)

ثانوی ذرائع بالواسطہ معلومات فراہم کرتے ہیں اور اکثر بنیادی ذرائع کی وضاحت پیش کرتے ہیں۔ یہ بنیادی ذرائع سے حاصل معلومات کا تجزیہ، تشریح اور تصریح کرتے ہیں۔ یہ عام طور پر قائل کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ یہ مصنف کی دلیل پر قاری کو قائل کرنے کے لیے تبصرے، تشخیص اور رائے کا استعمال کرتے ہیں۔

ثانوی ماخذ کی مثالوں میں شامل ہیں (Examples of secondary sources include)

(i) تحقیق کی تشریح اور تجزیے پر مشتمل مجلّاتی مضمون

(ii) درسی کتب

(iii) لغات اور انسائیکلوپیڈیا کی کتب

(iv) کتب جو معلومات کی تشریح اور تجزیہ پیش کرتی ہیں جیسے کہ علمی کتابیں

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(v) مقالے (مضامین) (vi) جائزے، مضامین اور تخلیقی کاموں جیسے کہ فن، ادب اور موسیقی پر تنقیدی مواد

ثانوی ذرائع کس لیے استعمال ہوتے ہیں؟ (What are secondary sources used for)

ثانوی ذرائع کسی موضوع کے پس منظر کی معلومات یا جائزہ فراہم کرنے میں مدد کرتے ہیں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دوسرے محققین نے کس طرح اس موضوع تک رسائی، تشریح اور تجزیہ کیا ہے۔ یہ مدد کرتے ہیں:

(i) موضوع کے بارے میں پس منظر کی معلومات سیکھنے میں

(ii) اپنے دلائل اور خیالات کو تقویت دینے میں

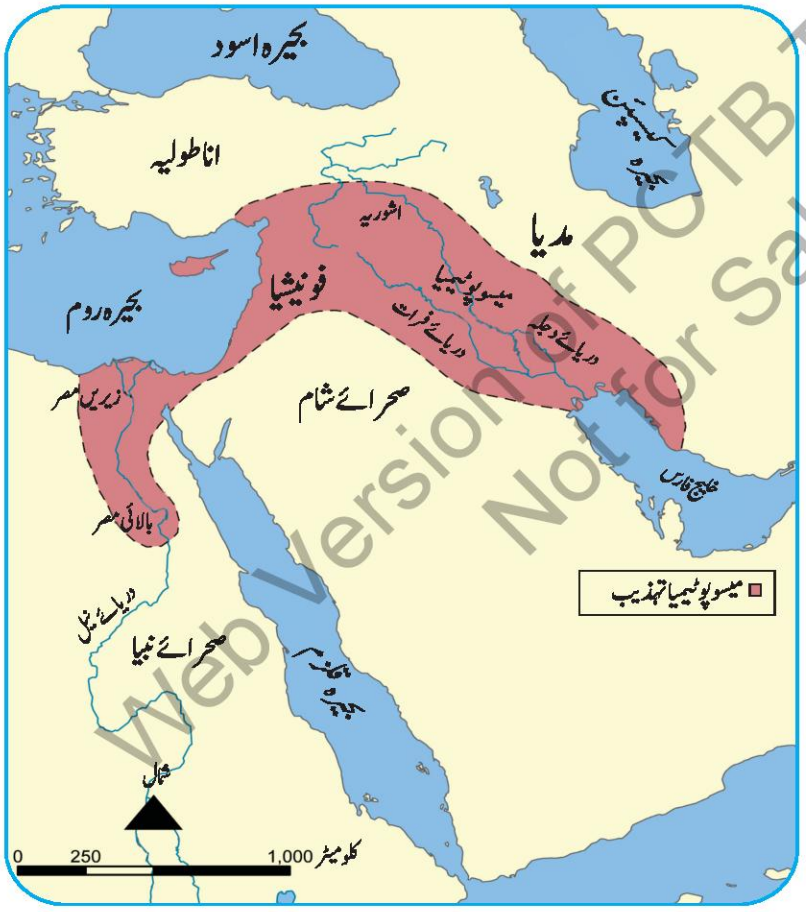
(iii) اپنے دلائل یا خیالات کا فرق دیکھنے میں

(iv) ایسی معلومات تلاش کرنے میں جن تک آپ براہِ راست رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- ماضی کے بارے میں جاننے کے لیے بنیادی اور ثانوی ذرائع کا تجزیہ کریں۔

میسوپوٹیمیا (عراق) کی تہذیب (Mesopotamian Civilization)



- میسوپوٹیمیا جنوب مغربی ایشیا کا ایک علاقہ ہے جہاں پہلی انسانی تہذیب کا ظہور ہُوا۔ میسوپوٹیمیا تہذیب کا آغاز تقریباً 4500 قبل مسیح میں ہوا۔
- میسوپوٹیمیا میں رہنے والے خانہ بدوش تھے جس کا مطلب ہے کہ ان کا کوئی خاص گھر نہیں تھا۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے تھے۔ جلد ہی یہ طریقہ بدل گیا کیوں کہ لوگ مخصوص جگہوں پر آباد ہونے لگے۔
- میسوپوٹیمیا نے جلد ہی شہروں، علاقوں اور سلطنتوں کا عروج دیکھا۔ حقائق، میسوپوٹیمیا کی ابتدائی بستیوں سے تاریخ کا خلاصہ فراہم کرتے ہیں۔ اس دور کی اہم سلطنتیں سمیری، اکادی، آشوری اور فارسی تھیں۔
- لفظ ''میسوپوٹیمیا'' قدیم لفظ ''میسو'' (meso) سے بنا ہے، جس کا مطلب درمیانی یا درمیان میں ہے۔ میسوپوٹیمیا، دریائے فرات اور دجلہ کے بیچ میں واقع ایک جگہ ہے جو اَب عراق کا حصہ ہے۔
- میسوپوٹیمیائی تہذیب بنیادی طور پر اپنی خوش حالی، شہری زندگی اور اپنے بھرپور اور وسیع ادب، علومِ ریاضی اور فلکیات کے لیے جانی جاتی ہے۔
- میسوپوٹیمیا کے لوگوں نے پتا لگا لیا تھا کہ زمین فصلوں کو اگانے کے لیے اچھی ہے لیکن بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ انھوں نے دریاؤں سے پانی اپنے کھیتوں تک پہنچانے کے لیے آبپاشی کے نظام بنائے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- میسوپوٹیمیا کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرنے کے لیے آرگینوگرام (تنظیمی جدول) استعمال کریں۔
- دنیا کے نقشے کا استعمال کرتے ہوئے جدید دنیا میں میسوپوٹیمیا کی تہذیب کا مقام تلاش کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

روزمرہ کی زندگی، تعلیم اور کھیل (Daily Life, Education and Games)

- میسوپوٹیمیا کے لوگوں کی روزمرہ کی زندگی خاندان کے گرد گھومتی تھی۔ بادشاہوں کے علاوہ زیادہ تر لوگ دھوپ میں سکھائی گئی مٹی کی اینٹوں سے بنے سادہ گھروں میں رہتے تھے۔ مکانات عموماً دو منزلہ ہوتے تھے۔ بچے زیادہ تر پہلی منزل پر قیام پذیر ہوتے تھے۔ ایک صحن، ایک باغ اور چھوٹے جانور جیسے مرغیاں ہوتی تھیں۔ بالائی منزل سونے، کھانے اور بیٹھنے کے لیے ہوتی تھی لیکن اگر موسم اچھا ہوتا تو وہ چھت پر بھی کھانا کھایا کرتے تھے۔



میسوپوٹیمیا کی قدیم عمارت کے کھنڈرات

- سکول بہت محدود اور مہنگا تھا اس لیے زیادہ تر لوگ پڑھنا لکھنا نہیں سیکھتے تھے۔ عام طور پر صرف بہت امیر گھرانوں کے لڑکے یا بادشاہوں کی اولاد سکول جا سکتی تھیں۔ سکول کا مقصد طلبہ کو پادری یا کاتب بننے کی تربیت دینا تھا۔
- کاغذ ابھی ایجاد نہیں ہوا تھا لہٰذا طلبہ مٹی کی تختیوں پر ایک خاص رسم الخط میں لکھتے تھے جسے 'کیونیفارم (Cuneiform)' کہتے ہیں۔



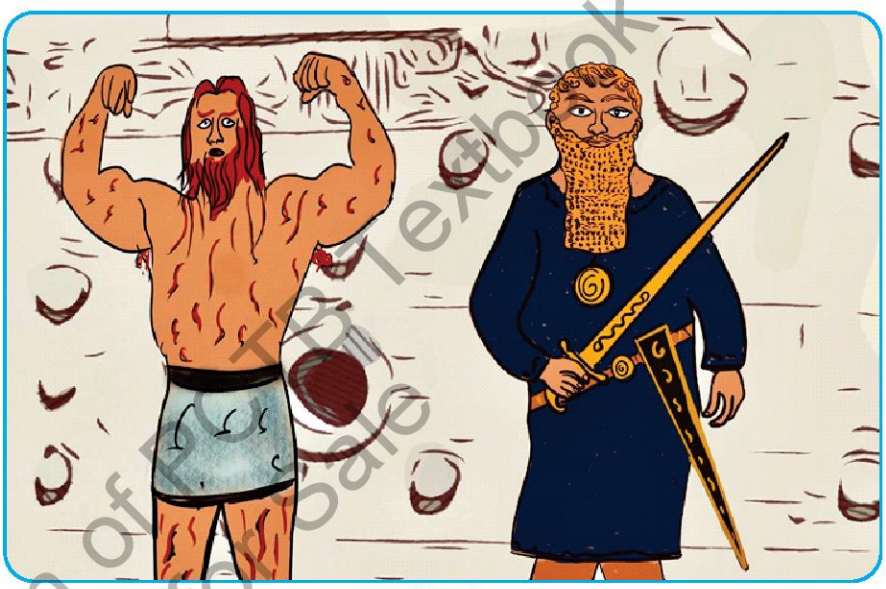
اُر شہر کا شاہی کھیل ایک ریسنگ بورڈ کھیل تھا جسے تقریباً 2500 ق م میں بنایا گیا تھا اور میسوپوٹیمیا کے تمام لوگ اس سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- میسوپوٹیمیا میں بچے اپنے دوستوں کے ساتھ یا گھر میں بہن بھائیوں کے ساتھ بہت سارے کھیل کھیلتے تھے۔ وہ لٹو گھمانا، رسی کُودنا اور کوکلا چھپا کی اور بورڈ گیمز جیسے کھیل کھیلتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ فرنیچر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور گُڑیوں کا استعمال کرتے ہوئے گھر، گھر کھیلتے تھے۔ خاندان کے ہمراہ آلاتِ موسیقی سے محظوظ ہو کر اپنے وقت کو بہترین بناتے تھے۔ وہ تار کے آلات استعمال کرتے تھے جیسے بربط اور بانسری۔
- شرفا اِنتظامیہ میں شامل ہوتے تھے۔
- ایک اور بہت مقبول مشغلہ کہانی سنانا تھا۔ سب سے مشہور کہانی کا نام 'گلگامیش کی رزمیہ' ہے۔ یہ گِلگامیش (Gilgamesh) نامی ایک سپر ہیرو کے بارے میں تھی۔ یہ شاید ایک بادشاہ کی حقیقی زندگی پر مبنی تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

'گلگامیش کی نظم' قدیم میسوپوٹیمیا کی ایک رزمیہ نظم ہے جسے قدیم ترین بچ جانے والا قابلِ ذکر اور تہذیبی متن سمجھا جاتا ہے۔



گِلگامیش



اہلِ بابل کا دیوتا

مذہب (Religion)

- میسوپوٹیمیا کے مذہب سے مراد قدیم میسوپوٹیمیا میں رہنے والے مختلف لوگوں کے مذہبی عقائد اور طرزِ عمل ہے۔ اس مذہب نے آج سے تقریباً 5500 سال قبل سے پہلی صدی قبل مسیح تک (3500 سال) اس خطے پر غلبہ حاصل کیے رکھا۔
- میسوپوٹیمیا کا مذہب کثیر الخدائی تھا (ایک سے زیادہ خدا کی عبادت)۔
- ہر شہر کا اپنا دیوتا تھا۔ شہر کے مرکز میں اس دیوتا کے لیے ایک بڑا مندر یا زیگورات (Ziggurat) بنایا گیا تھا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں پادری رہتے تھے اور قربانیاں کرتے تھے۔ کچھ زیگورات بہت بڑے تھے اور بہت بلندیوں تک پہنچ گئے تھے۔ وہ چپٹی چھت کے ساتھ اہرام کی طرح لگتے تھے۔

سمیری اور میسوپوٹیمیا کی تہذیب کے درمیان فرق (Difference between Sumerians and Mesopotamians)

(i) سمیر جنوبی میسوپوٹیمیا میں ایک علاقہ تھا جہاں قدیم سمیری تہذیب پروان چڑھی۔ میسوپوٹیمیا دریائے دجلہ اور فرات کا درمیانی علاقہ تھا۔ 'میسوپوٹیمیائی' ان لوگوں کا نام اور ثقافت تھی جو میسوپوٹیمیا میں رہائش پذیر تھے۔

(ii) سمیری لوگوں نے بہت سی ایجادات کیں مثلاً تحریر کی سب سے پہلی شکل، عددی نظام، سب سے پہلی پہیے والی گاڑی، دھوپ میں خشک کی گئی

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

اینٹیں اور کھیتی باڑی کے لیے نظام آبپاشی۔ وہ اپنی زبان، حکمرانی، تعمیرات اور بہت سی دیگر چیزوں میں جدت کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔

میسوپوٹیمیا کی ترقی میں اہلِ میسوپوٹیمیا کا کردار بہت محدود ہے۔

(iii) سمیری ان لوگوں کا نام اور ثقافت تھی جو سمیر کے علاقے میں رہائش پذیر تھے۔



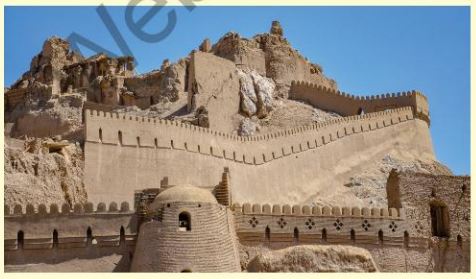
سمیری لوگ



میسوپوٹیمیا کے لوگ

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- اسباب کی تحقیق کریں کہ میسوپوٹیمیا کس طرح تہذیب کا گہوارہ رہا ہے۔
- میسوپوٹیمیا کی ان اہم پیشرفتوں کی چھان بین کریں جو اب بھی جدید دنیا میں مستعمل ہیں۔

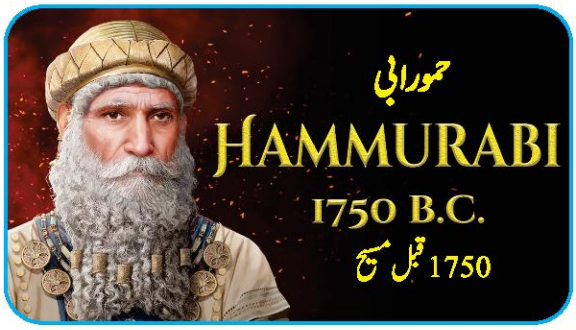


حمورابی کا ضابطہ (The Code of Hammurabi)

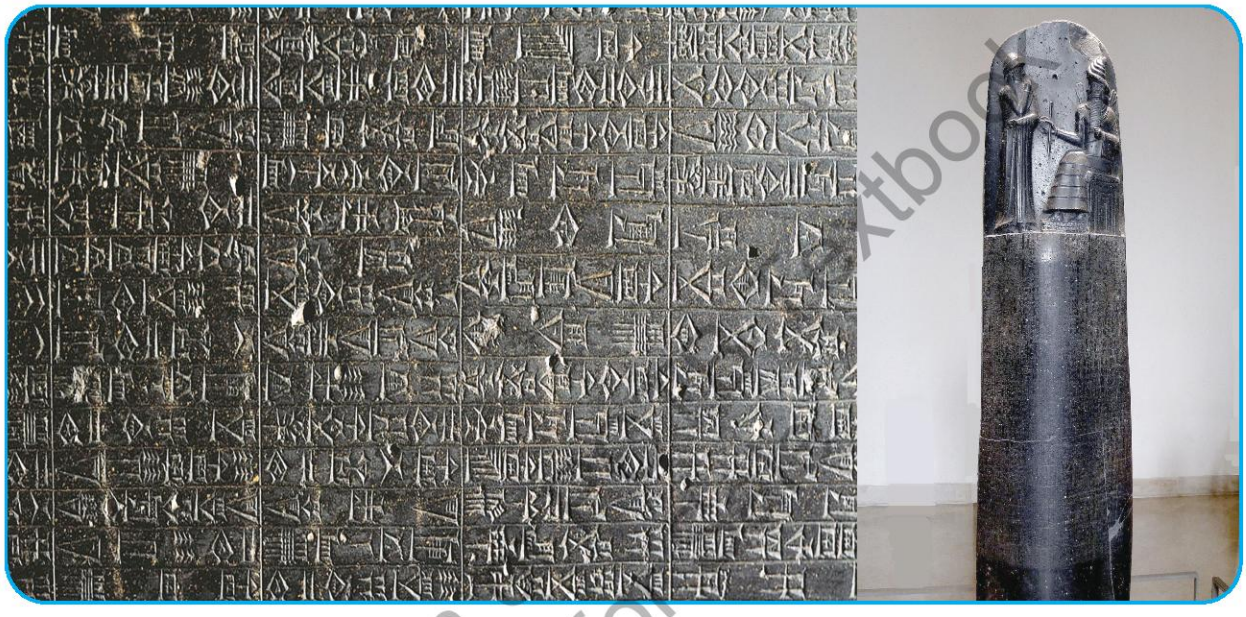
حمورابی، بابلی سلطنت کے مشہور بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ حمورابی کے تحت، بابل نے میسوپوٹیمیا پر زیادہ کنٹرول حاصل کیا۔

- اس کی سب سے اہم کامیابیوں میں سے ایک، ضابطہ حمورابی (قوانین کا مجموعہ) تھا۔

Web Version of Textbook Not for Sale



- یہ ضابطہ انسانی تاریخ میں قوانین کا پہلا تحریری نقش ہے۔
- لوگوں کو قوانین پر عمل کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا گیا ہے۔
- یہ قوانین عوامی نمائش کے لیے تھے تاکہ ہر کوئی پتھر کے ستونوں پر دیکھ لے۔
- یہ ضابطہ بنایا اور لکھا گیا تاکہ لوگ ایک دوسرے کا احترام کریں۔
- وہ مہذّب طریقے سے برتاؤ کریں۔



حمورابی کا ضابطہ

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- دریافت کریں کہ حمورابی نے اپنے ضابطۂ قوانین کو عام لوگوں کے لیے کیسے استعمال کیا۔
- دریافت کریں کہ کیا کچھ دوسری تہذیبیں میسوپوٹیمیا کی تہذیب کے وقت موجود تھیں۔
- دریافت کریں کہ میسوپوٹیمیا دیگر تہذیبوں کے مقابلے میں کس طرح ترقی یافتہ تھا۔

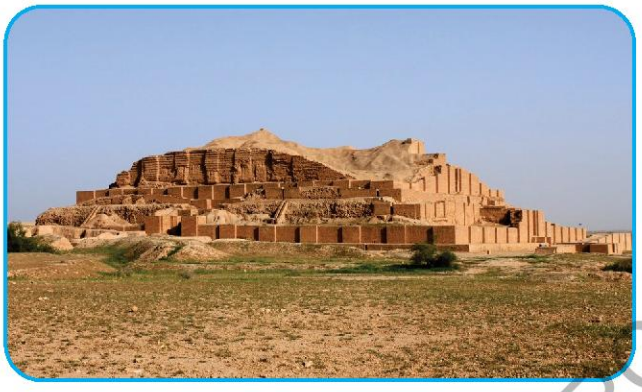
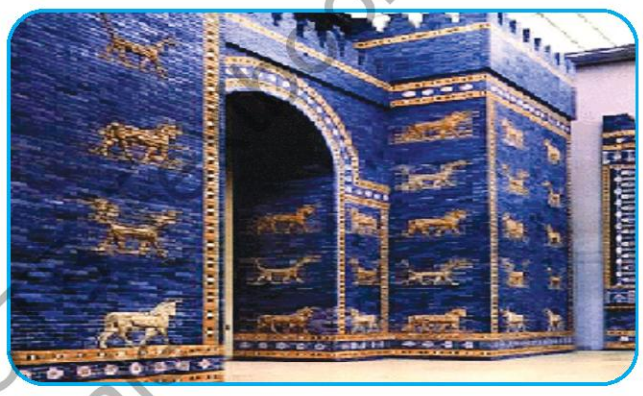
میسوپوٹیمیا کے فنِ تعمیر کی خصوصیات (Characteristics of Mesopotamian Architecture)

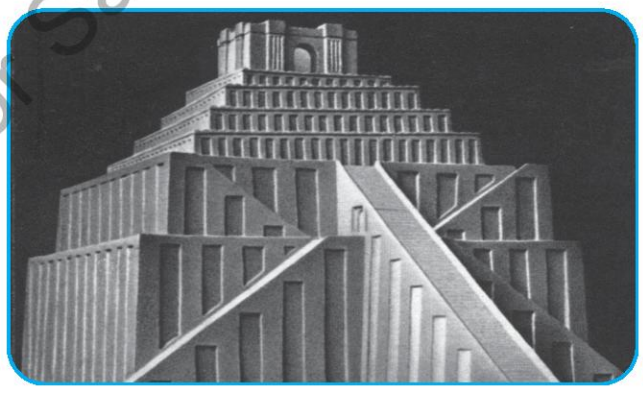
قدیم میسوپوٹیمیا کی تہذیب میں کاریگر بہت اہمیت کے حامل تھے کیوں کہ انھوں نے روزمرہ استعمال کے لیے کارآمد چیزیں بنائیں۔

- قدیم میسوپوٹیمیا کے مکانات مٹی کی اینٹوں یا سرکنڈے کے بنے ہوتے تھے۔ زیادہ تر لوگ دریا کے نزدیک اور نم مٹی کے علاقوں میں سرکنڈے کے مکانات میں رہتے تھے۔ قدرے خشک علاقوں میں لوگوں نے دھوپ میں سکھائی گئی اینٹوں سے مکانات بنائے ہوئے تھے۔
- مٹی کی اینٹوں کے مکانات میں چپٹی چھتوں والے ایک یا دو کمرے ہوتے تھے۔
- میسوپوٹیمیا میں گھر بنانے کے لیے استعمال ہونے والا سامان آج کل استعمال ہونے والے سامان سے ملتا جلتا تھا۔
- زیادہ تر استعمال ہونے والے سامان میں مٹی کی اینٹیں، دیواروں کو ڈھانپنے کے لیے مٹی کا پلستر اور دروازے اور کھڑکیوں کے فریم بنانے کے لیے لکڑی تھی۔

Web Version Not for Textbook





میسوپوٹیمیائی فنِ تعمیر

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

میسوپوٹیمیا کی تہذیب کی نمایاں تجارت اور پیشے

(Major Trade and Occupations of Mesopotamian Civilization)

تجارت (Trade)

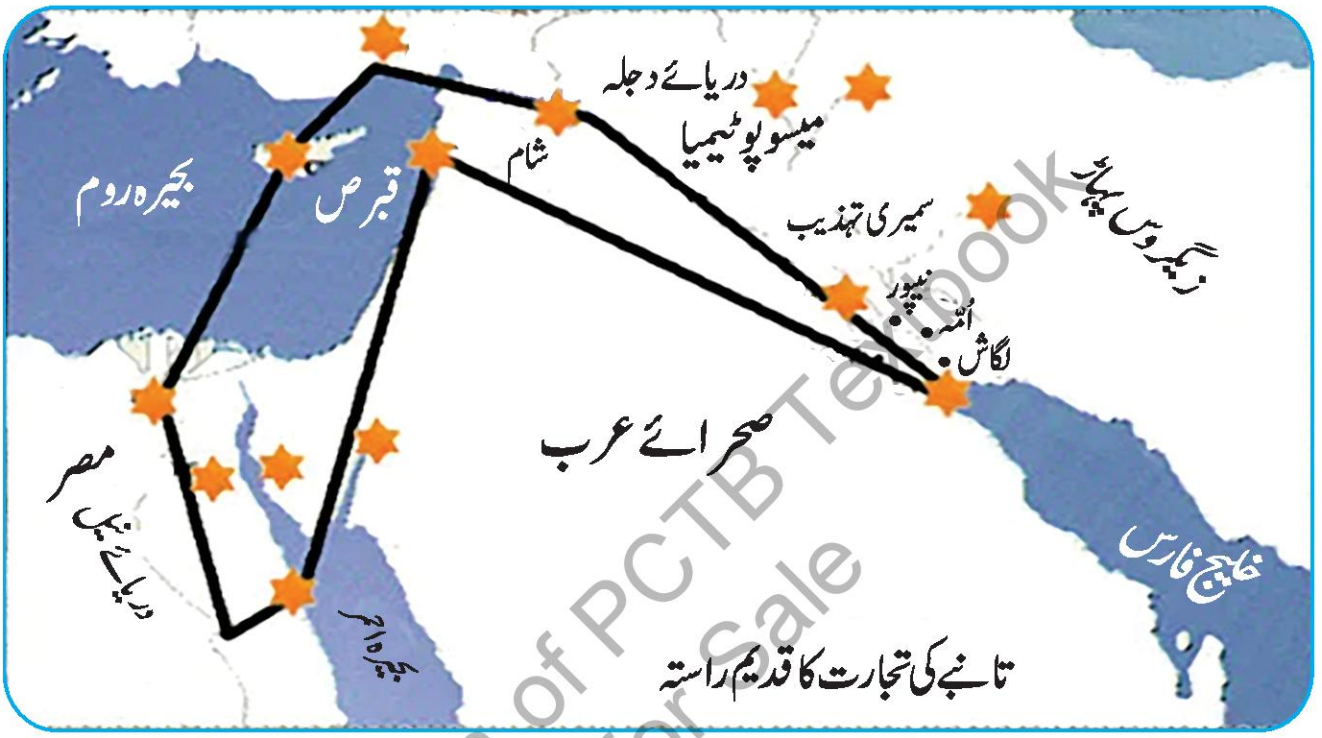
میسوپوٹیمیا کی تہذیب میں تجارت ہمیشہ سے اہم رہی تھی۔ بڑے پیمانے پر تجارت میسوپوٹیمیا نے شروع کی تھی۔ اعلیٰ پر تعیش سامان اور خام مال میسوپوٹیمیا کے اندر گردش کرتا تھا اور دور دراز جیسا کہ ہندوستان، افریقہ اور یونان وغیرہ سے لایا جاتا تھا۔

- میسوپوٹیمیا کے لوگ مختلف اشیا کی برآمد اور درآمد کی تجارت کرتے تھے۔

- ان کی اہم برآمدات غلہ، کھانے کا تیل، مٹی کے برتن، چمڑے کی مصنوعات، زیورات وغیرہ تھیں۔ وہ مصری سونا، ہندوستانی ہاتھی دانت اور موتی، عربی تانبا اور ایرانی قلعی وغیرہ درآمد کرتے تھے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- دریافت کریں کہ میسوپوٹیمیا کے لوگوں کی تجارت آج کی تجارت سے کیسے مختلف تھی۔



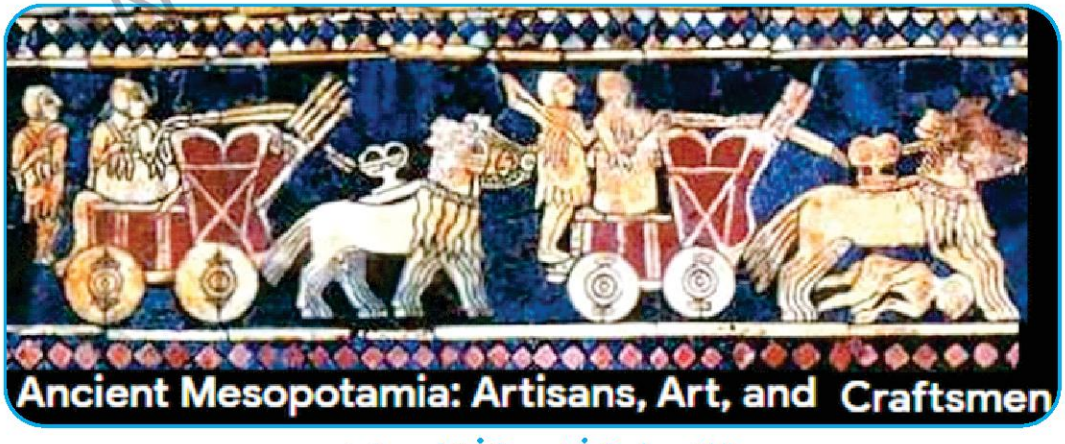
پیشے (Occupations)

میسوپوٹیمیا کے لوگوں کے اہم پیشے تھے:۔

- کاشتکاری
- سپاہ گری
- دستکاری
- سنگ تراشی
- کپڑا سازی
- نقل وحمل کے ذرائع
- تجارت
- اینٹیں بنانا
- ماہی گیری
- ظروف سازی
- چمڑہ سازی
- لکڑی سے چیزیں بنانا

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- قوانین بنانے کی وجوہات اور ان پر عمل نہ کرنے کے نتائج کا تجزیہ کریں۔
- دریافت کریں کہ کیسے عام لوگ قانون سازی میں حصہ لے سکتے ہیں۔
- میسوپوٹیمیا کی ایجادات سے تاریخی مثال لیتے ہوئے کسی قوم کی ترقی کے لیے سائنسی اور تکنیکی ترقی کی اہمیت کو دریافت کریں۔



قدیم میسوپوٹیمیا کے فن کاروں کے فن کا نمونہ و ہنر کاری

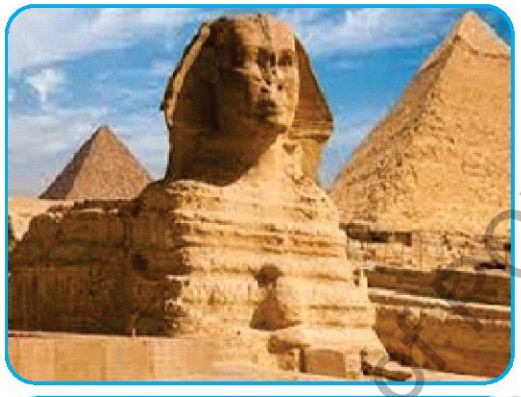
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

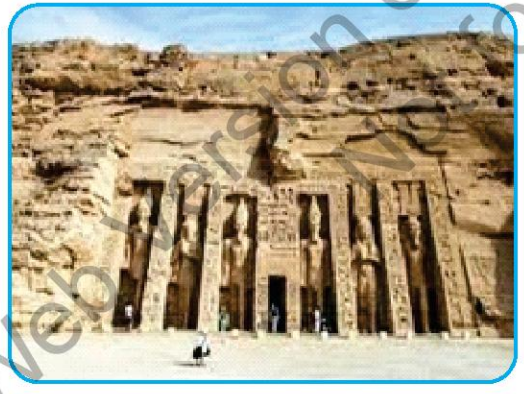
مصری تہذیب (دریائے نیل کی تہذیب) (Egyptian Civilization/ River Nile Civilization)

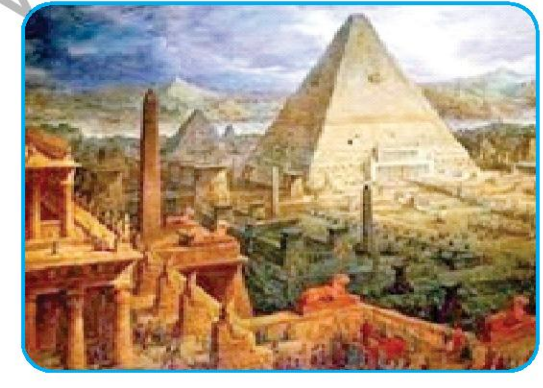
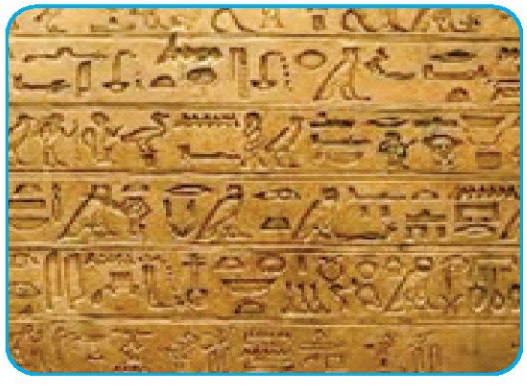
- مصری تہذیب جسے دریائے نیل کی تہذیب بھی کہا جاتا ہے تقریباً 4000 قبل مسیح میں قائم ہوئی۔
- قدیم مصر کی تہذیب افریقہ کے دریائے نیل کی وادی میں شروع ہوئی۔
- یہ تاریخ کی مقبول ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔
- مصریوں نے ایک تحریری نظام کا استعمال کرتے ہوئے تحریری ریکارڈ رکھا جسے 'ہیروگلیفکس (Hieroglyphics)' کہا جاتا ہے۔ قدیم مصر میں حکومت اور مذہب باہم منسلک تھے۔
- قدیم مصریوں نے بڑے بڑے اہرام، مندر، محلات اور مقبرے وغیرہ بنائے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- تنظیمی چارٹ (Organogram) کی مدد سے مصری عوام کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کریں۔
- دنیا کے نقشے کا استعمال کرتے ہوئے جدید دنیا میں مصری تہذیب کا مقام تلاش کریں۔
- دوسری تہذیبوں کو دریافت کریں جو مصری تہذیب کے دور میں موجود تھیں۔





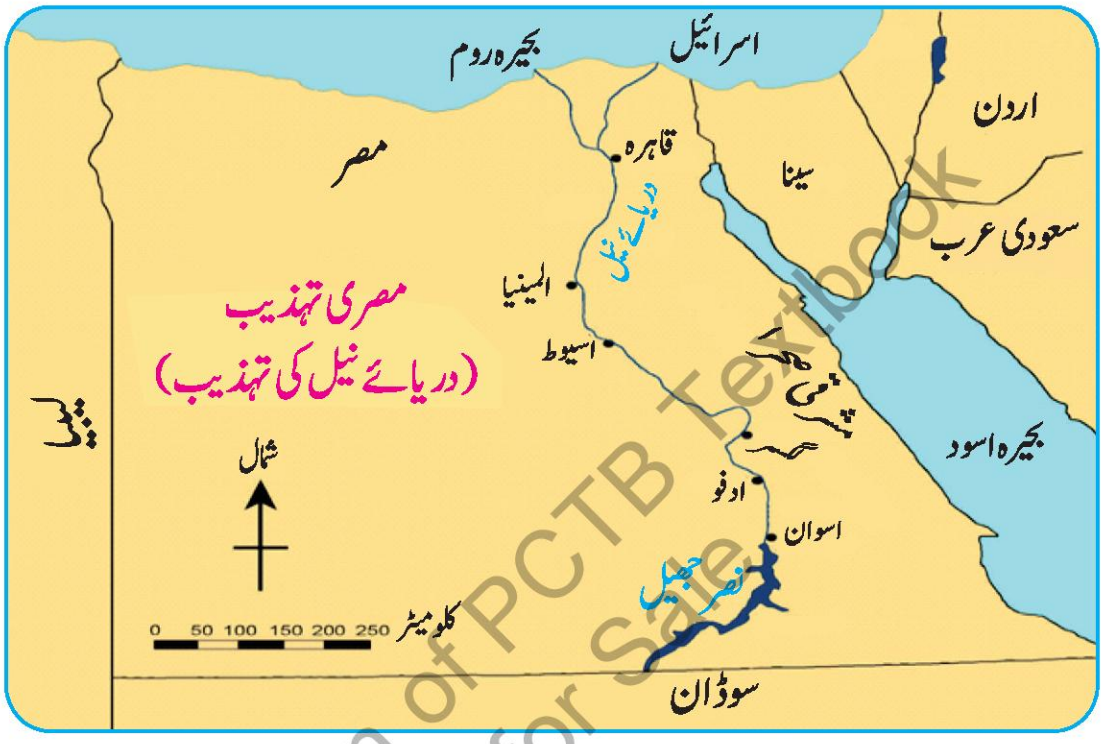



مصری تہذیب کے مختلف پہلو

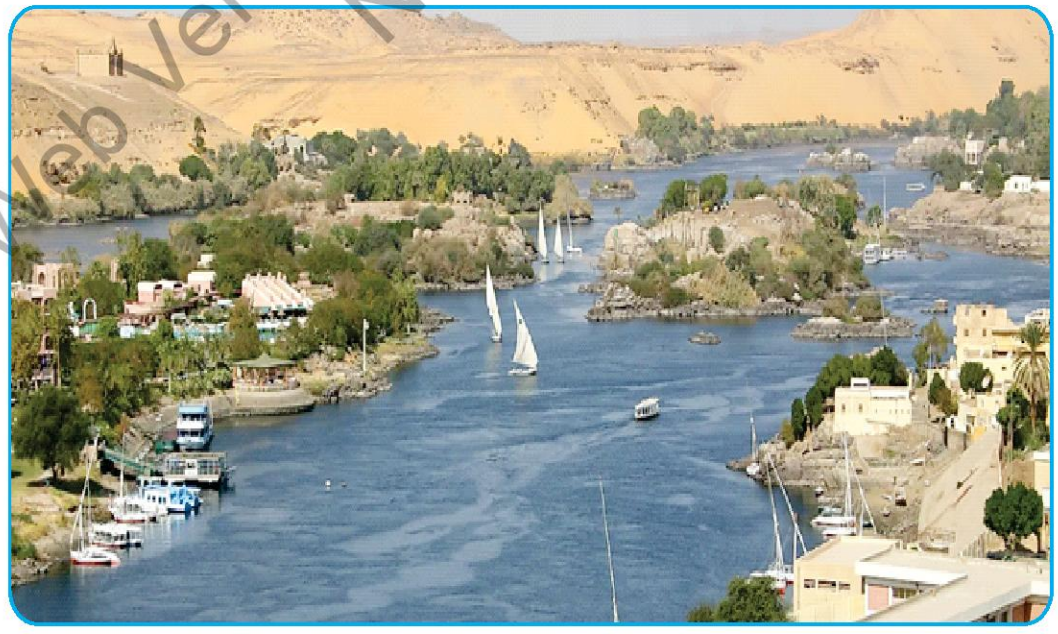
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

دریائے نیل کا کردار (Role of the River Nile)

- دریائے نیل نے قدیم مصری تہذیب کو قائم کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ سب سے اہم چیز جو نیل نے قدیم مصریوں کو مہیا کی وہ زرخیز زمین تھی۔ نیل دنیا کے طویل ترین دریاؤں میں سے ایک ہے جس کی لمبائی تقریباً 6650 کلومیٹر (4130 میل) ہے۔



- یہ دریا مختلف افریقی ممالک بشمول مصر، سوڈان، ایتھوپیا، یوگنڈا، کانگو، کینیا اور برونڈی میں سے بہتا ہے۔ سفید نیل اور نیلا نیل دو بڑے معاون دریا ہیں جو دریائے نیل کو پانی مہیا کرتے ہیں۔



دریائے نیل

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

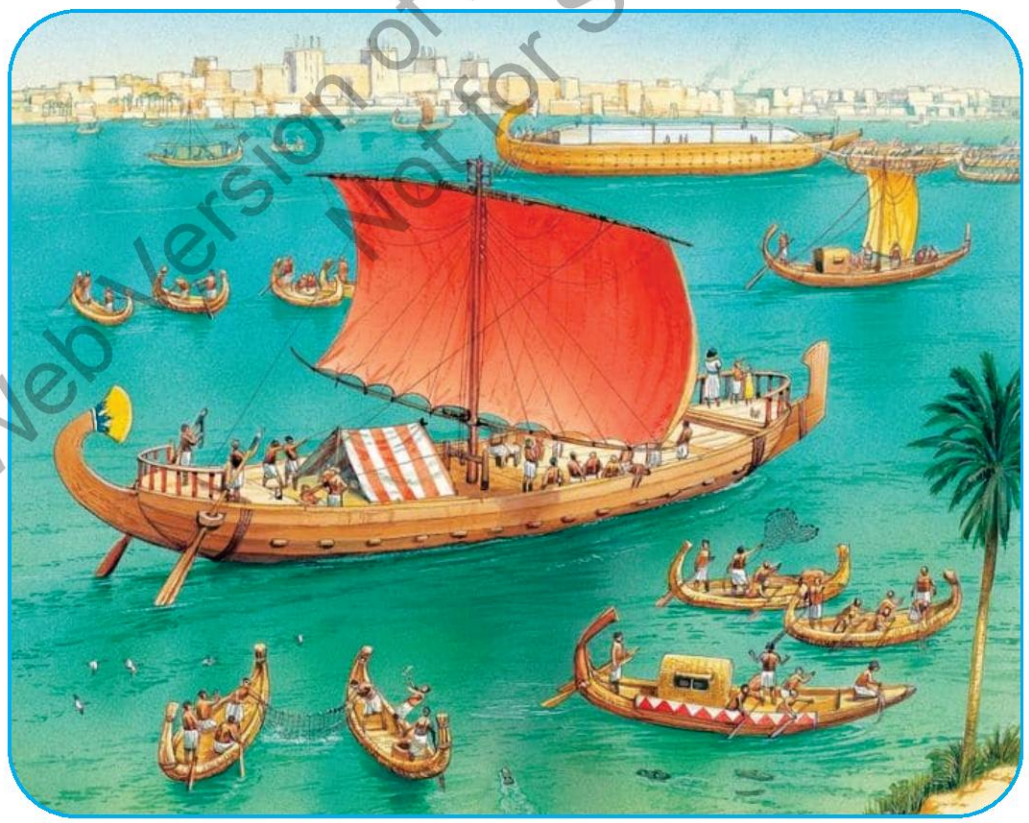


نرسل کا پودا

- مصر زیادہ تر صحرا پر مشتمل ہے لیکن دریائے نیل کے ساتھ ساتھ مٹی زرخیز اور کاشت کاری کے لیے اچھی ہے۔ تین اہم ترین فصلیں گندم، کتان (Flax) اور نرسل (Papyrus) تھیں۔
- گندم مصریوں کی اہم خوراک تھی۔ وہ اسے روٹی بنانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ وہ مشرقِ وسطیٰ کے ذریعے سے اپنی گندم کی کافی مقدار فروخت بھی کرتے تھے جس نے مصریوں کو مالی طور پر مستحکم کیا۔ نرسل (Papyrus) ایک پودا تھا جو نیل کے کناروں پر اگتا تھا۔ قدیم مصریوں نے اس پودے کے کئی استعمال تلاش کر لیے بشمول کاغذ، ٹوکریاں، رسیاں اور جوتیاں۔ کتان (Flax) کو لینن کا کپڑا بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ مصریوں کے استعمال کا اہم کپڑا تھا۔
- دریائے نیل پوری سلطنت میں نقل و حرکت کے لیے بھی استعمال ہوتا تھا۔ کشتیاں نیل میں لوگوں اور ساز و سامان کو لے کر مسلسل یہاں سے وہاں سفر کرتی تھیں۔
- دریائے نیل قدیم مصریوں کو خاطر خواہ سامانِ تعمیرات بھی مہیا کرتا تھا۔ وہ سورج کی روشنی میں خشک کی گئی اینٹیں بنانے کے لیے دریا کے کنارے سے گارا (مٹی) استعمال کرتے تھے۔ یہ اینٹیں مکانات، دیواریں اور دوسری عمارات بنانے کے لیے استعمال ہوتی تھیں۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- مصری تہذیب کی سب سے دلچسپ خصوصیات کے بارے میں دریافت کریں۔
- مصری اور میسوپوٹیمیا کی تہذیبوں کے درمیان فرق کا موازنہ کریں۔
- مثالوں کے ساتھ جواز پیش کریں کہ مصری تہذیب میں عام لوگوں کے کوئی شہری حقوق نہیں تھے۔



دریائے نیل میں نقل و حمل

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مصری تہذیب کا سماجی ڈھانچا، مذہب اور رسم الخط (Social Structure, Religion, Scripts of the Egyptian Civilization)

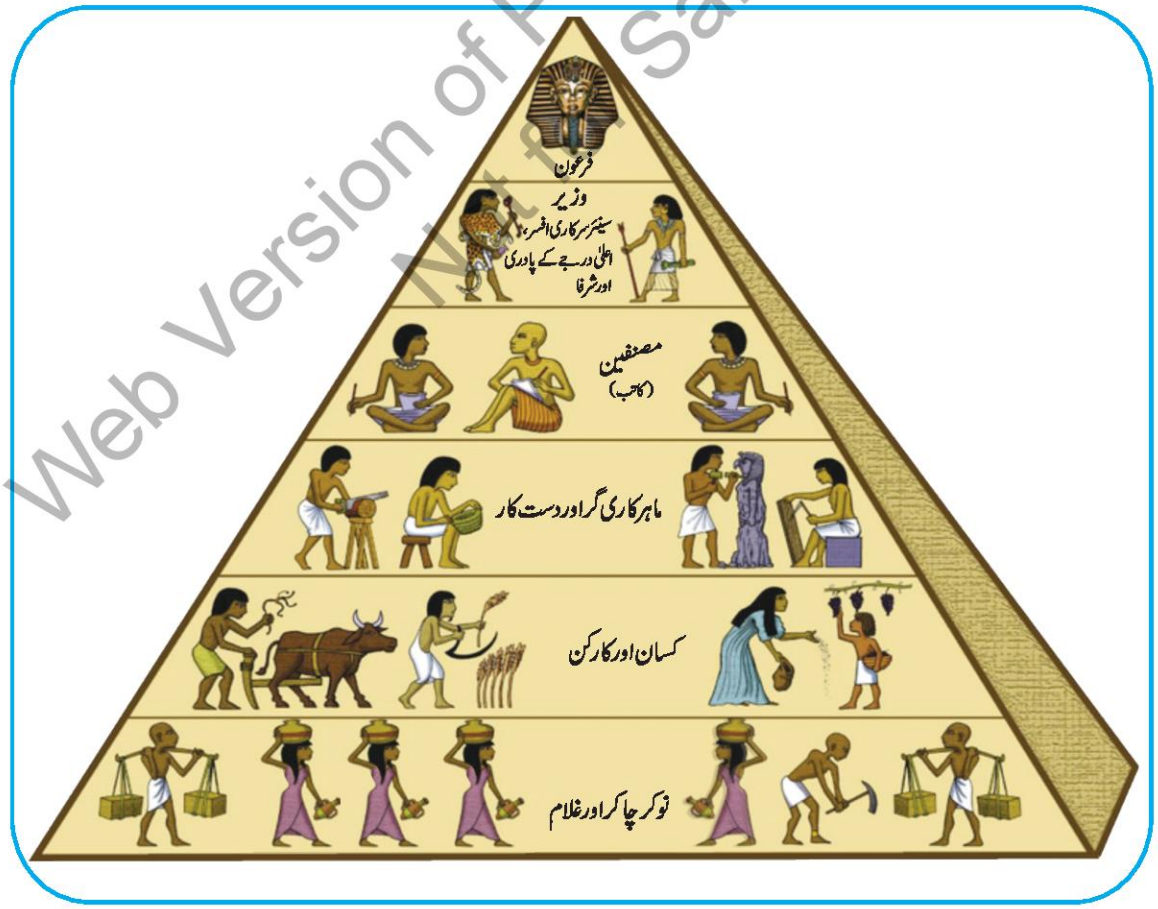
سماجی ڈھانچا (Social Structure)

قدیم مصریوں کا ایک بہت ہی مخصوص اور منظم سماجی ڈھانچا تھا۔ معاشرے کے چھے درجے تھے۔

(1)	فرعون یا بادشاہ (The Pharaoh or King)
(2)	سرکاری اہلکار (وزیر وغیرہ) (Government Officials (Vizier etc))
(3)	شرفا اور پادری (Nobles and Priests)
(4)	کاتب اور سپاہی (Scribes and Soldiers)
(5)	کاریگر، دستکار اور تاجر (Artisans, Craftmen and Merchants)
(6)	کسان اور غلام (Peasants and Slaves)

قدیم مصر میں کاتب اہم لوگ تھے کیوں کہ وہ واحد لوگ تھے جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ ان کا تعلق امیر گھرانوں سے ہوتا تھا اور انھوں نے پیچیدہ مصری ڈرائنگ سیکھنے کے لیے برسوں کی تربیت حاصل کر رکھی ہوتی تھی۔

راہب اور راہبہ مندروں کے ذمہ دار تھے اور مذہبی تقریبات منعقد کرتے تھے۔ زیادہ تر لوگ کسان تھے۔ کاریگروں کی کئی اقسام موجود تھیں۔



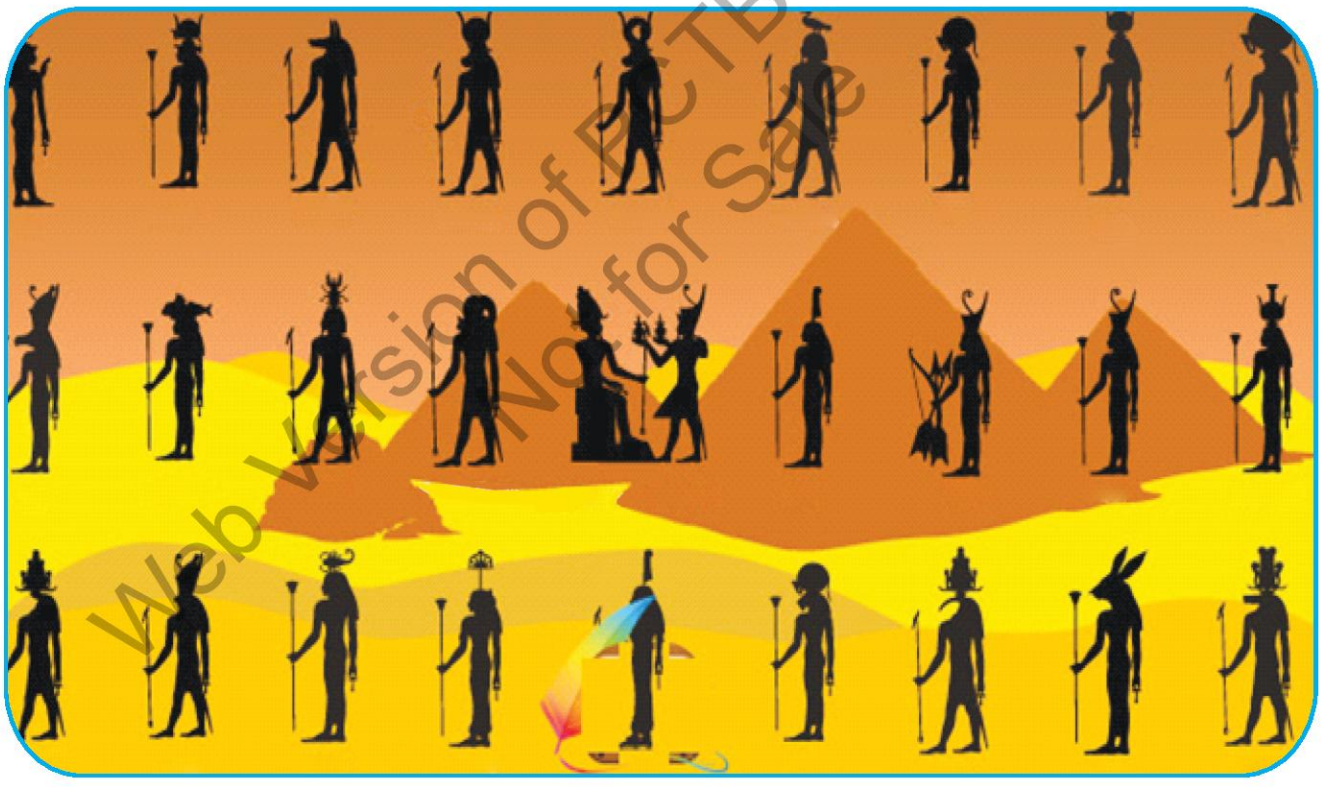
مصری سماجی طبقات

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- عام لوگ روٹی کھاتے تھے۔ ان کے پاس خوراک کے لیے پھل، سبزیاں، بھیڑیں اور بکریاں بھی ہوتی تھیں۔
  - لوگوں کے پاس روٹی پکانے کے لیے مٹی کے تندور ہوتے تھے اور وہ عام طور پر مٹی سے بنے برتن استعمال کرتے تھے۔
  - ایک متوسط گھرانہ گاؤں میں دھوپ میں سکھائی ہوئی مٹی کی اینٹوں کے مکان میں رہتا تھا۔
  - مکانات کافی چھوٹے تھے جن میں چند کھڑکیاں یا فرنیچر ہوتا تھا۔
- مکانات کی چھتیں ہموار تھیں جن پر لوگ گرمیوں میں سوتے تھے جب کمروں میں بہت گرمی ہوتی تھی۔
- ان میں ترکھان، جولاہے، سنار، چمڑے کے کام کرنے والے اور کمھار شامل تھے۔

مذہب (Religion)

- قدیم مصریوں نے اپنے مذہب کو دیوی، دیوتاؤں اور ان کی طاقت کی بنیاد پر فروغ دیا۔ کچھ لوگ اپنے پیشے کی پیروی کے لیے دیوتاؤں کی حمایت کرتے تھے۔ مقامی دیہات میں ان کے عقائد اور رسومات کا اہم حصہ صرف ایک دیوتا کی پیروی کرنا تھا۔ گاؤں میں لوگ خانقاہوں میں عبادت کرتے تھے۔ وہاں دیوتاؤں کو جانوروں جیسا کہ شیر، بلی، دنبے اور مگرمچھوں وغیرہ سے ظاہر کیا جاتا تھا۔
- قدیم مصری مذہب میں 1500 سے زیادہ دیوتا تھے۔



قدیم مصر کے دیوتا

- فرعون کو انسان اور دیوتا تصور کیا جاتا تھا۔ جب فرعون مرجاتا تو مصری یقین رکھتے کہ وہ ایک دیوتا بن گیا ہے۔ دوسرے عقائد اور اعمال جن پر قدیم مصری یقین رکھتے تھے وہ موت کے بعد زندگی تھی۔ ان کی مختلف رسومات تھیں جن میں ممی بنانا شامل تھا۔ وہ اپنے فرعونوں کے جسم کو موت کے بعد جتنا عرصہ ممکن ہوتا محفوظ رکھتے تا کہ ان کی روح کو آرام کرنے کی جگہ ملے۔ لاش تعویذوں اور جواہرات والے کپڑے میں لپٹی ہوتی تھی۔ وہ وفات پاجانے والے کے مزار میں خوراک بھی رکھتے تھے۔

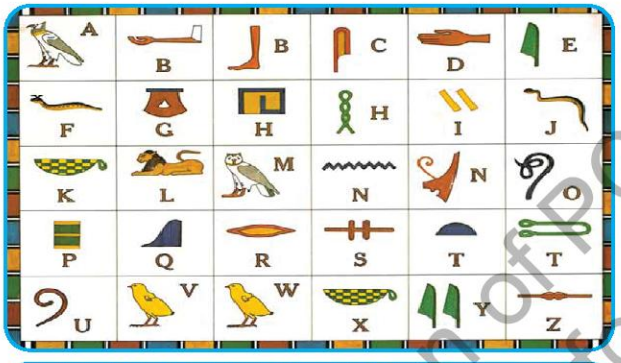
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

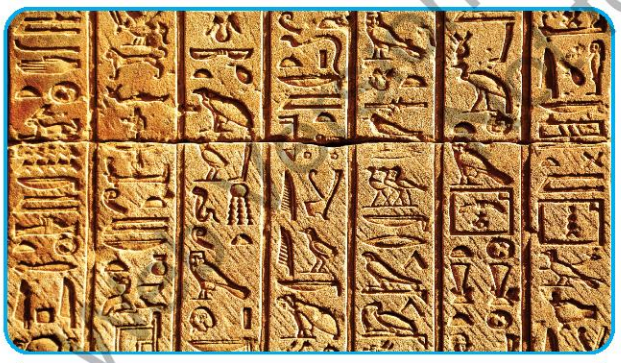
- متعلقہ کتابیں پڑھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور موت کے بعد زندگی کے بارے میں مصریوں کے تصور کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔
- فرعون اور عام لوگوں کی تدفین کے درمیان فرق بیان کریں۔

رسم الخط (Scripts)

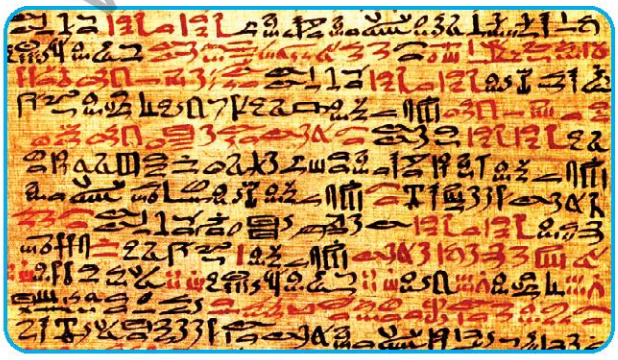
- رسم الخط کی تخلیق مصریوں کی سب سے عمدہ کامیابیوں میں سے ایک تھی ۔ پہلی مصری لکھائی تصویری شکل میں تھی جسے ہیروگلیفکس (Hieroglyphics) کہتے تھے۔ وہ تصاویر جو لفظوں کی آوازوں کے لیے مختص ہوتی تھیں ان کو مندروں اور مقبروں کی دیواروں پر عمدہ سرخ، پیلے، سبز، سیاہ اور نیلے رنگوں میں کاٹا یا پینٹ کیا جاتا تھا۔ ہیروگلیفکس 3100 قبل از مسیح میں زیرِ استعمال تھے۔
- قدیم مصریوں نے تقریباً 4000 سال تک مخصوص رسم الخط استعمال کیا جس کو آج ہیروگلیفکس (علاماتی زبان) کہتے ہیں۔ ہیروگلیفکس کو کاغذ پر لکھا جاتا تھا، مقبرے کے پتھر اور مندر کی دیواروں پر کندہ کیا جاتا تھا۔













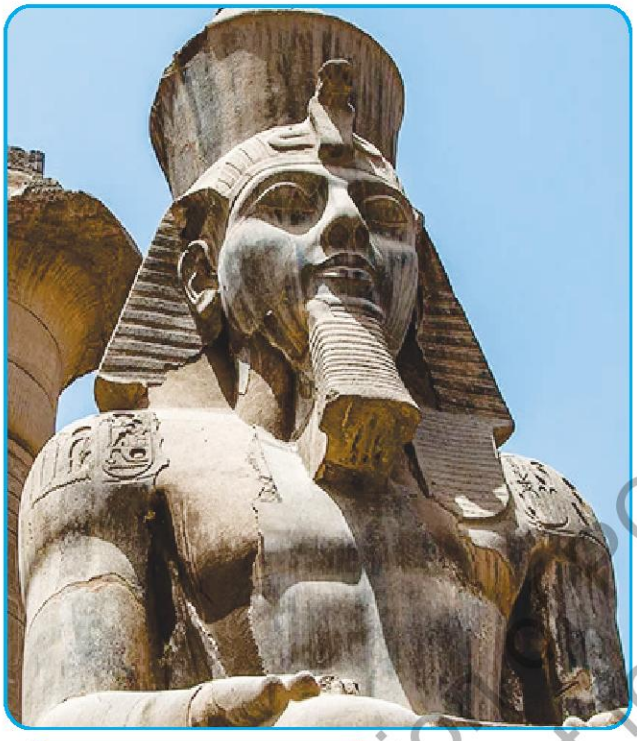
مصری رسم الخط ہیروگلیفکس کے مختلف انداز

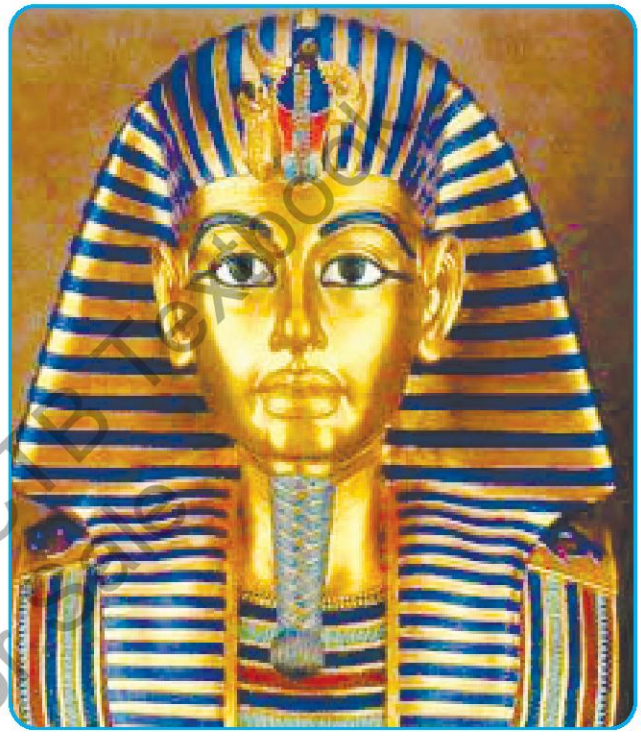
- یہ ثقافتی اور روزمرہ کی زندگی کے استعمال کی بہت سی اشیا کو سجانے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

فرعون کی حکومت میں سب سے زیادہ بااثر شخص

(The Most Influential Person in the Government of the Pharaohs)

- قدیم مصری تہذیب میں فرعون سماجی درجہ بندی میں سے سب سے اوپر تھا۔ اس کے بعد وزرا جو افسر شاہی کے انتظامی سربراہ ہوتے تھے۔ ان کے



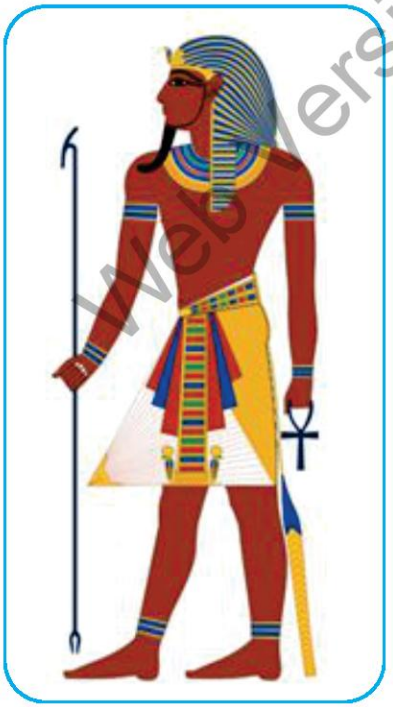


چند قدیم مصری فراعین

ماتحت اعلیٰ کاہن (پادری) تھے جن کے بعد شاہی نگران (منتظم) تھے جو فرعونوں کے جاری کردہ فرامین پر ضلعی گورنروں کی طرف سے عمل درآمد کو یقینی بناتے تھے۔

- فرعون حکومت کا پہلا اور اوّلین سربراہ ہوتا تھا۔ فرعون خاندان کی تمام سلطنت کا مالک اور تمام قوانین بناتا تھا۔ اس کی سب سے بڑی ذمہ داری اپنی سلطنت میں ہم آہنگی کو برقرار رکھنا اور اپنی رعایا اور دیوی (goddess) کے درمیان ثالث کے طور پر کام کرنا تھا۔

- فرعون نہ صرف حکومت کا بلکہ مذہب کا بھی اعلیٰ ترین راہ نما تھا۔ فرعون تمام تر حکومتی نظام اکیلا نہیں چلا سکتا تھا۔ اس کے نیچے حکام اور راہ نماؤں کا پورا نظام ہوتا تھا جو حکومت کے مختلف شعبوں کو چلاتے تھے۔ وزیر قدیم مصر میں فرعون (بادشاہ) کی خدمت کرنے والا اعلیٰ ترین اہل کار تھا۔ وزیر فرعون کے ماتحت حکومت کا اہم راہ نما تھا۔



وزیر

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

اہرام کے اندر تین مختلف کمروں کا مقصد (Purpose of Three Different Chambers inside the Pyramid)

- اہرام ایک ایسا ڈھانچا ہے جس کی بیرونی سطحیں تکونی ہیں۔ یہ سب سے اوپر جا کر ایک نکڑے میں بدل جاتا ہے۔ یہ ہندسی معنوں میں شکل کو تقریباً ایک اہرام بنا دیتا ہے۔ اہرام کی بنیاد سہ رخی یا کسی بھی کثیر الاضلاع شکل کی ہو سکتی ہے۔ اس طرح ایک اہرام میں کم از کم تین بیرونی مثلث سطحیں ہوتی ہیں۔



اہرامِ مصر

- اہرام مذہبی مقاصد کے لیے تعمیر گئے تھے۔ مصری وہ پہلی تہذیبوں میں سے ایک تھے جو حیات بعد از موت پر یقین رکھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جب طبعی جسم کی میعاد ختم ہو جاتی ہے تو مردہ (مرد یا عورت) ایک دائمی زندگی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ عظیم اہرام کے اندر تین بڑے کمرے ہوتے ہیں: بادشاہ کا کمرا، ملکہ کا کمرا اور ایک بہت بڑا دالان (گیلری)۔ چھوٹی سرنگیں اور ہوا دان، باہر سے اندر کمروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ بادشاہ کا کمرا تمام کمروں کے مقابلے میں اہرام میں سب سے اونچے مقام پر ہوتا ہے۔ اس میں ایک بڑا گرینائٹ کا تابوت ہوتا ہے۔ بڑے دالان میں ایک بڑی راہداری ہوتی ہے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- دریافت کریں کہ مصریوں نے سونے سے بھرے اہرام کیوں بنائے۔
- معلوم کریں کہ عظیم اہرام کو تکونی مخروطی شکل میں کیوں ڈیزائن کیا گیا تھا۔

مہرگڑھ (بلوچستان) میں ابتدائی آبادکاریاں (Early Settlements in Mehergarh (Balochistan)

- مہرگڑھ جنوبی ایشیا کی ایک قدیم بستی تھی۔ اس کی باقیات بلوچستان، پاکستان میں درہ بولان کے قریب کچھی (Kacchi) کے میدان میں واقع ہیں۔ یہ وادیِ سندھ کے مغرب میں ہے۔ یہ مقام موجودہ دور کے شہروں کوئٹہ، قلات اور سبی کے درمیان ہے۔ یہ 7000 قبل مسیح سے 2500 قبل مسیح تک کے عرصے پر محیط ہے۔ مہرگڑھ ان قدیم ترین مقامات میں سے ایک ہے جو جنوبی ایشیا میں کھیتی باڑی اور گلہ بانی کے شواہد پیش کرتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale



مہر گڑھ

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہر گڑھ 1974ء میں فرانسیسی ماہرین آثارِ قدیمہ کی ایک ٹیم نے دریافت کیا جس کی سربراہی جین فرانکوئس جیرج (Jean-Francois Jarrige) اور ان کی اہلیہ کیتھرین جیرج (Catherine Jarrige) کر رہی تھیں۔

- مہر گڑھ تہذیب کے مذہبی عقائد اور طریقوں کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ مٹی کے برتن، مٹی کی اینٹوں کے کھنڈرات کے ساتھ ساتھ انسانوں اور جانوروں کی ہڈیوں جیسی بہت سی چیزیں ملی ہیں۔



مہر گڑھ تہذیب کے کھنڈرات

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

وادیِ سندھ کی تہذیب (The Indus Valley Civilization)

وادیِ سندھ کی تہذیب کی آبادکاریوں کی اہمیت (Importance of Settlements in Indus Valley Civilization)

موہن جوداڑو اور ہڑپہ (Mehenjo-Daro and Harappa)

- وادیِ سندھ کی تہذیب 3300 قبل مسیح سے 1300 قبل مسیح تک قائم رہی۔ اس تہذیب کے بڑے شہر موہن جوداڑو اور ہڑپہ تھے۔ اپنے زمانۂ عروج پر وادیِ سندھ کی تہذیب کی آبادی پچاس لاکھ سے زیادہ تھی۔ آبادکاری کے بارے میں کچھ حقائق درج ذیل ہیں:۔

(1) ماہرین آثارِ قدیمہ نے وادیِ سندھ کی تہذیب کی باقیات دریافت کیں اور 1920ء کی دہائی میں کھدائی شروع کی۔

(2) وادیِ سندھ کی تہذیب کے اہم شہر پاکستان میں موہنجوداڑو اور ہڑپہ ہیں۔

(3) زیادہ تر لوگ چھوٹے دیہات میں رہتے تھے اور ان میں کسان، کاریگر، شکاری، ماہی گیر، معمار اور کاتب وغیرہ تھے۔

(4) دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں نے بہت بڑا سیلابی میدان بنایا۔ زمین بہت زرخیز تھی اور اس نے ابتدائی لوگوں کو کئی قسم کی فصلیں اگانے کا موقع دیا۔

(5) لوگوں کی طرف سے اگائی جانے والی فصلوں میں کپاس، گندم، مٹر، سرسوں، انگور، کھجور، خربوزہ، تل اور دالیں وغیرہ شامل تھیں۔ وادیِ سندھ میں رہنے والے وہ پہلے لوگ تھے جو دھان، کپاس اگاتے اور کپڑا بُنتے تھے۔



وادی سندھ کی تہذیب کا نقشہ

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

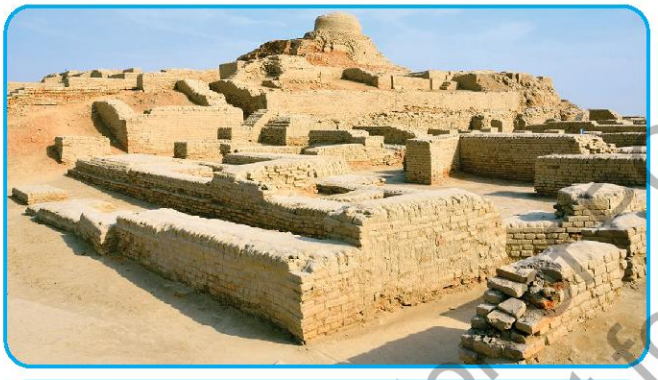
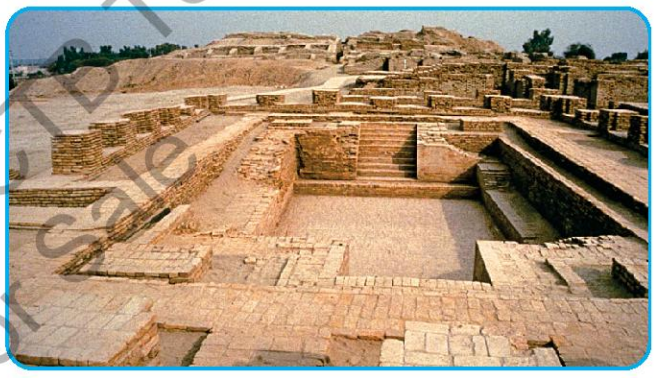
(6) لوگ اپنے اناج کو گودام میں ذخیرہ کرتے تھے۔

(7) لوگ وزن اور پیمائش کے لیے معیاری نظام کا استعمال کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جو اینٹیں وہ استعمال کرتے تھے وہ بھی معیاری تناسب سے تیار کی جاتی تھیں۔

(8) دونوں شہر بہت ترقی یافتہ تھے جن میں گلیاں، سڑکیں، کنویں، پانی کی نالیاں اور گٹر ایک مؤثر نظام کے تحت بنائے گئے تھے۔ شہروں میں چوڑی/کشادہ گلیوں اور چھوٹے سے چھوٹے گھروں میں بھی پانی، نکاسی آب اور گٹروں تک مؤثر رسائی کے ساتھ شہری منصوبہ بندی کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

(9) تعمیر کے لیے باقاعدہ سائز کی بھٹے سے پکی ہوئی اینٹیں استعمال کی جاتی تھیں۔ شہروں کو مختلف علاقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جس میں ایک قلعہ بند تھا جس میں حمام اور دیگر اجتماعی عمارتیں شہر کے اس حصے سے الگ تھیں جہاں لوگ رہتے اور کام کرتے تھے۔

(10) بکریاں، گائیں، بھیڑ اور بھینس جیسے جانور پالے جاتے تھے اور غالباً دوسرے جانوروں کا شکار کیا جاتا تھا۔ کتے، بلیاں، بندر اور مور پالتو جانوروں کے طور پر رکھے جاتے تھے۔





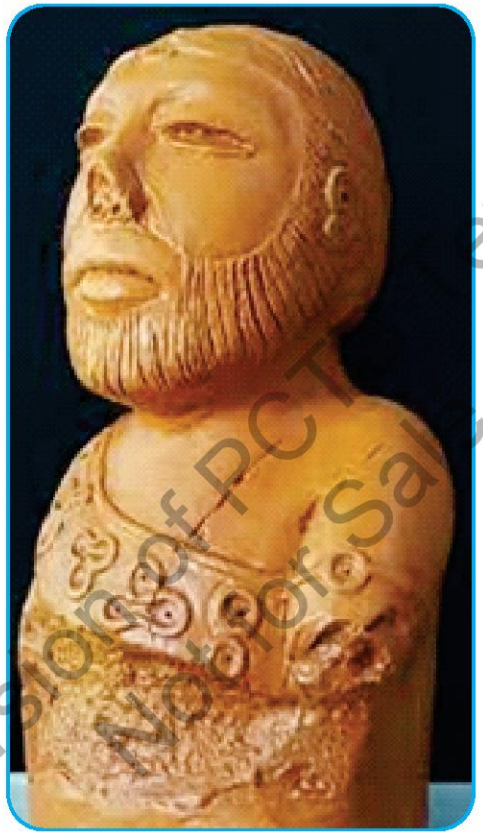
Web version of PCTB Textbook
Not for sale

(11) وادیِ سندھ کے لوگ قدیم میسوپوٹیمیا کے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ وہ سوتی کپڑے، غیر ملکی جانور، تانبا اور ہاتھی دانت برآمد کرتے تھے۔ درآمدات میں دھاتی مصنوعات، کچ دھاتیں اور سیپیاں شامل تھیں۔

(12) مٹی کے برتنوں کی صنعت ہڑپہ کے لوگوں میں بہت مقبول تھی۔

(13) اگرچہ بادشاہوں اور پادریوں کا کوئی ثبوت نہیں ملا لیکن یہ واضح ہے کہ ان شہروں پر اچھی حکمرانی کی گئی ہوگی۔

(14) محدود تعداد میں ہتھیار دریافت ہوئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس تہذیب کے لوگ پرامن اور خوش حال زندگی گزارتے تھے۔



پادری بادشاہ

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- وادیِ سندھ کی تہذیب کے وقت کی شناخت کے لیے زمانی جدول استعمال کریں۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب کی زندگی کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کے لیے متعلقہ کتابیں پڑھیں، مقامی عجائب گھر دیکھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں۔
- دنیا کے نقشے کا استعمال کرتے ہوئے جدید دنیا میں وادیِ سندھ کی تہذیب کا مقام تلاش کریں۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب میں استعمال ہونے والی مہروں کے افعال کے بارے میں دریافت کریں۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب کے شہروں کی ساخت کو دریافت کریں۔
- موہن جوداڑو میں عظیم حمام کے کام کے بارے میں دریافت کریں۔
- وادیِ سندھ کے لوگوں کی تجارت کا آج کی تجارت سے موازنہ کریں۔
- وادیِ سندھ کے لوگوں کے طرز زندگی کا پاکستان کے لوگوں سے موازنہ کریں۔

وادیِ سندھ کی تہذیب کی خصوصیات (Characteristics of Indus Valley Civilization)

(1) روزمرہ زندگی (Daily Life)



پہیوں والا چھکڑا

وادیِ سندھ کے لوگ زیادہ وقت باہر گزارتے تھے۔ زیادہ تر لوگوں کے گھر چھوٹے تھے جن کو بطور کارخانہ بھی استعمال کیا جاتا تھا۔

سندھ کے لوگوں کو پینے، نہانے اور اپنے کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے دریا کے پانی کی ضرورت ہوتی تھی۔

دیہات میں کسان اکٹھے رہتے تھے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑے قدیم شہروں موہن جو داڑو اور ہڑپہ میں تبدیل ہو گئے۔

ماہرینِ آثارِ قدیمہ کا خیال ہے کہ وادیِ سندھ کے لوگ نقل و حرکت کے لیے اونٹوں اور ہاتھیوں کا استعمال کرتے تھے اور سامان کی نقل و حمل کے لیے بیلوں کے ذریعے سے کھینچی جانے والی پہیوں والی گاڑیاں تھیں۔

بچے کھیتی باڑی اور جانوروں کی دیکھ بھال میں اپنے والدین کی مدد کرتے تھے۔ دن میں کچھ وقت، وہ چھکڑوں یا پالتو جانوروں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

(2) زراعت (Agriculture)

وادیِ سندھ کی تہذیب کی معیشت زراعت پر مبنی تھی۔ کاشتکاری وادی سندھ کی تہذیب کی اہم شناخت تھی۔ لوگوں نے دریاؤں سے کھیتوں تک پانی کے لیے نالیاں بنائی ہوئی تھیں۔

وادیِ سندھ کے لوگ کپاس اگانے اور اسے کپڑا بنانے کے لیے استعمال کرنے والے ابتدائی لوگوں میں شامل تھے۔ وہ مرغیاں پالنے والے بھی اولین لوگ ہو سکتے ہیں۔

وادی سندھ کے کسان موسم سرما کی فصلیں جیسے گندم، جو، مٹر، دال، السی اور سرسوں لگاتے تھے۔ گرمیوں میں وہ باجرہ، تل اور کپاس وغیرہ اگاتے تھے۔



زراعت

(3) تجارت (Trade)

سندھ کے لوگوں میں کمھاروں، تانبے اور کانسی کے کام کرنے والوں کے مخصوص گروہ تھے۔

وادیِ سندھ کے تاجر اپنی تجارت کو اپنی سلطنت کی سرحدوں سے بہت آگے لے گئے تھے اور دوسری تہذیبوں کے لوگوں سے رابطے قائم کرتے تھے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سونا، چاندی، تانبا، سیسہ اور نیلم (Jade) درآمد کیے جاتے تھے۔

وادیِ سندھ کے لوگوں اور میسوپوٹیمیا، سمیری، مصری اور دیگر لوگوں کے درمیان تجارتی رابطوں کے ثبوت ملے ہیں۔ لوگ بڑی تعداد میں مختلف سائز کے باٹ کا استعمال کرتے تھے۔

کھدائی کے دوران میں ملنے والے زیورات اور سیپیوں، موتیوں اور موتیوں سے بنی ہوئی اشیا کی بھی تجارت ہوتی تھی۔

یہاں کے لوگ مٹی کے برتن بناتے اور انھیں تجارت کے لیے رنگ کرتے تھے۔ رنگین قیمتی پتھر جیسے فیروزہ اور سنگ لاجورد بھی فروخت کرتے تھے۔



سنگِ لاجورد



تجارت

(4) مذہب (Religion)

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ابتدائی دور میں یہاں کوئی خاص مذہب نہیں تھا۔ ماہرین آثارِ قدیمہ نے ایسی علامتیں اور فن پارے دریافت کیے ہیں جن میں ایک عظیم باپ اور ماں کی شخصیت کو دکھایا گیا ہے جو شاید ان کے سب سے بڑے دیوتا تھے۔

وادی سندھ کے دیوتاؤں کے ثبوت کی تائید کے لیے بہت سی مہریں ملی ہیں۔ کچھ مہریں ایسے جانور دکھاتی ہیں جو دیوتاؤں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ دیگر مہروں میں ایک درخت کو دکھایا گیا ہے جس کو سندھ کے لوگ زندگی کا درخت مانتے تھے۔ سورج کو عظیم ترین دیوتاؤں میں شمار کیا جاتا تھا۔





وادیِ سندھ کے دیوتاؤں کے ثبوت کی تائیدی مہریں

(5) رسم الخط (Script)

وادی سندھ کے رسم الخط میں صوتی قدر کے ساتھ لفظ کے نشانات اور علامات دونوں کو ملایا جاتا تھا۔

اس قسم کے تحریری نظام کو "علامتی۔نصابی" (Logo-Syllabic) کہا جاتا ہے جہاں کچھ علامتیں خیالات یا لفظوں کا اظہار کرتی ہیں جب کہ دیگر آوازوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

اس رسم الخط کو تصویری علامت میں شمار کیا جاتا ہے کیوں کہ اس کے نشانات پرندوں، مچھلیوں اور مختلف قسم کی انسانی شکلوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

Web Version of PCTB Not for Sale



وادی سندھ کی تہذیب کے رسم الخط

وادیِ سندھ کی تہذیب کا زوال (Decline of Indus Valley Civilization)

ہم نہیں جانتے کہ یہ تہذیب کیوں ختم ہوئی لیکن بہت سے امکانات تجویز کیے جاتے ہیں:۔

(1) ایک بنیادی وجہ موسمیاتی تبدیلی ہے۔لوگ اپنی فصلوں کو پانی دینے کے لیے شدید بارشوں یا مون سون ہواؤں پر انحصار کرتے تھے۔وقت گزرنے کے ساتھ ایسا لگتا ہے کہ مون سون ہوائیں رفتہ رفتہ مشرق کی طرف منتقل ہوگئیں اور آبادکاری کے نمونے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ لوگ بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے وہاں منتقل ہوئے ہیں۔

(2) ایک اور امکان یہ ہے کہ زلزلے کی وجہ سے علاقے کا ایک بڑا دریا اپنا رخ بدل کر بالآخر خشک ہوگیا جس سے لوگ پانی کے ایک اہم ذریعہ سے محروم ہوگئے۔

(3) یہ بھی ممکن ہے کہ بیرونی حملہ آوروں نے لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا ہو۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- وادیِ سندھ کی تہذیب کے مکانات اور جدید دنیا میں بنائے گئے مکانات میں فرق کی تحقیق کریں۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب کا مشہور نشان دریافت کریں۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب کے خاتمے کی وجوہات کا تجزیہ کریں۔
- وادیِ سندھ کی تہذیب کی سب سے اہم شراکت جو اس نے جدید دنیا کے لیے کی ہے، کا اندازہ لگائیں۔
- اندازہ لگائیں کہ وادیِ سندھ کی تہذیب میں اتنے کھلونے کیوں دریافت ہوئے ہیں۔
- اس بات کا جواز پیش کریں کہ وادی سندھ کے لوگوں نے جنگی حکمت عملی نہیں سیکھی اور نہ ہی اپنی تجارت کو ترقی دی، اسی لیے وہ آریاؤں کے ہاتھوں بآسانی شکست کھا گئے۔

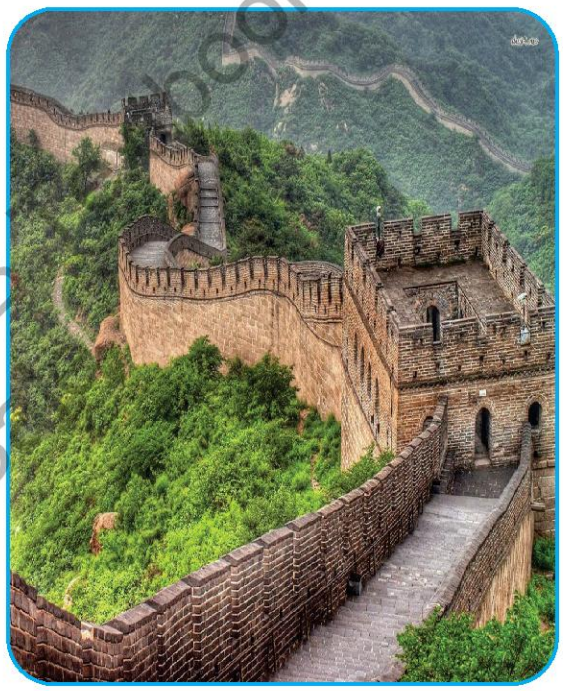
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

چینی تہذیب (Chinese Civilization)

قدیم چینی تہذیب دنیا کی تاریخ کی قدیم ترین اور طویل ترین تہذیبوں میں سے ایک تھی۔ آج چین دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے۔

قدیم چین کی تاریخ 4000 سال پرانی ہے، قدیم چین 2070 قبل از مسیح میں شروع ہوتا ہے اور 221 قبل مسیح میں ختم ہوتا ہے۔ شاہی چین 221 قبل از مسیح میں شروع ہوتا ہے اور 1912ء میں ختم ہوتا ہے اور جدید چین 1912ء سے لے کر آج تک موجود ہے۔

بہت سے دریاؤں نے زراعت کی نشوونما کو فروغ دے کر قدیم چینی تہذیب میں اہم کردار ادا کیا۔ زَرد دَریا کی وادی قدیم چینی تہذیب کی جائے پیدائش ہے۔



عظیم دیوارِ چین



شینگ خاندان کا نقشہ

قدیم چینی تہذیب نے برِ اعظم ایشیا کے مشرقی حصے میں نشوونما پائی۔ قدیم چین میں بہت سے لوگ کھیتی باڑی کرتے تھے لیکن یہ کوئی آسان زندگی نہیں تھی۔

چین میں فنون اور دستکاریوں کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ ہزاروں سال قبل چین والے ان چند اولین لوگوں میں سے تھے جنھوں نے فن کے لیے ریشم، نیلم، کانسی، لکڑی اور کاغذ کا استعمال کیا۔ فنی لکھائی جسے خطاطی کہتے تھے، چین میں ایجاد ہوئی۔ ریشم 2700 قبل از مسیح میں چین میں دریافت ہوا۔

بہت سے مختلف شہنشاہوں نے قدیم چین پر حکومت کی۔ شینگ اور زو (Zhou) قدیم چین کے مشہور خاندان تھے۔ لوگوں نے بہت سی مختلف چیزیں ایجاد کیں جو آج تک زیرِ استعمال ہیں مثلاً قطب نما اور آتش بازی۔ انھوں نے اعلیٰ معیار کے مندر اور یہاں تک کہ عظیم دیوارِ چین 2000 سال قبل تعمیر کی تھی۔ شہنشاہ کن شی ہوانگ



شہنشاہ کن سی ہوانگ

Web Version of PCTB textbook
Not for Sale

نے 221 قبل مسیح کے قریب عظیم دیوار چین کی تعمیر کا حکم دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ دیوار کی تعمیر کے دوران میں تقریباً چار لاکھ لوگ مرے اور بہت سے مزدور دیوار کے اندر ہی دفن ہو گئے تھے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- چینی تہذیب کی مدت کی شناخت کے لیے زمانی جدول استعمال کریں۔
- چینی تہذیب میں زندگی کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کے لیے متعلقہ کتابیں پڑھیں، مقامی عجائب گھر دیکھیں، انٹرنیٹ سے تلاش کریں۔

چینی فنِ تعمیر کی بنیادی خصوصیات (Basic Characteristics of Chinese Architecture)

فنِ تعمیر کا مطلب عمارتیں ڈیزائن کرنے اور کھڑا کرنے کا فن اور سائنس ہے۔ قدیم چینی فنِ تعمیر کو تین نمونوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1) شاہی فنِ تعمیر (Imperial Architecture)

کچھ مخصوص خصوصیات جو صرف ان عمارتوں کے لیے مخصوص تھیں جو چینی شہنشاہوں کے لیے بنائی گئی تھیں۔ یہ خصوصیات پیلی چھت کی ٹائلیں اور اژدھے تھیں۔

پیلا رنگ ہمیشہ سے شاہی رنگ رہا ہے۔ تاہم بہشتی مندر اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس کی چھت نیلے رنگ کی ہے جو آسمان کی علامت ہے۔ دوسری خصوصیت چینی اژدھا ہے جو چینی قومیت کی علامت ہے اور یہ صرف شاہی فنِ تعمیر پر استعمال ہوتا تھا۔





شاہی فنِ تعمیر

(2) عمومی فنِ تعمیر (Commoner's Architecture)

عام لوگوں، سرکاری عمال اور کسانوں کے گھر مختلف طرز کے تھے۔ عمارت کے مرکز میں دیوتاؤں اور آباؤ اجداد کا مزار ہوتا تھا جو تہواروں کے دوران میں بھی استعمال ہوتا تھا۔ مزار کے دونوں طرف بزرگوں کے لیے خواب گاہیں ہوتی تھیں۔ عمارت کے دو حصوں جن میں رہائشی کمرا، طعام گاہ اور باورچی خانہ شامل ہیں وہ چھوٹے اراکین کے لیے تھے۔



بدھا

(3) مذہبی فنِ تعمیر (Religious Architecture)

مذہبی فنِ تعمیر شاہی طرز کی پیروی پر تھا۔ ایک بدھ خانقاہ کا ایک سامنے کا ہال ہوتا تھا جس میں بدھ کا مجسمہ نصب ہوتا تھا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا ہال ہوتا تھا جس میں بدھوں کے مجسمے رکھے ہوتے تھے۔ راہبوں

Web Version PCTB Textbook Not for Sale

اور راہباؤں کی رہائش گاہیں دونوں اطراف ہوتی تھیں۔

قدیم چینی لوگوں کے اہم پیشے اور تجارت (Major Trade and Occupations of the Poeple of Ancient Chinese)

قدیم چینی تجارتی سامان میں ریشم، مصالحے، چائے، ہاتھی دانت، کپاس، اون اور قیمتی دھاتیں شامل ہیں۔ اونٹوں کے گروہ جسے قافلہ کہتے ہیں باقی ایشیا کا سفر کرتے ہوئے چینی ریشم اور دیگر اشیا جن میں مصالحہ جات، چائے اور مٹی کے برتن وغیرہ شامل ہیں، لے کر مغرب کی طرف جاتے تھے۔ شاہراہِ ریشم نے اپنا نام چین کی سب سے کامیاب ریشم کی برآمد کی وجہ سے حاصل کیا۔ چینی عمدہ ریشمی کپڑا ایشیا اور یورپ کو برآمد کرتے تھے۔



ریشمی لباس



ریشم کی پیداوار

قدیم چین میں چار اہم پیشے ہوتے تھے۔ وہ پیشے علما، کسان، دستکار اور تاجر تھے۔ قدیم چین میں لوگوں کی اکثریت دیہاتی کسانوں پر مشتمل تھی۔ اگرچہ وہ باقی چینیوں کے لیے فراہم کردہ خوراک کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے لیکن وہ سخت اور مشکل زندگی گزارتے تھے۔ ایک روایتی کسان 100 خاندانوں پر مشتمل ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا تھا۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- چینی لوگوں کی تجارت کا آج کی تجارت سے موازنہ کریں۔
- چینی لوگوں کے طرز زندگی کا مصری لوگوں سے موازنہ کریں۔
- چینی تہذیب کے مکانات اور جدید دنیا میں بنائے گئے مکانات کے درمیان فرق کی چھان بین کریں۔
- چینی تہذیب کا مشہور نشان دریافت کریں۔

چینی تہذیب کی خصوصیات (Characteristics of Chinese Civilization)

(1) روزمرہ زندگی (Daily Life)

چینی تہذیب میں گھر، آج کی طرح خاندان کی زندگی کا مرکز تھا۔ عورتیں گھر کی دیکھ بھال کرتی تھیں جب کہ مرد گھر سے باہر کام کرتے تھے۔ عورتیں، مرد اور کسانوں کے بچے سب کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ چینی گھروں کا فرق، کسی بھی چیز کی طرح، کسی کے سماجی طبقے اور حیثیت پر منحصر تھا۔ ایک مثالی چینی گھر میں ایک ہی خاندان کی تین نسلیں (دادا، والدین اور بچے) ایک ہی چھت کے نیچے رہتے تھے۔ گھر کا سربراہ دادا یا سب سے بڑا مرد ہوتا تھا۔



قدیم چینی تہذیب میں روزمرہ زندگی

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(2) معیشت (Economy)

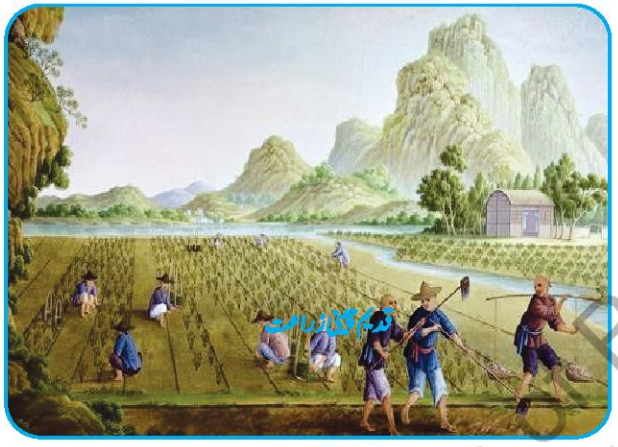
قدیم چین میں ایک دولت مند معیشت تھی جو کہ زراعت، تجارت اور زرِمبادلہ کی بنیاد پر قائم تھی۔ قدیم چین کے لوگوں کی بڑی اکثریت کھیتی باڑی سے منسلک دیہات میں رہتی تھی۔ وہ اپنی فصلوں کو اگانے، بیج بونے، ہل چلانے، گھاس پھونس کی صفائی کرنے، کٹائی اور ذخیرہ کرنے کے بہت سے کام انجام دے رہے تھے۔ صدیوں سے چین میں کرنسی کی بنیادی اکائی کانسی یا تانبے کا سکہ تھا۔ قدیم چین ٹیکس کے تصور کا بھی پیش رو تھا۔



قدیم چینی سکے

(3) زراعت (Agriculture)

قدیم چین میں لوگوں کی اکثریت کسانوں پر مشتمل تھی۔ ایک عام کسان تقریباً سو خاندانوں کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتا تھا۔ وہ چھوٹے خاندانی کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ اگرچہ ان کے پاس کھیتوں میں چلانے کے لیے ہل تھا لیکن بسا اوقات وہ کام کرنے کے لیے بیل جیسے جانور بھی استعمال کرتے تھے، لیکن زیادہ تر کام ہاتھ سے کیا جاتا تھا۔ چاول اور باجرہ قدیم چین میں اگائی جانے والی دو اہم فصلیں تھیں۔



قدیم چینی زراعت

کسانوں کو ہر سال تقریباً ایک ماہ حکومت کے لیے کام کرنا پڑتا تھا۔ وہ فوج میں خدمات انجام دیتے تھے یا تعمیراتی منصوبوں جیسے نہریں، محلات اور شہر کی دیواریں بنانے کا کام کرتے تھے۔ کسان کو اپنی فصلوں سے ایک مخصوص حصہ حکومت کو بطور ٹیکس دینا پڑتا تھا۔

(4) تجارتی اشیا (Trade Goods)

ریشم سب سے پہلے چین میں میں تیار کیا گیا تھا۔ چینی تجارت میں مختلف اشیا جیسے ریشم، چائے، نمک، چینی اور مصالحے وغیرہ شامل تھے۔



تجارتی سامان کے لیے شاہراہِ ریشم کا استعمال

(5) قدیم چینی تہذیب کا مذہب (Religion of Ancient Chinese)

کنفیوشس ازم (Confucianism)، تاؤازم (Taoism) اور بدھ مت (Buddhism) قدیم چین کے تین اہم مذاہب تھے۔ انھوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر قدیم اور جدید چینی معاشرے کو متاثر کیا ہے۔

(6) قدیم چینی تہذیب کا رسم الخط (Script of Ancient Chinese)

ہڈیوں پر لکھا ہوا رسم الخط چینی زبان میں استعمال ہونے والی تحریر کی پہلی قسم ہے۔ تصورات اور الفاظ کی نمائندگی کے لیے تصویری رسم الخط یعنی تصویریں استعمال کی جاتی ہیں۔ ہڈیوں پر قدیم چینی طرزِ تحریر کو 'جیا گوین (Jiaguwen)' کہا جاتا ہے۔ کانسی پر طرزِ تحریر کو 'داز وآن (Dazhuan)' کا نام دیا ہے۔ شاید یہ جیا گوین جیسا ہی ہوتا ہے۔

www.PCTB.edu.pk Version of PCTB Textbook Not for Sale



قدیم چینی رسم الخط

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- چینی تہذیب کے دورانیے کی شناخت کے لیے زمانی جدول استعمال کریں۔
- دنیا کے نقشہ کا استعمال کرتے ہوئے جدید دنیا میں چینی تہذیب کا مقام تلاش کریں۔

اہم نکات (Important Points)

(1) میسوپوٹیمیا کی تہذیب تقریباً 4500 قبل مسیح میں شروع ہوئی۔

(2) مصر دریائے نیل کا انعام ہے جو تقریباً 6650 کلومیٹر طویل ہے۔

(3) حمورابی ضابطہ اس لیے لکھا گیا تا کہ لوگ ایک دوسرے کا احترام کریں۔

(4) مہرگڑھ پاکستان میں بلوچستان کے کچھی کے میدان میں واقع آثارِ قدیمہ کا ایک مقام ہے۔

(5) سندھ تہذیب کے بڑے شہر موہن جو داڑو اور ہڑپہ تھے۔

(6) قدیم چین کی تاریخ 4000 سال پرانی ہے۔

(7) ریشم چین میں 2700 قبل مسیح میں دریافت ہوا۔

(8) قدیم چین میں لوگوں کی اکثریت کسانوں پر مشتمل تھی۔

(9) شہنشاہ کن شی ہوانگ نے 221 قبل مسیح کے قریب چین کی عظیم دیوار کی تعمیر کا حکم دیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) میسوپوٹیمیا کی تہذیب کا آغاز ہوا:

(الف) تقریباً 4500 قبل مسیح (ب) تقریباً 5000 قبل مسیح (ج) تقریباً 5500 قبل مسیح (د) تقریباً 6000 قبل مسیح

(ii) دریائے نیل بہتا تھا:

(الف) میسوپوٹیمیا میں (ب) ایران میں (ج) مصر میں (د) شام میں

(iii) ریشم چین میں دریافت ہوا:

(الف) 2300 قبل مسیح میں (ب) 2700 قبل مسیح میں (ج) 3100 قبل مسیح میں (د) 3500 قبل مسیح میں

(iv) وادی سندھ کی تہذیب کے بڑے شہر موہن جو داڑو اور ..... تھے:

(الف) ٹیکسلا (ب) اٹک (ج) حیدرآباد (د) ہڑپہ

(v) قدیم مصر میں معاشرے کے طبقات تھے:

(الف) چار (ب) پانچ (ج) چھے (د) سات

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) معلومات کے بنیادی اور ثانوی ذرائع سے کیا مراد ہے؟

(ii) مہرگڑھ کے آثارِ قدیمہ کہاں ہیں؟

(iii) عظیم دیوارِ چین کی تعمیر کا حکم کس نے دیا؟

(iv) وادی سندھ کی تہذیب میں کس قسم کا تحریری نظام استعمال ہوتا تھا؟

(v) حمورابی کا ضابطہ کیا تھا؟

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیں۔

(i) مہرگڑھ کے آثارِ قدیمہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کریں۔

(ii) میسوپوٹیمیا کی اہم تجارت، فنِ تعمیر اور پیشوں کو نمایاں کریں۔

(iii) قدیم مصری تہذیب کی ترقی میں دریائے نیل کی بہت اہمیت ہے؟ بحث کریں۔

(iv) مصری تہذیب کے سماجی ڈھانچے، مذہب اور رسم الخط وغیرہ کو بیان کریں۔

(v) وادیِ سندھ کی تہذیب کی بڑی بستیوں (موہن جو داڑو اور ہڑپہ) کے قیام میں دریائے سندھ کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

(vi) وادیِ سندھ کی تہذیب کی خصوصیات بیان کریں جیسے روزمرہ کی زندگی زراعت، تجارت، مذہب، رسم الخط، معیشت وغیرہ۔

(vii) چینی فنِ تعمیر، تجارت اور لوگوں کے پیشوں کی بنیادی خصوصیات بیان کریں۔

(viii) میسوپوٹیمیا کی تہذیب کا موازنہ، وادیِ سندھ کی تہذیب سے کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سیکھنے کی سرگرمیاں

اساتذہ کے کرنے کے کام

(i) زمانی جدول کا استعمال کرتے ہوئے میسوپوٹیمیا کی تہذیب، مصری تہذیب، وادیِ سندھ کی تہذیب اور چینی تہذیب کے دورانیے کا اندازہ کیجیے۔

(ii) میسوپوٹیمیا کی تہذیب، مصری تہذیب، وادیِ سندھ کی تہذیب اور چینی تہذیب کے بارے میں مواد اور معلومات اکٹھا کرنے کے لیے کچھ ذرائع استعمال کریں۔

(iii) دنیا کا نقشہ استعمال کرتے ہوئے تہذیبوں کو تلاش کرنے میں طلبہ کی مدد کریں۔

(iv) اہرامِ مصر کا ماڈل بنانے میں طلبہ کی مدد کریں۔

(v) طلبہ کے لیے مصری اور میسوپوٹیمیا کی تہذیبوں میں تفریق کرنے کے لیے ایک مباحثے کا اہتمام کریں۔

(vi) چینی تہذیب میں زندگی کے بارے میں مواد اور معلومات اکٹھا کرنے کے لیے معلومات کے کچھ ذرائع استعمال کریں اور مزید بحث کے لیے کلاس میں تقسیم کریں۔

تنقیدی سوچ

تنقیدی سوچ کسی بھی موضوع، مواد یا مسئلے کے بارے میں سوچنے کا ایک طریقہ ہے۔ مفکر مہارت کے ساتھ تجزیہ، تشخیص اور اس کی تشکیل نو کے ذریعے سے اپنی سوچ کے معیار کو بہتر بناتا ہے۔ تنقیدی سوچ ایک خودساختہ راہ نمائی، خودساختہ نظم وضبط، خودساختہ نگرانی اور خودساختہ اصلاح ہے۔

تنقیدی سوچ، اس وقت عمل پذیر ہوتی ہے جب بچے اپنے موجودہ علم اور تجربے کے ساتھ ساتھ اپنا مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں پر بھی توجہ مرکوز کرتے ہیں، جیسا کہ موازنہ اور تفریق، وضاحت کرنا کہ چیزیں کیوں ہوتی ہیں، خیالات کا اندازہ لگانا اور رائے قائم کرنا اور دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھنا وغیرہ۔

تنقیدی سوچ کے حامل سوالات

(i) میسوپوٹیمیا میں بابلی سلطنت سے پہلے کون سی سلطنت موجود تھی؟

(ii) قدیم مصر میں 'حقیقی توتن خمون (فرعون)' کون تھا؟

(iii) لاشوں کو سب سے پہلے کب ممی کیا گیا؟

(iv) کیا قلوپطرہ مصری تھی؟

(v) وادیِ سندھ میں دو اہم ثقافتیں کیا تھیں؟

(vi) وادیِ سندھ کی تہذیب کے خاتمے کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

(vii) قدیم چین نے آج کی دنیا کو کیسے متاثر کیا؟

منصوبہ (پروجیکٹ)

وادیِ سندھ میں بچے مٹی سے بنے کھلونوں سے کھیلتے تھے۔ وادیِ سندھ کی تہذیب میں پائے جانے والے کھلونوں کی فہرست بنائیں۔ یہ کھلونے مٹی یا آٹے سے بنائیں اور اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ شیئر کریں۔

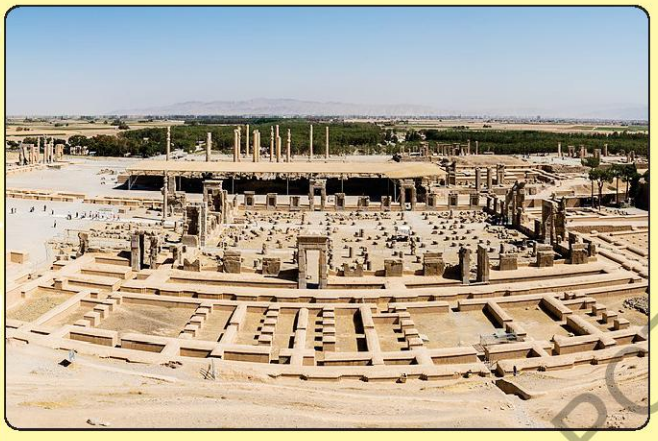
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

باب دوم

فارسی، یونانی اور رُومی تہذیبیں
(Persian, Greek and Roman Civilizations)



حاصلاتِ تعلیم اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:







- بیان کرسکیں کہ فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کی تشکیل کب اور کیسے ہوئی۔
- قدیم فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کی روزمرہ کی زندگی اور سماجی رسم ورواج کا تجزیہ کرسکیں۔
- یونانیوں اور رومیوں کے درمیان تعلق کی نشان دہی کرسکیں۔
- بیان کرسکیں کہ سکندر کون تھا اور اسے سکندرِ اعظم کیوں کہا گیا۔
- سکندر کی اہم فتوحات درج کرسکیں۔
- سکندر کے ہندوستان کو فتح کرنے کے منصوبے کی وجوہات بیان کرسکیں۔
- ایتھنز اور سپارٹا کے درمیان تعلق کی نشان دہی کرسکیں۔
- بیان کرسکیں کہ روم کس طرح ایک جمہوریت کے طور پر تیار ہوا۔
- یونانیوں اور رومیوں کے فنِ تعمیر کا موازنہ کرسکیں۔
- دنیا میں فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کی چند شراکتیں درج کرسکیں۔

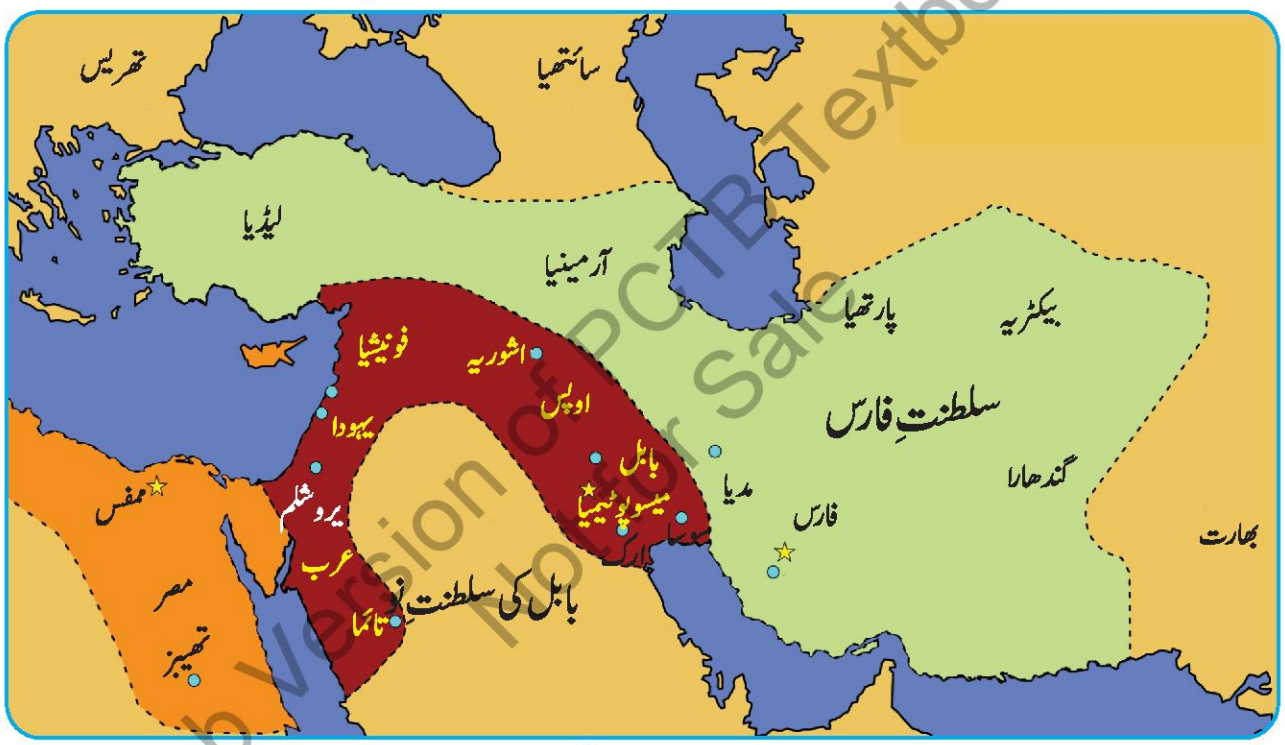
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

قدیم فارسی تہذیب (Ancient Persian Civilization)

فارسی تہذیب، قدیم دنیا کی سب سے بڑی تہذیبوں میں سے ایک تھی۔ یہ خانہ بدوش قبائل کے اجتماع کے طور پر شروع ہوئی۔ وہ، ایرانی سطح مرتفع پر بکریاں، بھیڑیں اور مویشی پالتے تھے۔ اس سلطنت کی بنیاد سائرسِ اعظم نے 550 قبل مسیح میں رکھی تھی۔ سائرس ان خانہ بدوش قبائل میں سے ایک کا سردار تھا۔ انھوں نے سب سے پہلے بابلی سلطنت کے زوال کے بعد مشرقِ وسطیٰ کا کنٹرول سنبھالا۔ سلطنت فارس کو 'ہخامنشی سلطنت (Achaemenid Empire)' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ انھوں نے دنیا کا پہلا انسانی حقوق کا منشور بنایا۔ یہ 550 سے 331 قبل مسیح تک رائج رہا۔

فارسی سلطنت وسیع تھی جو اناطولیہ (ترکیہ) اور مصر سے لے کر ہندوستان اور وسطی ایشیا کے شمال تک پھیلی ہوئی تھی۔

سلطنتِ فارس کا دارالحکومت 'پرسیپولس (Persepolis)' تھا جو موجودہ ایران کے جنوبی حصے میں واقع ہے۔



قدیم فارسی سلطنت 500 قبل مسیح میں



یخچل: قدیم ریفریجریٹر

فارسی تہذیب میں 'یخچل (Yakhchal)' کے نام سے ایک تکنیک ایجاد ہوئی۔ یہ کھانے کو محفوظ رکھنے میں کافی مددگار تھی۔ قدیم ترین عمودی محور کی پَون چکیوں (Windmills) کی تعمیر کا سہرا بھی فارسی لوگوں کے سر ہے جو اناج پیسنے اور پانی مہیا کرنے کے لیے استعمال ہوتی تھیں۔

فارسی، وہ پہلے لوگ تھے جنھوں نے مختلف براعظموں کے درمیان رابطے کے باقاعدہ راستوں کو بنایا۔

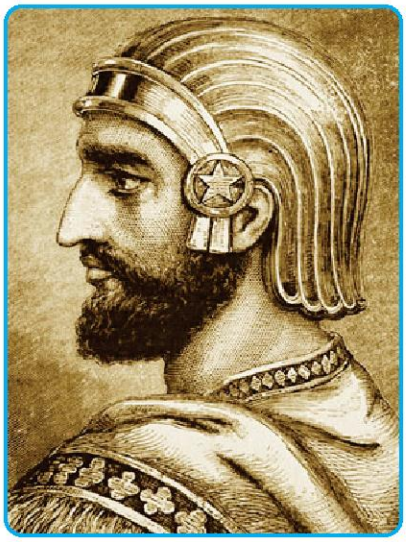
سائرسِ اعظم نے فتح کے بعد لوگوں کو اپنی زبانیں بولنے اور اپنے

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مذاہب پر عمل کرنے کی اجازت دی۔ فارسی تہذیب کے دوران میں بہت سی نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں اور دنیا کا پہلا ڈاک کا نظام بھی قائم کیا گیا۔ فارسی سلطنت کی خصوصیت وسیع تجارتی روابط کا قیام بھی تھا۔

فارسی سلطنت کا ایک نیا مذہب زرتشتی تھا۔ زرتشتی مذہب کو ایک خدا کو ماننے والے دنیا کے سب سے قدیم مذاہب میں سے ایک جانا جاتا ہے۔ یہ ساسانی فارس کا ایک مرتبہ سرکاری مذہب بھی بن گیا تھا اور 'ہخامنشی' (Achaemenid) دورِ حکومت میں اس نے اہم کردار ادا کیا۔

سائرس اعظم نے ایک دوسرے قبیلے کو شکست دینے کے لیے مختلف فارسی قبائل کی ایک بڑی جماعت کی قیادت کی جسے 'میڈین (Medians)' کہتے ہیں۔ اس جنگ کے بعد سائرس نے اپنی فوج کی بڑی فتوحات تک راہ نمائی کی۔



سائرس اعظم

سائرس اعظم، عام قدیم حکمرانوں جیسا نہیں تھا۔ وہ مختلف قبیلوں اور لوگوں کے احترام کے لیے مشہور ہے۔ مثال کے طور پر سائرس نے لوگوں سے کہا کہ اگر وہ اس کی بادشاہی میں کام کریں اور ٹیکس ادا کریں تو وہ انھیں اپنے عقائد اور رسم و رواج کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی دے گا۔ فارسی صرف ایک خدا کی عبادت میں یقین رکھتے تھے جنھیں 'زرتشت' (Zoroaster) کہتے ہیں۔

سائرس نے مغربی اناطولیہ کے 'لیڈینز' (Lydians) کو شکست دی۔ بعد میں 539 قبل مسیح میں سائرس کی فوج نے بابلی فوج کو شکست دے کر اپنی سلطنت کے لیے سب سے قیمتی شہر حاصل کیا۔ سائرس نے ابھی مصر کو فتح نہیں کیا تھا۔ اس نے یہ کام اپنے بیٹے کیمبیسس (Cambyses) پر چھوڑ دیا جس نے 525 قبل مسیح میں مصری فوج پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا۔

مردوں کے روایتی لباس میں شلوار اور جامہ کا امتزاج شامل ہوتا تھا جس میں اکثر کمربند نامی چوڑی پٹی ہوتی تھی جس سے انگریزی لفظ ''Cummerbund'' نکلتا ہے۔ سر کو ڈھانپنے کے لیے بھی مرد روایتی پہناوا استعمال کرتے تھے جسے 'سربند' کہا جاتا تھا۔ فارس میں عورتیں اور مرد لمبے چوغے اور لنگوٹ بھی پہنتے تھے۔



قدیم فارسی ملبوسات

کیمبیسس (Cambyses) کی موت کے بعد ''دارا اعظم'' (Darius the Great) یا 'دارا۔اوّل' (Darius-1)، سلطنت کا نیا حکم ران بن گیا۔ اسے ان علاقوں میں بغاوتوں کے ایک سلسلے سے نمٹنا پڑا جو سائرس نے فتح کیے تھے لیکن وہ دوبارہ کنٹرول قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

دارا اعظم نے اپنی سلطنت کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت کی ایک نئی شکل بنائی۔ اس نے 20 مختلف صوبے قائم کیے جنھیں 'نظامت' (Satrapies) کہتے تھے۔ ان صوبوں کی سربراہی ایک گورنر کرتا تھا جسے 'ناظم' (Satrap) کہا جاتا تھا جو ٹیکس اکٹھا کرتا اور قانون کو برقرار رکھتا تھا۔ دارا اعظم ناظم تعینات کرتا تھا اور اپنی سلطنت میں نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے ہر علاقے کے لیے ایک فوجی کمانڈر بھی نامزد کرتا تھا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale



فارسی شاہی شاہراہ مغربی ترکیہ میں سارڈیس سے شروع ہو کر ایران میں سوسا پر اختتام پذیر ہوتی تھی۔ یہ شاہراہ دارا اوّل (522 تا 486 قبل مسیح) نے تعمیر کرائی۔

دارا اعظم نے سڑکوں کا وسیع جال بچھا دیا تھا۔ اس نیٹ ورک میں کل 12900 کلومیٹر (8000 میل) سڑکیں تھیں۔ سلطنت کو جوڑنے اور اسے قابو میں رکھنے کے لیے یہ بہت ضروری تھا۔

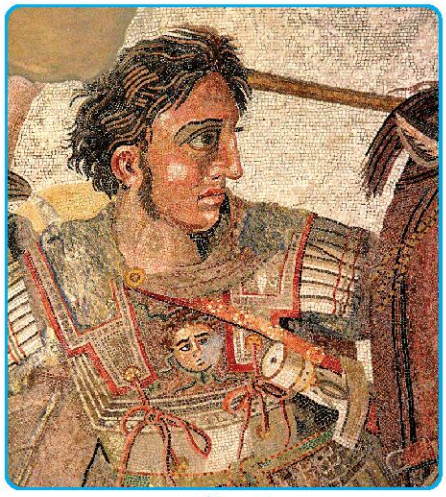
دارا اعظم نے فارسی سلطنت کو 'سُوسا سے سَارڈیس' تک جوڑنے والی ایک شاہراہ بنائی۔ اس کا مقصد وسیع سلطنت میں ہموار اور تیز رفتار مواصلات کو یقینی بنانا تھا۔ مغربی اور مشرقی سرحدوں کے درمیان تقریباً 2700 کلومیٹر کا فاصلہ تھا۔ اس نے تمام صوبوں سے قریبی رابطہ رکھنے کے لیے اپنے ڈاک کے نظام کا استعمال کیا۔ ہر سڑک پر ڈاک کے مراکز تھے جہاں پیغام رساں، گھوڑے بدلتے تھے تاکہ خطوط بادشاہ تک پہنچ جائیں۔ آخر کار 331 قبل مسیح میں ایک نئی سلطنت بنانے والے سکندرِ اعظم نے سلطنت فارس کو فتح کر لیا۔

فارسی تہذیب کی مختصر ٹائم لائن (Brief Timeline of the Persian Empire)

	تاریخ	واقعہ
(i)	550 قبل مسیح	سائرس دوم اقتدار میں آیا اور جلد ہی مدیا (Media) کے بادشاہ نے اس پر حملہ کیا۔ سائرس نے مخالف بادشاہوں کو شکست دی اور لیڈیا کو فتح کیا۔
(ii)	539 قبل مسیح:	سائرس نے بابل پر قبضہ کر لیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(iii)	529 قبل مسیح	ہندوستان پر حملہ کرنے کے بعد سائرس ایک جنگ میں مر گیا۔
(iv)	522 قبل مسیح	سائرس کی موت کے بعد اس کا بیٹا کیمبیس اقتدار میں آیا اور 522 قبل مسیح میں اس کا انتقال ہو گیا۔ پھر دارا نے بردیہ (ممکنہ طور پر کیمبیس کے بھائی) کو شکست دے کر تخت کا دعویٰ کیا۔
(v)	490 قبل مسیح	فارسی جنگیں (490-479 قبل مسیح)۔ یونانیوں اور فارسیوں نے کئی سال تک علاقے کے حصول کے لیے جنگ کی۔
(vi)	485-359 قبل مسیح	قائدین آئے اور گئے جن میں زَیکسیز (Xerxes) آرٹاَزیکسیز اور (Artaxerxes) شامل تھے۔
(vii)	331 قبل مسیح:	سلطنت فارس کا خاتمہ۔ دارا سوم کے اقتدار سنبھالنے کے بعد مقدونیہ کے سکندر اعظم نے حملہ کیا۔ سکندر کے ساتھ تین لڑائیاں ہارنے کے بعد دارا کو 331 قبل مسیح میں شکست ہوئی اور 330 قبل مسیح میں قتل کر دیا گیا۔



سکندرِ اعظم

یونانی تہذیب (Greek Civilization)

قدیم یونان ایک ایسی تہذیب تھی جس نے ہزاروں سال پہلے بحیرہ روم کے بیشتر حصے پر غلبہ حاصل کیا۔ سکندر اعظم کے دور میں اس سلطنت نے عروج حاصل کیا اور یورپ اور مغربی ایشیا کے بیشتر حصوں پر حکومت کی۔ یونانی، رومیوں سے پہلے آئے اور رومی ثقافت کا زیادہ تر حصہ یونانیوں سے متاثر ہوا۔



قدیم یونانی سلطنت کا نقشہ

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

قدیم یونان نے آج کی مغربی ثقافت کی بنیاد رکھی۔ حکومت سے لے کر فلسفہ، سائنس، ریاضی، آرٹ، ادب اور یہاں تک کہ کھیل، ہر چیز پر قدیم یونان کا اثر پڑا۔



ہومر، ایک یونانی مصنف

ادوار (Periods)

مؤرخین اکثر قدیم یونانی تاریخ کو تین ادوار میں تقسیم کرتے ہیں:

(1) قدیم دور (Archaic Period)

یہ دور 800 قبل مسیح میں یونانی تہذیب کے آغاز سے لے کر 508 قبل مسیح میں جمہوریت کے آغاز تک تھا۔ اس دور میں اولمپک کھیلوں کا آغاز اور ہومر (Homer) کی اوڈیسی (Odyssey) اور ایلیڈ (Iliad) جیسی قدیم یونانی رزمیہ نظمیں شامل تھیں۔

(2) کلاسیکی دور (Classical Period)

یہ وہ دور ہے جو ہم میں سے بہت کے ذہن میں آجاتا ہے جب ہم قدیم یونان کی بات کرتے ہیں۔ ارسطو، سقراط، افلاطون، یوری پڈیز (Euripides) اور پیری کولیس (Pericles) وغیرہ یونان کے اہم لوگ تھے۔

ایتھنز پر جمہوری حکومت تھی۔ عظیم فلاسفر مثلاً سقراط اور افلاطون پیدا ہوئے۔ اس دور میں سپارٹا اور ایتھنز کے درمیان لڑائیاں ہوئیں۔ اس دور کا اختتام 323 قبل مسیح میں سکندر اعظم کی وفات سے ہوا۔

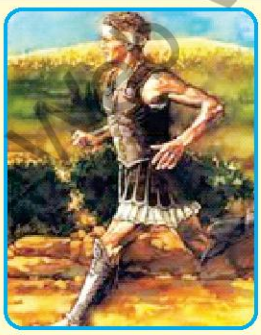
(3) ہیلنسٹک دور (Hellenistic Period)

ہیلنسٹک دور سکندر اعظم کی وفات سے 31 قبل از مسیح تک رہا جب روم نے ایکٹیم کی لڑائی میں مصر کو شکست دی۔ ہیلنسٹک کا لفظ یونانی لفظ ہیلاس سے نکلا ہے جس کا اصل مطلب ''یونانی'' ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اولمپک گیمز ایتھلیٹک کا میلا جو قدیم یونان میں شروع ہوا تھا، انیسویں صدی کے آخر میں اس کا دوبارہ احیا ہوا۔

قدیم یونان سے متعلق حقائق (Facts about Ancient Greek)



فیڈی پیڈس

فیڈی پیڈس (Pheidippides) ایک یونانی ہیرو تھا جو فارسیوں کے خلاف مدد حاصل کرنے کے لیے میراتھن سے سپارٹا تک 240 کلومیٹر (150 میل) سے زائد دوڑ کر گیا۔ یونانیوں کے جنگ جیتنے کے بعد وہ ایک بار پھر میراتھن سے ایتھنز تک 40 کلومیٹر (25 میل) بھاگا تاکہ فتح کا اعلان کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ''میراتھن ریس'' کو اس نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یونانیوں نے 'یویو' نامی کھلونا ایجاد کیا جسے گڑیا کے بعد دنیا کا دوسرا سب سے قدیم کھلونا سمجھا جاتا ہے۔

ایتھنز اور سپارٹا (Athens and Sparta)

ایتھنز اور سپارٹا دو اہم شہری ریاستیں تھیں جنھوں نے قدیم یونان میں زیادہ عرصے تک حکمرانی کی۔ وہ اکثر ایک دوسرے کی حریف بن جاتی تھیں اور پیلوپونیشین جنگوں میں ایک دوسرے سے لڑتی رہیں۔ بعض اوقات وہ یونان کو بیرونی حملہ آوروں سے بچانے کے لیے آپس میں متحد ہو جاتی تھیں۔ دونوں

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

شہروں کی ثقافت بہت مختلف تھی۔ سپارٹا کی توجہ تقریباً لڑائی اور لڑنے کے طریقوں پر رہتی جب کہ ایتھنز کی توجہ علوم وفنون پر تھی۔

خواتین اور مردوں دونوں کے ملبوسات میں دو اہم لباس ہوتے تھے، ایک انگرکھا (یا تو ایک پیپلوس یا چیٹن) اور ایک چادر (ہیمیشن یا ٹوگا)۔ مرد اور عورتیں دونوں سینڈل، چپل، نرم جوتے یا بوٹ پہنتے تھے حالاں کہ گھر میں وہ عام طور پر ننگے پاؤں رہتے تھے۔

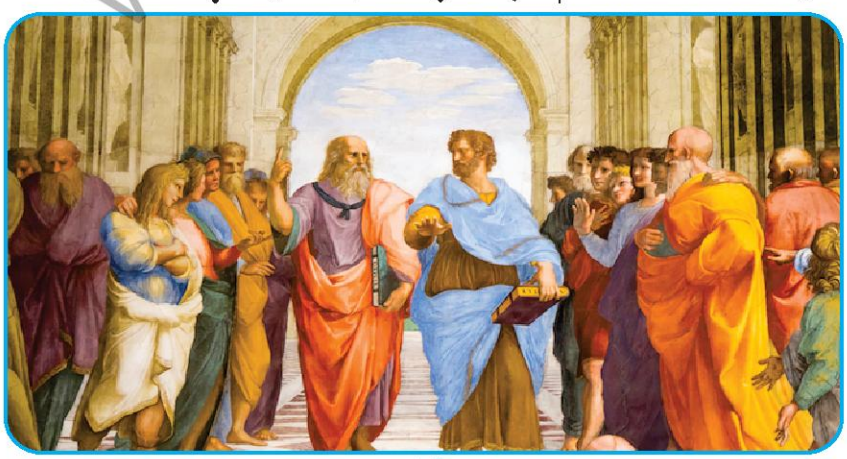


یونانی مندر، پیتھر یون

یونانی معاشرہ اس معاشرے سے ملتا جلتا تھا جس سے آج ہم سب بیشتر لطف اندوز ہوتے ہیں کیونکہ یہ بھرپور ثقافت کا مظہر تھا۔ اس کا مطلب ہے قدیم یونان غیر ملکی کھانوں، اچھی موسیقی سے لطف اندوز ہوسکتا تھا اور ادب پڑھ سکتا تھا جیسا کہ آج ہم کر سکتے ہیں۔

ایک قدیم یونانی کی روزمرہ کی زندگی ہماری آج کی زندگی سے بہت ملتی جلتی تھی۔ وہ منظم شہروں میں رہتے تھے جہاں وہ کوئی ڈراما دیکھنے یا کسی کھیل میں حصہ لینے یا مختلف سکولوں میں جاسکتے تھے یا فوج میں شامل ہو کر سپاہی بن سکتے تھے۔

یونانی معاشرے پر بھی ایسے ہی حکومت ہوتی تھی جیسے کہ آج ہماری ہے۔ زیادہ تر ابتدائی شہروں کو شہری ریاستیں کہا جاتا تھا جن کی اپنی حکومت ہوتی تھی۔ حکومت کا سربراہ (جسے پولس کہا جاتا تھا) شہر کے وسط میں واقع تھا جو عام طور پر ایکروپولس کو گھیرتا تھا جو ایک اونچا علاقہ تھا جس میں مندر اور مذہبی عبادت گاہیں تھیں۔



افلاطون کی اکیڈمی

یونانی شہروں میں ایک اگورا بھی ہوتا تھا جو مرکزی مارکیٹ کی جگہ ہوتی تھی جہاں لوگ خریداری کرتے، کاروبار کرتے، رقم لین دین کرتے یا دوسروں سے ملنے جاتے تھے۔ یہ آج کل کے شاپنگ مال یا مارکیٹ جیسا ہوتا تھا۔ یونانی مرد اور عورت دونوں ریاست کے شہری ہوتے تھے۔ وہ تشدد سے بچاؤ کا استحقاق رکھتے تھے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

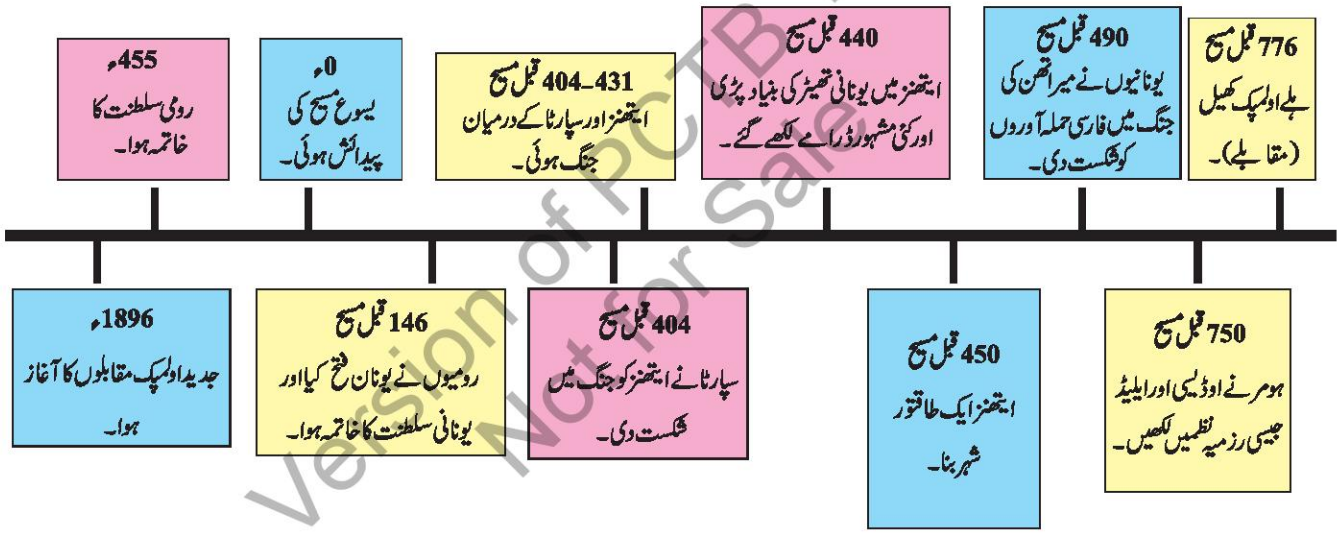
ایتھنز قدیم یونان کے بڑے شہروں میں سے ایک تھا۔ ایتھنز سلطنت کے عروج کے دور میں اس میں تقریباً دو لاکھ لوگ رہتے تھے۔ قدیم یونان میں زیادہ تر لوگوں کے پاس آج کی طرح ملازمتیں تھیں۔ بہت سے لوگ کسان تھے جو خود اپنے پھلوں اور سبزیوں کو فروخت کرتے یا ان کی تجارت منڈیوں میں کرتے تھے تاکہ اپنے خاندان کی دیکھ بھال کے لیے ضروریات کی چیزیں حاصل کر سکیں۔

یونانیوں کا ایک امیر طبقہ بھی تھا جو اپنے بچوں کو سکول بھیجنے کی استطاعت رکھتا تھا۔ ان میں سے کچھ سکول افلاطون کی اکیڈمی کی طرح تھے جہاں وہ فلسفہ اور فکری استدلال کے بارے میں سیکھ سکتے تھے۔ دیگر سکول خصوصی مہارتوں کی تعلیم دیتے تھے جیسے پینٹنگ یا مجسمہ سازی کے سکول۔

خوراک کی مستحکم فراہمی، سماجی ڈھانچا، حکومتی نظام، مذہبی نظام، انتہائی ترقی یافتہ ثقافت، صنعت و حرفت میں ترقی، انتہائی ترقی یافتہ تحریری زبان قدیم یونانی تہذیب کی اہم خصوصیات تھیں۔

قدیم یونان میں ہنر مند کاریگروں کا ایک طبقہ بھی تھا۔ ان کاریگروں نے خوبصورت مجسمے بنائے، مکانات کی اندرونی دیواروں کو پینٹنگز سے سجایا۔ دوسرے کاریگر مٹی کے برتن، سکے اور زیورات وغیرہ بناتے تھے۔

قدیم یونان کی ٹائم لائن (Ancient Greece Timeline)



رومی تہذیب (Roman Civilization)

روم کا قدیم شہر رومی تہذیب کا مرکز تھا۔ رومی سلطنت کی بنیاد تھی جو اب یورپ ہے۔ قدیم روم ایک طاقتور اور اہم تہذیب تھی جس نے تقریباً 1000 سال تک یورپ کے بیشتر حصوں پر حکومت کی۔ قدیم روم کی ثقافت اس کے دور حکومت میں پورے یورپ میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے نتیجے میں روم کی ثقافت آج بھی مغربی دنیا میں اثر رکھتی ہے۔

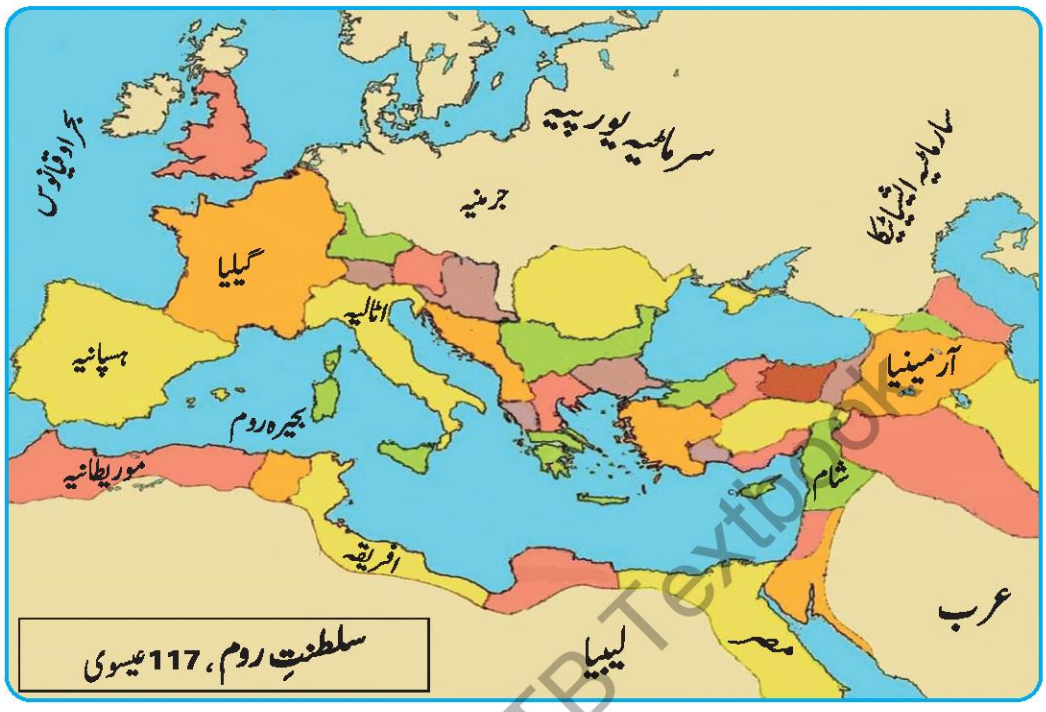
رومیوں کی کامیابیوں نے تمام مغربی یورپ کی زبانوں، ادب، قوانین، حکومت کے طریقوں، سڑکوں اور عمارتوں کو متاثر کیا۔

قدیم روم کو دو اہم ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ رومیوں نے تقریباً 509 قبل مسیح میں ایک جمہوریہ قائم کی۔ یہ جمہوریہ 27 قبل مسیح میں ایک سلطنت بن گئی۔ یہ سلطنت چوتھی صدی تک تقریباً 500 سال تک قائم رہی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

روم کی بنیاد اس کے پہلے بادشاہ رومولس نے 753 قبل مسیح میں رکھی تھی۔ رومولس کا ایک جڑواں بھائی تھا جس نام ریمس تھا۔ روم اگلے چند سو سال میں ایک امیر اور طاقتور شہر بن گیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale



رومی سلطنت 117ء



رومی لیجنڈ رومولس اور ریمس

قدیم روم نے عالمی ثقافت میں بہت سی دیرپا شراکتیں کیں۔ تاہم رومیوں نے ان لوگوں کی ثقافت کو بھی جذب کیا جنھیں انھوں نے فتح کیا۔ مثال کے طور پر رومیوں نے آرٹ کے بارے میں بہت سے تصورات قدیم یونانیوں سے لیے۔ رومی بھی بہت سے یونانی دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے، اگرچہ انھوں نے انھیں نئے نام دیے۔ بعد میں روم نے مسیحیت کو اپنایا جو مشرق وسطیٰ کا ایک مذہب تھا۔

پینٹنگ، مجسمہ سازی اور آرٹ کی دوسری شکلیں رومیوں کے لیے اہم تھیں۔ معماروں نے بہت بڑی عمارتیں تعمیر کیں جو رومی زندگی کا مرکز تھیں۔ قدیم رومیوں کے ذریعے سے چھوڑی جانے والی سب سے مشہور عمارتوں میں سے ایک کولوزیم ہے جو روم کے وسط میں ایک بہت بڑا ایمفی تھیٹر ہے۔

رومی مصنفین نے تاریخ، مزاح، المیہ اور شاعری لکھی۔ قدیم رومی زبان لاطینی سے بعد ازاں بہت سی دوسری زبانیں تیار ہوئیں۔ رومانوی زبانوں کے نام سے مشہور ان زبانوں میں فرانسیسی، ہسپانوی، پرتگالی، اطالوی اور رومانیہ کی زبان شامل ہیں۔ آج کل بھی لوگ لاطینی حروف تہجی کو انگریزی سمیت ان اور دیگر مغربی زبانوں کو لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

روم کے پہلے آباد کار وہ لوگ تھے جو لاطینی کے نام سے جانے جاتے تھے اور شہر کے آس پاس کے علاقے کو 'لیطیم' کہا جاتا تھا۔ روایات کے مطابق رومولس اور ریمس نامی جڑواں بھائیوں نے 753 قبل مسیح میں روم کی بنیاد رکھی۔ 600 سال قبل مسیح سے کچھ عرصہ پہلے روم کے شمال میں واقع علاقے ایٹروریا (Etruria) کے جنگجوؤں نے شہر پر حملہ کر دیا۔ جنگجو، جنھیں 'ایٹرسکینز' (Etruscans) کہا جاتا تھا، نے روم کو فتح کر لیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

روم ایٹرسکن بادشاہوں کے زیرِ انتظام مسلسل پھلتا پھولتا گیا۔ یہ اطالوی جزیرہ نما کا سب سے بڑا اور امیر ترین شہر بن گیا۔ تقریباً 509 قبل مسیح میں رومیوں نے آخری ایٹرسکن (Etruscan) بادشاہ کو شہر سے باہر نکال دیا۔ پھر روم ایک جمہوریہ بن گیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ رومی عوام حکومت کا انتخاب کرتے تھے۔

جمہوریہ (Republic)

سب سے اہم رومی راہ نماؤں کو کونسل کہا جاتا تھا۔ کونسل دو افراد تھے۔ اسمبلیاں یا بالغ مرد رومی شہریوں کے گروپ دونوں کونسلوں کا انتخاب کرتے تھے۔ سب سے پہلی شرط تھی کہ کونسل کے لیے عالی نسب یا اعلیٰ طبقے کا فرد ہونا ضروری تھا۔



جمہوریہ روم

سینیٹ نامی ایک اہم گروپ کونسلوں کو مشورہ دیتا تھا۔ اراکین جنھیں سینیٹر کہا جاتا تھا عالی نسب ہوتے تھے۔ ان کا اجلاس فورم، روم کا ایک علاقہ جو عوامی زندگی کا مرکز تھا، کی عمارت میں ہوتا تھا۔ سینیٹ برسوں کے دوران میں مزید طاقتور ہو گیا۔

زیادہ تر رومی خاندانی امیر نہیں بلکہ ادنیٰ طبقے کے یا عام لوگ تھے۔ عوام نے 494 قبل مسیح میں بغاوت کی۔ انھوں نے آہستہ آہستہ مزید طاقت حاصل کی۔ 367 قبل مسیح تک، کونسل کے دو عہدوں میں سے ایک کو عام لوگوں کے لیے الگ کر دیا گیا۔



عام لوگ

Web Version of Publication Not for Sale Textbook

روم کو کچھ ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس نے آہستہ آہستہ اپنے علاقے کو بڑھایا۔ تقریباً 390 قبل مسیح میں، گال نامی ایک شمالی گروہ نے شہر پر قبضہ کرلیا۔ وہ اس وقت تک وہاں سے نہیں گئے جب تک کہ رومیوں نے انھیں سونے کی ایک بڑی رقم ادا نہ کردی۔ سامنی نامی ایک اور گروہ نے 321 قبل مسیح میں رومیوں کو شکست دی۔ تاہم عام طور پر روم کی فتوحات کو روکا نہیں جاسکا۔ 275 قبل مسیح تک روم نے یونانیوں کو اٹلی میں اپنی نوآبادیوں کو ترک کرنے پر مجبور کردیا تھا۔

260 قبل مسیح تک، مغربی بحیرۂ روم میں روم کا آخری حریف شمالی افریقہ میں کارتھیج شہر تھا۔ ایک صدی سے زیادہ عرصے تک رومیوں نے اقتدار کے لیے کارتھیج سے جنگ کی۔ 146 قبل مسیح میں رومی افواج نے کارتھیج کو مکمل طور پر تباہ کرنے سے پہلے تین جنگیں کیں جنھیں پیونِک جنگیں کہتے ہیں۔

بعدازاں روم نے دوسرے علاقوں کا رخ کیا جن میں سسلی، سپین، مقدونیہ، یونان اور ایشیائے کوچک (اب ترکی) شامل ہیں۔ پروکونسلز کہلانے والے گورنرز زیادہ تر فتح شدہ زمینوں کا انتظام کرتے تھے۔ ان کے پاس بڑے اختیارات ہوتے تھے۔ رومی، مفتوحین پر بہت بھاری ٹیکس عائد کرتے تھے۔ وہ مفتوحہ لوگوں کو غلام بھی بنالیتے تھے۔ رومی ان قیدیوں کو کھیتوں میں کام کے لیے اور شہروں میں ذاتی نوکروں کے طور پر رکھتے تھے۔ تیسری صدی تک روم میں غلاموں کو استعمال کیا جاتا تھا۔

رومی سلطنت (Roman Empire)

تقریباً 133 قبل مسیح میں، روم بدامنی اور خانہ جنگی کے دور میں داخل ہوگیا۔ اٹلی میں لوگوں نے 90 قبل مسیح میں سخت گیر رومی حکومت کے خلاف بغاوت کردی۔ 73-71 قبل مسیح کے دوران میں ایک گلیڈی ایٹر یا پیشہ ور لڑاکا جس کا نام سپارٹاکس تھا، نے روم کے خلاف جنگ میں بھاگے ہوئے غلاموں کی ایک فوج کی قیادت کی۔ روم نے ان دونوں بغاوتوں کو شکست دی۔

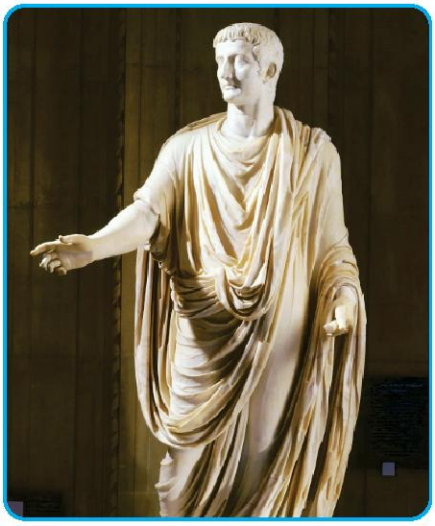
اس دوران میں روم اپنی سلطنت کو وسعت دیتا رہا۔ سب سے کامیاب جنرل جولیس سیزر تھا۔ اس نے دور دراز علاقوں میں فتوحات حاصل کیں اور پھر روم میں اقتدار سنبھالا۔ تاہم اس کے دشمنوں نے اسے 44 قبل مسیح میں قتل کردیا۔ اس سے خانہ جنگی کا ایک اور دور شروع ہوا۔



جولیس سیزر



آگسٹس سیزر



شہنشاہ ٹائبیریس

جولیس سیزر کے پوتے آکٹیوین کی قیادت میں بالآخر امن قائم ہوا۔ آکٹیوین نے 30 قبل مسیح میں اپنے حریف رومی جنرل مارک انٹونی اور مصری ملکہ قلوپطرہ کو شکست دی۔ اسے 27 قبل از مسیح میں روم کے پہلے شہنشاہ کا تاج پہنایا گیا۔ وہ آگسٹس سیزر کے نام سے مشہور ہوا۔ آگسٹس کی حکمرانی کے

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

دوران میں شہنشاہ نے ریاست پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا اور وہ دیوتا کی طرح پوجا جانے لگا۔

اس کے بعد دو سو سال تک امن اور خوشحالی رہی۔ سلطنت کی سرحدیں ہر طرف سے برطانیہ اور جزیرہ نما عرب تک پھیل گئیں۔ رومیوں نے اپنی وسیع سلطنت میں سڑکیں، پل اور آبی راستے یا پانی کے نال (پائپ) بنائے۔

شہنشاہ ٹائبیریئس (Tiberius) نے 14 سے 37ء تک حکومت کی۔ اس دوران میں رومی حکومت نے فلسطین میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو مصلوب کر دیا۔ یسوع کے کچھ پیروکاروں نے، جنھیں مسیحی کہا جاتا ہے، بعد میں روم میں ایک کمیونٹی قائم کی۔ پہلے پہل رومی مسیحی مذہب سے متفق نہیں تھے۔ انھوں نے بہت سے مسیحیوں کے ساتھ بدسلوکی کی اور انھیں قتل کیا۔ لیکن 312 عیسوی میں شہنشاہ قسطنطین اوّل خود مسیحی ہوگیا۔ مسیحیت بالآخر رومی سلطنت کا ریاستی مذہب بن گیا۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

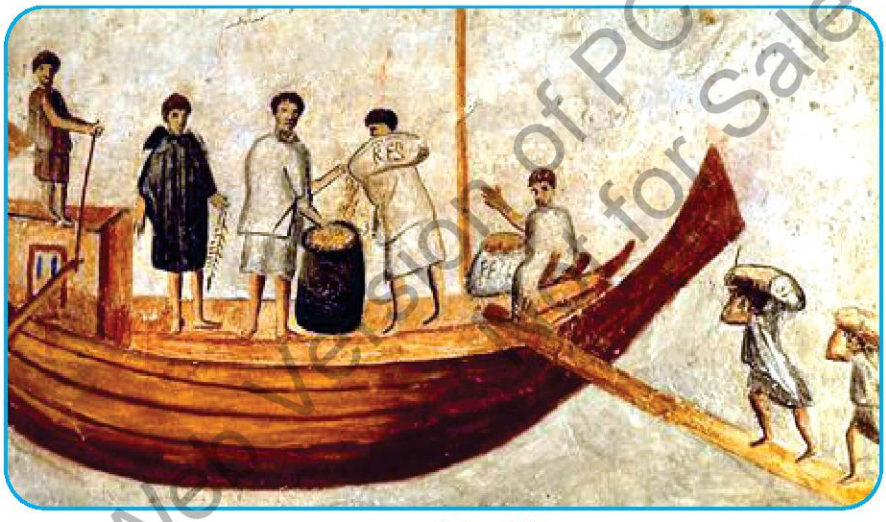
اس بات کا تجزیہ کریں کہ روم کس طرح اتنا خوشحال ہوا کہ فوج تیار کر سکے۔

مسیحیت کے زیرِ اثر قدیم روم کی ثقافت پورے یورپ میں پھیل گئی۔ اس کے نتیجے میں روم کی ثقافت آج بھی مغربی دنیا میں اثر رکھتی ہے۔ زیادہ تر مغربی ثقافت کی بنیاد قدیم روم سے ملتی ہے، خاص طور پر حکومت، انجینئرنگ، فنِ تعمیر، زبان اور ادب جیسے شعبوں میں۔

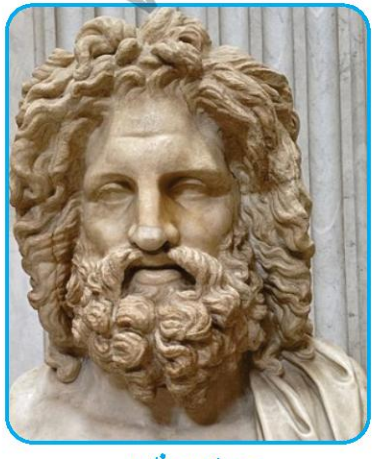
تجارت روم کے لیے سب سے اہم تھی۔ گندم مصر سے، قلعی برطانیہ سے، انگور گال سے وغیرہ۔ رومیوں نے عمدہ شہروں میں صوبائی دارالحکومت بنائے۔ اس چیز نے انھیں بربروں کے حملوں سے محفوظ رکھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- روم کی بنیاد اس کے پہلے بادشاہ روملس نے 753 قبل مسیح میں رکھی تھی۔ روملس کا ایک جڑواں بھائی تھا جس نام ریمس تھا۔ روم اگلے چند سو سال میں ایک امیر اور طاقتور شہر بن گیا۔



قدیم روم میں تجارت



سمندر کا دیوتا، نیپچون

رومی دیوتاؤں اور دیویوں پر یقین رکھتے تھے جو زندگی کے مختلف شعبوں پر حکمرانی کرتے تھے۔ مثال کے طور پر نیپچون سمندر کا دیوتا تھا اور رومی سمندر میں اپنی حفاظت کے لیے اس سے دعا مانگتے تھے۔

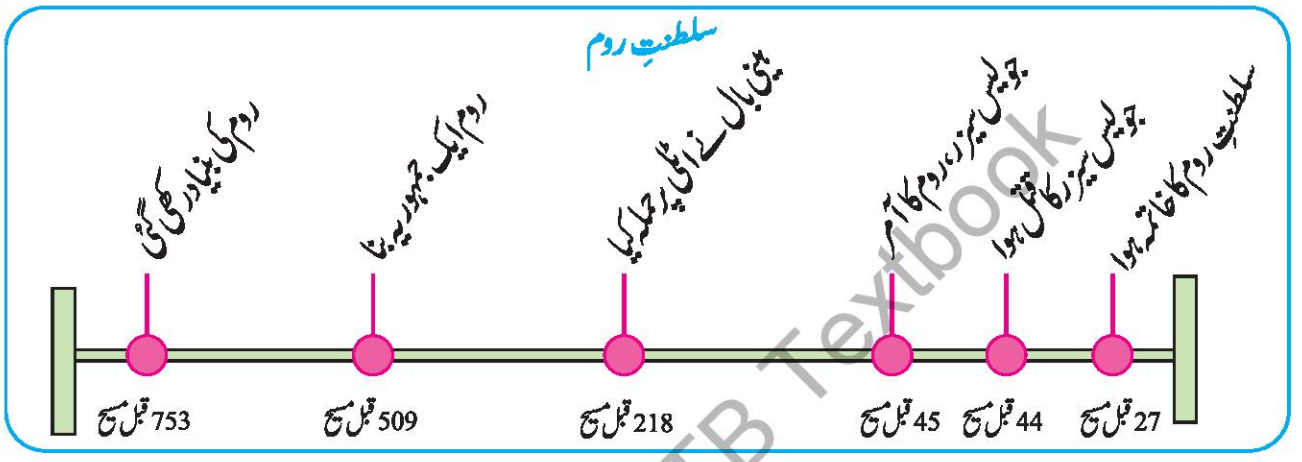
اپنی بڑی سلطنت کو کنٹرول کرنے کے لیے رومیوں نے قانون اور حکومت کے بارے میں اہم نظریات تشکیل دیے۔ انھوں نے اس وقت دنیا کی بہترین فوج تیار کی اور طاقت کے ذریعے سے حکومت کی۔ سلطنت کو صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر ایک کو گورنر کے علاوہ سول اور فوجی مدد حاصل تھی۔ بادشاہوں اور شہنشاہوں کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ جانشینی کا اصول تھا۔ بادشاہ کا بڑا بیٹا اقتدار سنبھال لیتا اگر وہ حکومت کرنے کے قابل ہوتا۔

Web Version of PCTB Textbook for Sale

روم کا زوال (Fall of Rome)

روم کا زوال عام طور پر مغربی رومی سلطنت کے زوال کو کہا جاتا ہے۔ اس کا زوال 476ء میں ہوا۔ مشرقی رومی سلطنت یا بازنطینی سلطنت، مشرقی یورپ کے کچھ حصوں پر مزید 1000 سال حکومت کرتی رہی۔

سلطنتِ روم (Roman Republic)



ایتھنز اور سپارٹا کے درمیان تعلقات (Relationship between Athens and Spartans)


ایتھنز بمقابلہ سپارٹا

جغرافیائی طور پر ایتھنز اور سپارٹا کے شہر ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں لیکن ان کی اقدار، طرزِ زندگی اور ثقافتیں بہت مختلف تھیں۔ ان میں بہت سے اختلافات تھے۔

قدیم یونان میں ایتھنز اور سپارٹا کے شہر شدید ترین حریف تھے۔ 431 قبل مسیح میں ایتھنز اور سپارٹا کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

ایتھنز ایک آزاد خیال معاشرہ تھا اور سپارٹا ایک قدامت پسند معاشرہ تھا۔ ایتھنز جمہوری تھا اور سپارٹا پر چند نامزد افراد کی حکومت تھی۔

یونانی اور رومن فنِ تعمیر کا موازانہ (Comparison between the Architecture of Greeks and Romans)



یونانی بڑی بڑی عمارات بناتے تھے جن کی بنیادی طور پر باہر سے آرائش کی جاتی تھی جب کہ اندرونی آرائش اتنی نہیں ہوتی تھی۔ دوسری طرف رومی اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ ان کی عمارات اندر باہر سے خوب صورت ہوں۔ مثال کے طور پر رومی اپنی عمارات کی خوب صورتی بڑھانے کے لیے قوس دار چھتیں، گنبد اور محرابیں بناتے تھے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale



سکندرِ اعظم

سکندرِ اعظم (Alexander the Great)

سکندرِ اعظم عظیم ترین فوجی جرنیلوں میں سے ایک تھا۔ وہ 356 قبل از مسیح میں پیلا میں پیدا ہوا جو مقدونیہ کا قدیم دارالحکومت تھا۔ سکندر مقدونیہ کے بادشاہ فلپ دوم کا بیٹا تھا۔ وہ بھی مقدونیہ کا بادشاہ تھا۔

سکندر جب 32 سال کی عمر میں مرا تو اُس کی حکومت ایسے علاقے پر تھی جو تین براعظموں اور تقریباً 2 ملین مربع میل پر محیط تھا۔ وہ اپنی آبائی ریاست مقدونیہ کا بادشاہ، یونان کا حکمران، فارس کا بادشاہ اور یہاں تک کہ مصری فرعون تھا۔ اس کے بڑے کارناموں کی وجہ سے اسے سکندرِ اعظم کہا جاتا تھا۔

سکندرِ اعظم کی ہندوستان فتح کرنے کی وجوہات (Reason for Alexander's Plans to Conquer India)

سکندرِ اعظم کی ہندوستانی مہم 327 قبل مسیح میں شروع ہوئی۔ سکندر ہندوستان کی دولت اور خوشحالی کی طرف متوجہ تھا۔ وہ ہندوستان تک اپنی حکمرانی کو وسعت دینے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ تجسس، مہم جوئی کی محبت اور فتح کے جذبے نے سکندر کو ہندوستان کی طرف کوچ کرنے کی ترغیب دی۔ ہندوستان کا وہ حصہ جس پر سکندر نے حملہ کیا اسے پنجاب یا پانچ دریاؤں کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس وقت اس پر ایک ہندوستانی راجا پورس کی حکومت تھی۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- تحقیق کریں کہ سکندرِ اعظم دنیا کو کیوں فتح کرنا چاہتا تھا۔

فارسی، یونانی اور رومن تہذیبوں کی خدمات

(Contributions of the Persian, Greek and Roman Civilizations to the World)

فارسی تہذیب کی خدمات (Persian Contribution)	یونانی تہذیب کی خدمات (Greek Contributions)	رومن تہذیب کی خدمات (Roman Contributions)
• فارسی تہذیب کے پھلنے پھولنے میں جدید دنیا میں سائنس، ادب، ریاضی اور فن کی شراکت ہے۔ • فارسی وہ پہلے لوگ تھے جنھوں نے افریقہ، ایشیا اور یورپ تین براعظموں کے درمیان رابطے کے باقاعدہ راستے قائم کیے۔ • انھوں نے بہت سی سڑکیں تعمیر کیں اور دنیا کی پہلی ڈاک سروس کا آغاز کیا۔ • فارسیوں نے ایک سلطنت قائم کی جو آج جدید دور کے ترکی سے بھارت تک پھیلی ہوئی تھی۔	• یونانیوں نے سائنس، ریاضی، فلسفہ، فلکیات اور طب میں اہم کردار ادا کیا۔ • ادب اور تھیٹر یونانی ثقافت کے اہم پہلو تھے اور جدید ڈراما پر اثر انداز ہوئے۔ • یونانی اپنے نفیس مجسموں اور فنِ تعمیر کے لیے جانے جاتے تھے۔ • قدیم یونانی فلسفے کا ایک اہم نکتہ علت اور تحقیق کا کردار تھا۔	• قدیم رومیوں نے متعدد عمارات جیسا کہ کلوزیم اور پینتھون تعمیر کیں۔ • انھوں نے قانون، فنِ تعمیر، ادب، سائنس اور ٹیکنالوجی میں اہم کردار ادا کیا۔ • انھوں نے رومی حروف تہجی بنائے اور سال کو بارہ مہینوں میں تقسیم کیا۔ • ہمارے موجودہ نظام میں رومی حکومت کے تصورات کو اٹھایا گیا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- متعلقہ کتابیں پڑھیں، فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کے فن اور ثقافت کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے لیے انٹرنیٹ پر تلاش کریں۔
- فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کے زوال کی وجوہات کا جائزہ لیں۔

اہم نکات (Important Points)

(1) فارسی سلطنت کی بنیاد سائرس اعظم نے 550 قبل مسیح میں رکھی تھی۔

(2) سائرس کی فوج نے 539 قبل مسیح میں بابل کی فوج کو شکست دی۔

(3) سائرس کے بیٹے کیمبیس نے 525 قبل مسیح میں مصری فوج پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا۔

(4) تقریباً 133 قبل مسیح میں روم بدامنی اور خانہ جنگی کے دور میں داخل ہوا۔

(5) سکندرِ اعظم نے 334 قبل مسیح میں سلطنت فارس پر اپنی فتح کا آغاز کیا۔

(6) سکندرِ اعظم نے 331 قبل مسیح میں سلطنت فارس کو فتح کیا۔

(7) اولمپک گیمز 19 ویں صدی کے آخر میں نئے انداز میں شروع ہوئے۔

(8) کلوزیم، روم کے مرکز میں ایک بہت بڑا ایمفی تھیٹر تھا۔

(9) رومی سلطنت کا زوال 476ء میں ہوا۔

(10) سکندرِ اعظم کی ہندوستانی مہم 327 قبل مسیح میں شروع ہوئی۔

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) فارسی سلطنت کی بنیاد 550 قبل مسیح میں رکھی:

(الف) اشوک اعظم نے (ب) سائرس اعظم نے (ج) دارا اعظم نے (د) سکندرِ اعظم نے

(ii) کلوزیم ایک بہت بڑا ایمفی تھیٹر تھا:

(الف) روم میں (ب) سپارٹا میں (ج) بابل میں (د) ایتھنز میں

(iii) اولمپک گیمز صدی کے آخر میں نئے انداز میں دوبارہ شروع ہوئے:

(الف) 17 ویں صدی (ب) 18 ویں صدی (ج) 19 ویں صدی (د) 20 ویں صدی

(iv) افلاطون کی اکیڈمی تھی:

(الف) تھیٹر (ب) ہاسٹل (ج) عدالت (د) اسکول

(v) 431 قبل مسیح میں ایتھنز اور ۔۔۔۔ کے مابین جنگ چھڑ گئی:

(الف) بابلی (ب) رومیوں (ج) فارسی (د) سپارٹا

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) فارسی تہذیب میں سائرس اعظم کون تھا؟

(ii) سکندرِ اعظم نے کب فارسی سلطنت پر فتح پانا شروع کی؟

(iii) قدیم یونانی تہذیب کی اصطلاح ''اگورا'' سے کیا مراد ہے؟

(iv) یونان کے دو اہم شہروں کے نام لکھیں۔

(v) اولمپک کھیل کیا ہیں؟

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیں۔

(i) فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کی تشکیل کا تجزیہ کریں۔

(ii) فارسی، یونانی اور رومی لوگوں کی سماجی اور سیاسی سرگرمیاں بیان کریں۔

(iii) یونانیوں اور رومیوں کے درمیان تعلقات پر ایک نوٹ لکھیں۔

(iv) سکندرِ اعظم کون تھا؟ اس کی تین اہم فتوحات درج کریں۔

(v) روم ایک جمہوریہ کے طور پر کیسے قائم ہوا؟ بیان کریں۔

(vi) فارسیوں، یونانیوں اور رومیوں کے فنِ تعمیر کا موازنہ کریں۔

سیکھنے کی سرگرمیاں

اساتذہ کے کرنے کے کام

(i) جدید دنیا میں فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کا مقام معلوم کرنے کے لیے نقشہ استعمال کریں

(ii) طالب علموں کو زبانی نوٹس دیں کہ یہ معلوم کریں کہ افلاطون، ارسطو اور سقراط آج بھی کیوں مشہور ہیں۔

(iii) روزمرہ کی زندگی کے کچھ معاملات اور فارسی، یونانی اور رومی تہذیب کے سماجی رسوم و رواج کو دریافت کرنے کے لیے ایک کلاس مباحثہ کریں۔

(iv) اس بات پر بحث کرنے کے لیے طلبہ کو ایک گروپ سرگرمی تفویض کریں کہ کس طرح سکندرِ اعظم نے مختلف جنگی حربوں کے ذریعے سے ایک وسیع علاقے کو فتح کیا۔

(v) فارسی، یونانی اور رومی تہذیبوں کے دور کی شناخت، میسوپوٹیمیا کے دور سے رومی سلطنت کے زوال تک کے لیے زمانی جدول استعمال کریں۔

(vi) یونانی اور رومن کے درمیان فن اور ثقافت میں مماثلت اور فرق کی وضاحت کے لیے ایک خاکہ استعمال کریں۔

تنقیدی سوچ کے حامل سوالات

(i) فارسی، یونانی اور رومی تہذیبیں اپنی سیاسی نظام اور اقدار میں کیسے مختلف تھیں؟

(ii) فارسی سلطنت یونانی تہذیب سے کیسے متاثر ہوئی؟

(iii) سلطنت فارس کن تین بڑی تہذیبوں میں پھیلی؟

(iv) فارسی اور یونانی تہذیبیں ایک جیسی کیسے تھیں؟

منصوبہ (پروجیکٹ)

قدیم یونانی تہذیب کے بارے میں مختلف تصاویر جمع کریں، انھیں چارٹ پر چسپاں کریں اور اپنے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

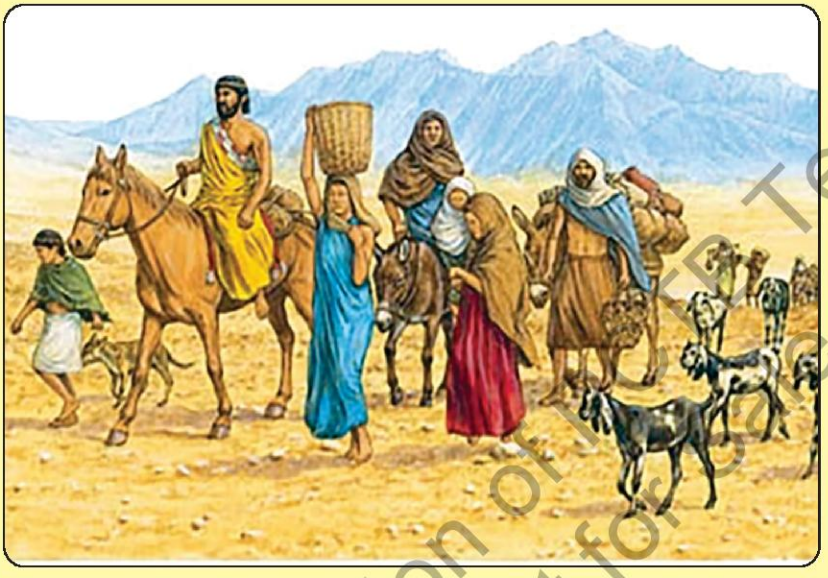
Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

باب سوم

آریائی، کشان اور گپت
(Aryans, Kushans and Guptas)

حاصلاتِ تعلیم

اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:



- آریائی باشندوں کی ابتدا (Origin) کا پتا لگا سکیں اور دریافت کر سکیں کہ وہ ہندوستان کیوں آئے۔
- آریاؤں کا سماجی ڈھانچا بیان کر سکیں۔
- بیان کر سکیں کہ موریا سلطنت کب اور کیسے قائم ہوئی۔
- اشوک کو موریا حکمران کے طور پر شناخت کر سکیں۔
- کشان سلطنت کے سب سے بڑے بادشاہ کی شناخت کر سکیں۔
- چندر گپت اوّل کی خدمات کی وضاحت کر سکیں۔

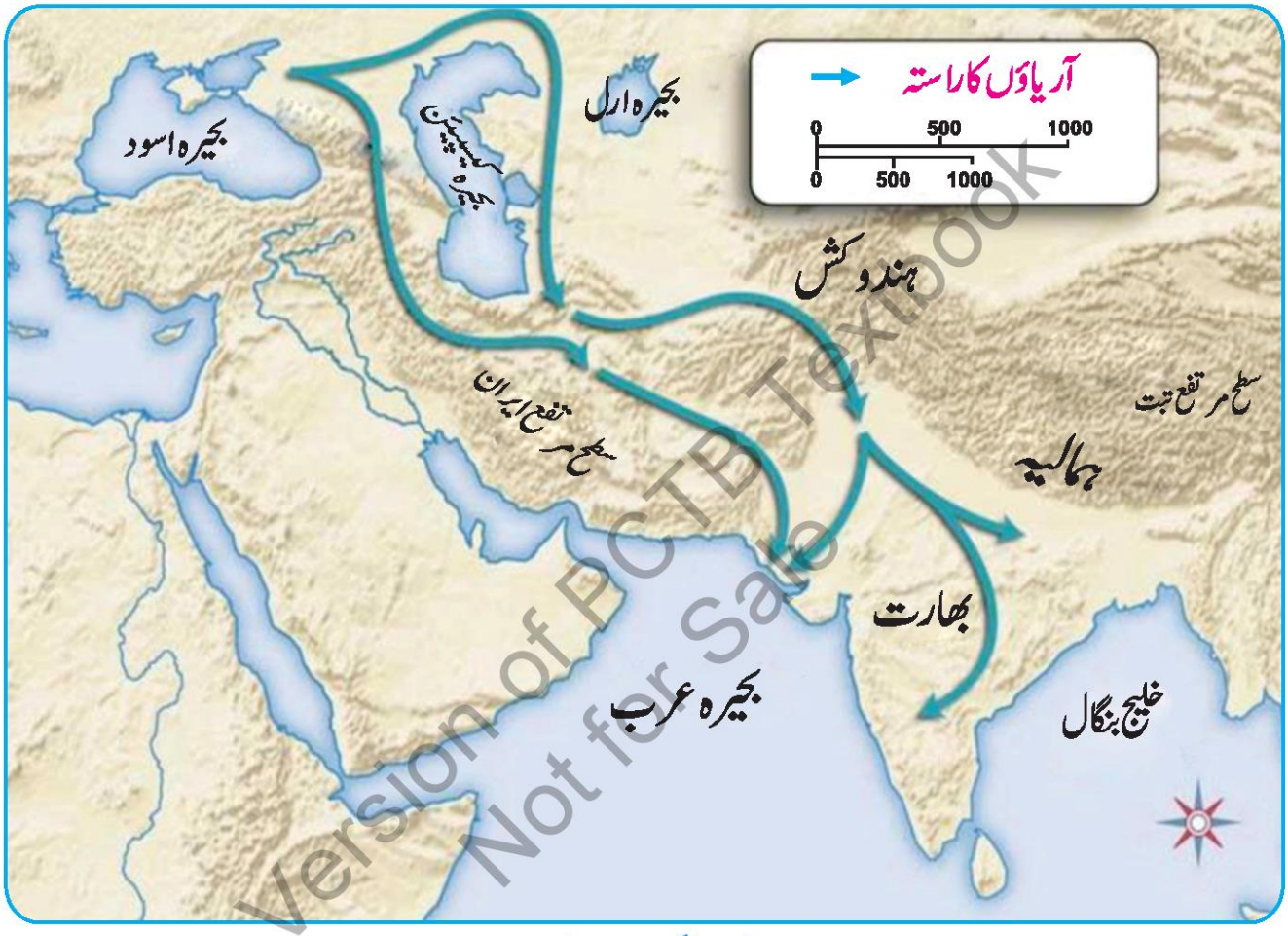




Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

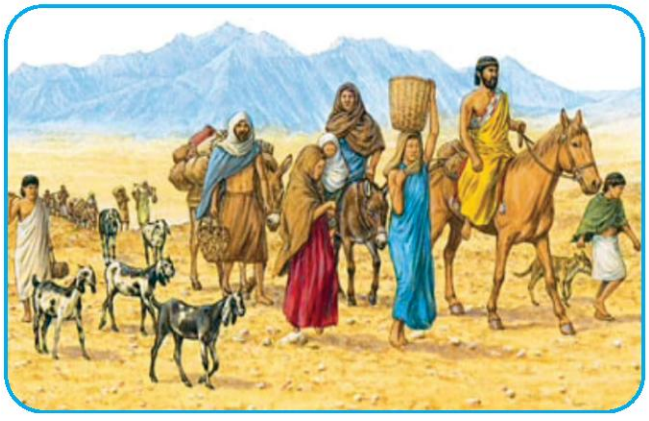
آریاؤں کی ابتدا (Origin of Aryans)

- وادیِ سندھ کی تہذیب کے زوال کے بعد ہندوستان میں ایک اور شان دار تہذیب پروان چڑھی۔ جو لوگ اس تہذیب کے ارتقا کے ذمہ دار تھے وہ خود کو آریائی کہتے تھے۔



آریاؤں کی ہندوستان میں آمد





آریاؤں کی ہندوستان میں آمد

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

- آرین ایک انگریزی لفظ ہے جو آریا کی اصطلاح سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے ''عالی نسب'' یا ''فرماں روا''۔ انیسویں صدی میں یہ اصطلاح اکثر استعمال ہوتی تھی۔ یہ اصطلاح ایک نسل کے لیے بھی استعمال کی گئی ہے، اصل میں ایک الگ آبادی کے معنی میں لی گئی۔
- آریائی وسطی ایشیا کے لوگوں کا ایک مہاجر گروہ تھا۔ انھوں نے اپنی شناخت ایک 'اعلیٰ نسل' کے طور پر کی۔
- انھوں نے اپنی ثقافت اور تہذیب کو پھیلانے کے لیے علاقے فتح کیے۔ وہ خود کو ایک آزاد، شریف اور مہذب لوگوں کے گروہ کے طور پر بیان کرتے تھے۔
- آریائی بالکل مختلف جسمانی اور ثقافتی خصوصیات پر مشتمل تھے۔ وہ سفید فام تھے۔
- ہندوستان میں آریائی ہجرت سے پہلے قدیم ہندوستان میں ایک انتہائی ترقی یافتہ تہذیب تھی جسے وادیِ سندھ کی تہذیب کے نام سے جانا جاتا تھا۔



کوہستانِ ہندوکش

- 1500 قبل از مسیح تک آریا ہجرت کر کے برصغیر پاک و ہند میں چلے آئے۔ وسطی ایشیا سے آنے والے خانہ بدوش، مویشی پالنے والوں کے اس بڑے گروہ نے ہندوکش پہاڑوں کو عبور کیا اور وادیِ سندھ کی تہذیب سے ربط قائم کیا۔ یہ ایک بڑی ہجرت تھی اور اسے یلغار کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔
- ایران اور افغانستان کی زبانوں کا تعلق قدیم آریائی زبان سے ہے۔ ہندوستان اور جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک کی بہت سی جدید زبانیں بھی آریاؤں کی طرف ہی سے آئی ہیں۔ یہ جنوبی ایشیا کی زبانیں اسی خاندان سے بنتی ہیں جسے زبانوں کا 'ہند آریائی خاندان' کہا جاتا ہے۔ آریاؤں کا خیال تھا کہ انھوں نے دنیا کے بیشتر بہترین نظریات اور ایجادات تیار کی ہیں۔
- آریائی معاشرہ اور نظام کافی حد تک تشکیل پا چکے تھے اور دریائے سندھ کے قریب انھوں نے جو زمین دریافت کی تھی وہ ان کے لیے لاجواب تھی۔ اس لیے انھوں نے یہاں آباد ہونے کا انتخاب کیا۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

ان وجوہات کو بیان کریں کہ کیوں آریا وادیِ سندھ کے لوگوں کو شکست دینے میں کامیاب ہوئے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- آریائی لمبی کمانوں، تیروں اور کانسی کی کلہاڑیوں سے لڑتے تھے۔ وہ رتھوں پر سوار ہو کر جنگ کے لیے نکلتے۔

آریاؤں کی ہندوستان آمد کیوں ہوئی؟ (Why did Aryan come to India?)

مؤرخین کے مطابق، کچھ نامعلوم وجوہات کی بنا پر، آریاؤں نے ہندوستان میں منتقل ہونے کا فیصلہ کیا۔ مزید کہا جاتا ہے کہ آریاؤں کی وسطی ایشیا سے ہندوستان کی طرف ہجرت کی وجہ تھی:

- گرتا ہوا درجہ حرارت (The falling temperature)
- خوراک اور پانی کی کمی (Shortage of food and water)
- سبز چراگاہوں کا خاتمہ (End of greener pastures)

کیا آپ جانتے ہیں؟

- درۂ خیبر افغانستان کی سرحد پر پاکستان کے صوبہ خیبر بختونخوا میں کوہ ہندوکش میں واقع ایک پہاڑی درہ ہے۔ یہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان ایک اہم راستہ ہے۔ یہ درہ، کابل کو پشاور سے ملاتا ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً 53 کلومیٹر ہے۔ یہ درہ تاریخی طور پر شمال مغرب سے برصغیر پاک و ہند پر حملوں کا گیٹ وے رہا ہے۔

آریا نیم خانہ بدوش تھے۔ درۂ خیبر وسطی اور جنوبی ایشیا کے درمیان پل بناتا ہے۔ یہ طویل عرصے سے دنیا کے اہم ترین تجارتی راستوں اور دفاعی اور فوجی مقامات میں سے ایک رہا ہے۔ سکندرِ اعظم نے 327 قبل مسیح میں ہندوستان پر قبضہ کرنے کی ناکام کوشش میں درہ خیبر سے اپنی فوج کو گزارا تھا۔ تقریباً ایک ہزار سال پہلے آریا درہ خیبر کے ذریعے سے ہندوستان میں آباد ہونے کے لیے ہجرت کر کے آئے۔ بعد میں یہ ریشم کی تجارت کے لیے ایک بنیادی راستہ بن گیا۔



درّہ خیبر

آریاؤں نے کئی مراحل میں ہندوستان کی طرف ہجرت کی۔ آریا وسطی ایشیا (نیز مشرقی یورپ، مغربی روس اور فارس) سے ہندوستان منتقل ہوئے۔ اس وقت سندھ کی تہذیب پہلے ہی تباہ ہو چکی تھی۔

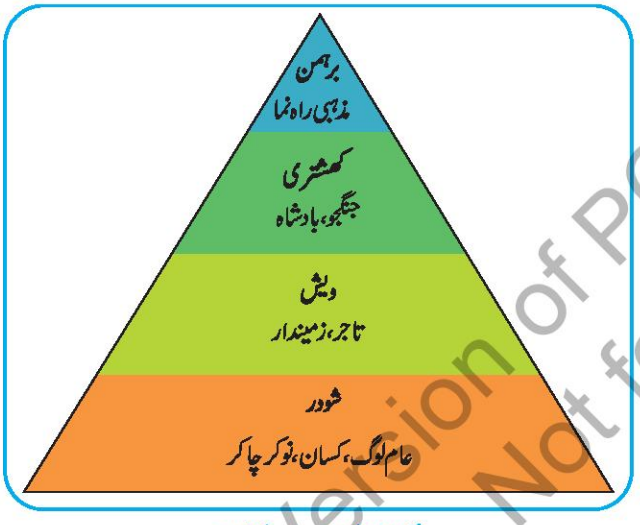
آریا اپنے ساتھ اپنی زبان، مذہبی عقائد اور سماجی نظام لے کر آئے۔ وہ ایک ہندیورپی زبان بولتے تھے جسے سنسکرت کہا جاتا تھا۔ انگریزی، جرمن، فارسی، ہسپانوی اور فرانسیسی کچھ ایسی زبانیں ہیں جو ہندیورپی زبان پر مبنی ہیں۔

Web Version PCTB Textbook Not for Sale

آریاؤں کے مقامی تہذیب پر اثرات (Aryans Impact on the Local Civilization)

- آریاؤں کی ثقافت بہت اعلیٰ تھی۔ جس کے اثرات آج تک ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ گھر کا سربراہ بنیادی طور پر تجارت، صنعت کاری یا کھیتی باڑی کرتا تھا۔
- آریائی معاشرہ پدرانہ تھا اور مرد کو بہت اہمیت دی جاتی تھی اس لیے آریاؤں کے دیوتاؤں کی اکثریت مرد تھی۔
- آریائی تہذیب میں عورتیں عموماً گھر کے کام کرتی تھیں اور وہ بُننے میں بہت ماہر ہوتی تھیں۔
- آریائی لوگ بیل گاڑیوں کے استعمال کے ذریعے سے بھاری نقل وحمل کا بہت علم رکھتے تھے۔
- وہ عموماً رتھ، آلات اور ہتھیار بنانے میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔
- وہ جنگ کے لیے گھوڑوں کے رتھوں (پہیوں والی گاڑی) کو استعمال کرنے کے فن میں مہارت حاصل کر چکے تھے۔

آریاؤں کا سماجی ڈھانچا (Social Structure of Aryasn)



آریاؤں کا ذات پات کا نظام

آریاؤں نے سماجی طبقات کا ایک نظام تیار کیا جسے ذات پات کے نظام سے جانا جاتا ہے۔ ذات پات کے اس نظام کے تحت آریاؤں نے لوگوں کو ان کی سماجی حیثیت کے مطابق چار ذاتوں یا گروہوں میں تقسیم کیا۔ سماجی حیثیت سے یہ چار ذاتیں تھیں:

(1) برہمن (پادری اور عالم) (Brahmins)

(2) کھشتری (بادشاہ، گورنر اور جنگجو) (Kshatriyas)

(3) ویش (مویشی چرانے والے کاشت کار، کاری گر اور سوداگر) (Vaishyas)

(4) شودر (مزدور اور خدمت فراہم کرنے والے) (Shudras)

ذات پات کا نظام قدیم ہندوستان میں زندگی کا ایک بہت اہم پہلو تھا۔ لوگ زندگی بھر کے لیے اپنی ذات میں پیدا ہوتے تھے۔ ان کی ذات کی رکنیت ان کے کام کا تعین کرتی تھی، وہ مرد یا عورت جس سے وہ شادی کر سکتے تھے اور وہ لوگ جن کے ساتھ وہ کھا سکتے تھے۔ چار بنیادی ذاتیں تھیں:

(1) برہمن (The Brahmins)

آریائی ذات پات کے نظام میں سب سے اعلیٰ ذات برہمنوں کی تھی۔ برہمن پجاری، عالم، جج، اساتذہ اور زمیندار ہوتے تھے اور خیال کیا جاتا تھا کہ وہ دھرم یا روحانی قوانین کو سمجھتے ہیں جو کائنات پر حکمرانی کرتے ہیں۔ ان میں بہت سے لوگ باقی سماج سے الگ مندروں میں رہتے تھے۔ وہ کامل پاکیزگی کے لیے سخت قوانین کی پیروی کرتے تھے اور اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مذہب کے مطالعہ اور تعلیم میں صرف کرتے تھے۔

(2) کھشتری (The Kshatriyas)

دوسری ذات میں کھشتری شامل تھے جو حکمران اور جنگجو تھے۔ وہ روزمرہ کے فیصلے کرتے اور حکومت چلاتے تھے۔ وہ بادشاہ، جرنیل، سپاہی اور ان کے خاندان تھے۔ پورا معاشرہ راہ نمائی اور تحفظ کے لیے ان پر اعتماد کرتا تھا اور ان سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ برہمنوں سے مذہب سیکھیں اور پاکیزگی کے

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

اعلیٰ معیار کو برقرار رکھیں۔



برہمن　　کھشتری　　ویش　　شودر

(3) ویش (The Vaishyas)

تیسری ذات کاشت کاروں، کسانوں اور تاجروں کی تھی جنھیں ویش کہا جاتا تھا۔ کبھی کبھی ویش کو چھوٹے دیہات میں کچھ قائدانہ عہدے حاصل ہوتے تھے۔ یہ ایک عملی ذات تھی جو دستکاروں، تاجروں، دکان داروں اور کسانوں پر مشتمل تھی۔ ان کے ذمے خوراک اگانے اور معاشرے کی معیشت کو اچھے طریقے سے چلانے کے اہم کام تھے۔

(4) شودر (The Shudras)

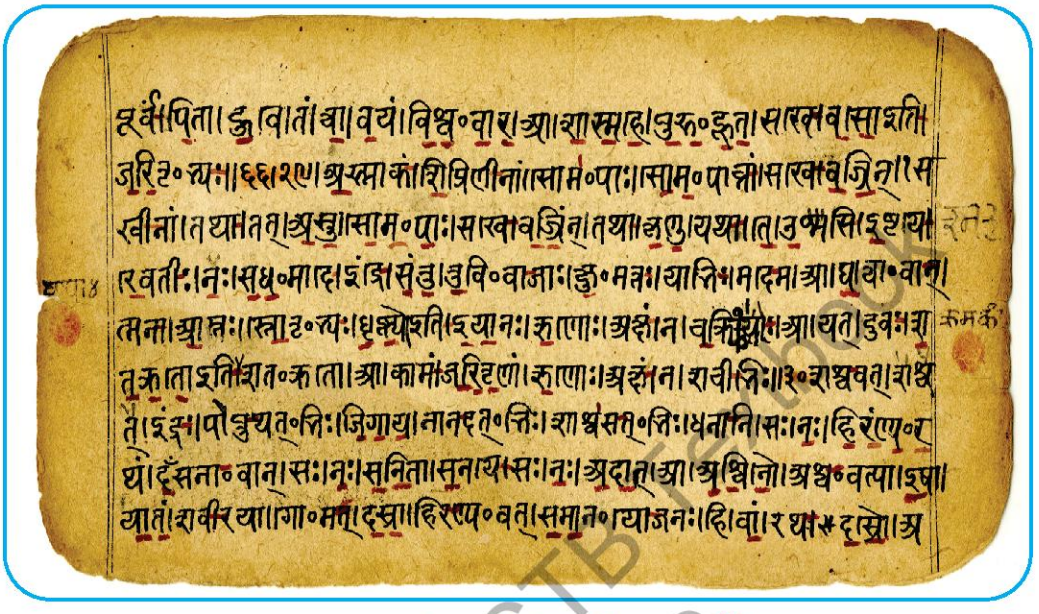
آخری ذات مزدوروں کی تھی جسے شودر کہا جاتا تھا۔ وہ اعلیٰ ذاتوں کے لوگوں کی ملکیت والے کھیتوں پر کام کرتے تھے۔ دیگر تین ذاتوں کے برعکس شودر خون کے اعتبار سے آریائی نہیں تھے۔ اس لیے وہ برہمنوں، کھشتریوں اور ویشوں کے لیے نوکر اور مزدور تھے۔

آریاؤں کے مذہبی عقائد کا نظام (Religious Belief System of the Aryans)

- آریاؤں کا مذہب بہت سادہ تھا۔ جنوبی ایشیا میں پہنچنے کے بعد انھوں نے مقامی لوگوں کے کچھ عقائد بھی قبول کر لیے۔
- وہ کسی بھی چیز کو دیوتا سمجھ کر پوجا کرنے لگتے۔
- ان کی مذہبی کتابوں ویدوں میں سینکڑوں دیوتاؤں کا ذکر ملتا ہے۔ وید چار ہیں رگ وید، سماوید، یجر وید، اور اتھر وید۔
- مختلف دیوتا جیسے سورج، ستارے، آگ، پانی اور زمین وغیرہ اُن کے مشہور دیوتا تھے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- ان کے پاس مذہبی رسومات ادا کرنے کے لیے کوئی عمارت نہیں ہوتی تھی اس لیے وہ کھلی جگہ پر عبادت کرتے تھے۔
- وہ اپنے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے گوشت، دال، دودھ اور دیگر اشیا کی قربانی دیتے تھے۔



سنسکرت زبان میں رگ وید کا ایک اقتباس (انیسویں صدی عیسوی)

دیوتا اور ان کے کردار (gods and their Roles)

•	اندرا (Indra)	بارش، گرج اور طوفان لاتا ہے۔
•	اگنی (Agni)	دیوتاؤں اور مردوں کے درمیان ثالث
•	ورونا (Varuna)	فطری احکامات کا پاسبان
•	سوما (Soma)	مقدس مشروب
•	پرتھوی (Prithvi)	زمین کی دیوی
•	ادیتی (Aditi)	ابدیت کی دیوی
•	اوشا (Usha)	طلوعِ سحر کی دیوی
•	ساوتری (Savitri)	سورج کی دیوی

آریاؤں کا معاشی ڈھانچا (Economic System of the Aryans)

- خاندان کو سماجی اور سیاسی اکائی سمجھا جاتا تھا۔ یہ ابتدائی آریاؤں کی سماجی زندگی کا مرکز تھا۔ باپ خاندان کا سربراہ ہوتا تھا۔
- آریا مشترکہ خاندان رکھتے تھے۔ وہ سبزیاں اور جانوروں کا گوشت کھاتے تھے۔ چاول، جو، پھلیاں اور تل ان کی اہم خوراک تھے۔
- وہ پھلوں کے ساتھ روٹی، کیک، دودھ، گھی، مکھن اور دہی بھی کھاتے تھے۔ مچھلی، پرندے، بکرے، مینڈھے اور بیل ان کے کھانے کے لیے ذبح کیے جاتے تھے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

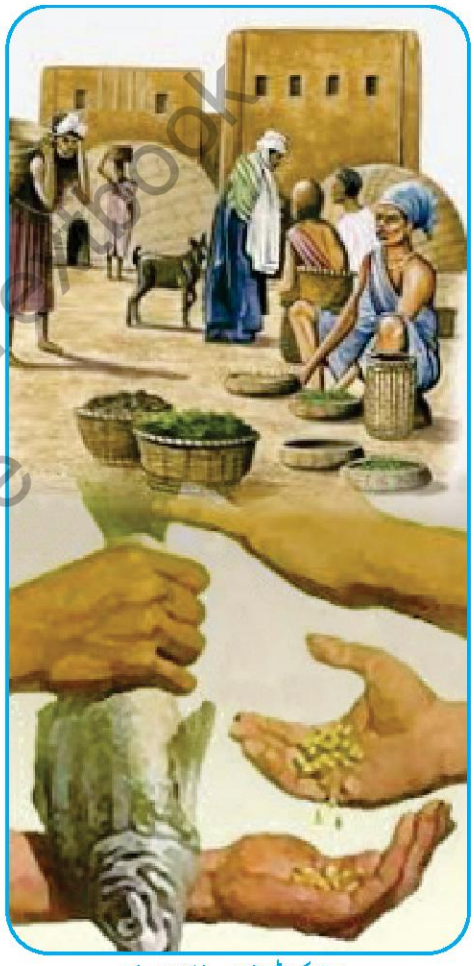
- لوگوں کا بنیادی پیشہ مویشی پالنا تھا اور ان کی دولت کو مویشیوں کی تعداد سے شمار کیا جاتا تھا۔
- وہ جنگلات کا صفایا کر کے کھیتی باڑی کرتے تھے۔
- استعمال ہونے والی دھاتیں تانبا، لوہا اور کانسی تھیں۔
- بہت کم لوگ سنار، کمھار، جولاہے اور بڑھئی کے طور پر کام کرتے تھے۔
- لین دین کے لیے نشکا نامی سونے کے سکے استعمال ہوتے تھے۔



آریاؤں کی ہنرکاری اور صنعت کاری



قدیم سکے

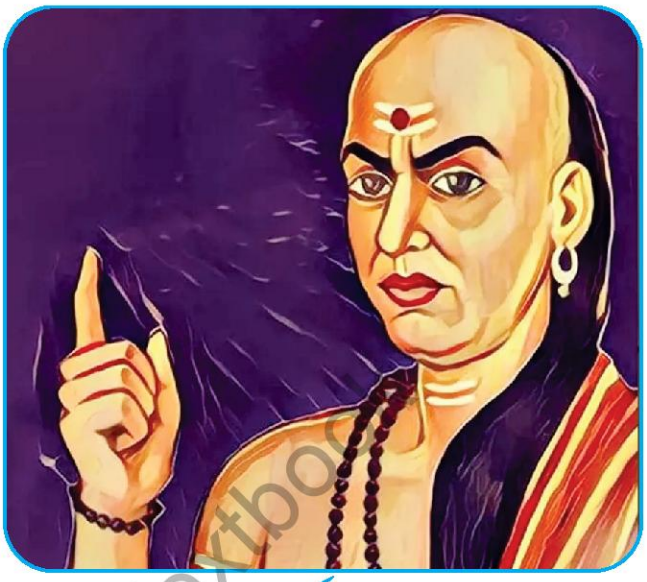


بارٹر سسٹم (تبادلے کا نظام)

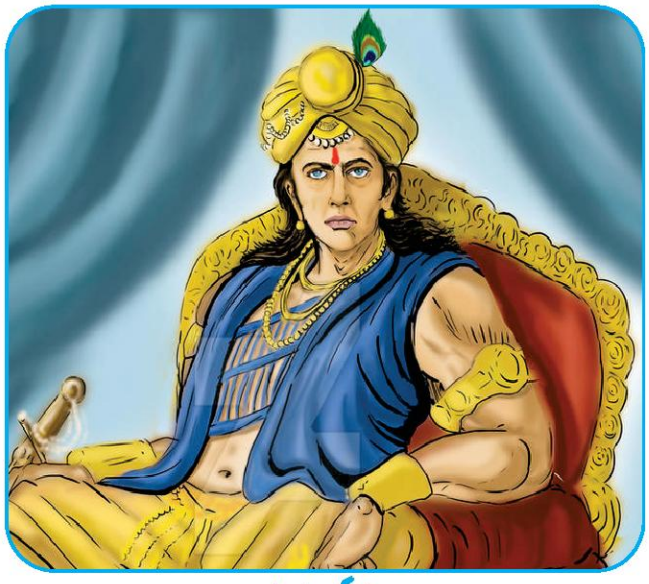
موریا سلطنت (Mauryan Empire)

- موریا سلطنت ہندوستان کی تاریخ میں 321 قبل مسیح سے 185 قبل مسیح تک کی پہلی بڑی سلطنت تھی۔
- چندر گپت موریا نے نندا خاندان کا تختہ الٹ کر موریا سلطنت قائم کی اور اپنے شاہی مشیر چانکیہ کی مدد سے سلطنت کو وسعت دی۔
- 316 قبل مسیح تک، موریا سلطنت نے سکندرِ اعظم کے مقرر کیے گئے گورنروں کو شکست دے کر ہندوستان کے شمال مغربی حصوں پر مکمل قبضہ کر لیا۔ چندر گپت موریا نے سیلوسڈ سلطنت کے بانی سیلیوکس اول کو شکست دی۔ اس نے دریائے سندھ سے آگے کے علاقے حاصل کر لیے۔
- چندر گپت موریا کے بعد اس کا بیٹا بندوسار 297 قبل مسیح سے حکومت کرنے لگا۔
- بندوسار نے ہندوستان کے جنوبی حصوں کو فتح کیا۔ اس کی موت کے بعد صرف کالنگاہ (جدید اڑیسہ) اور تامل ناڈو کے کچھ حصے فتح ہونے سے رہ گئے تھے۔

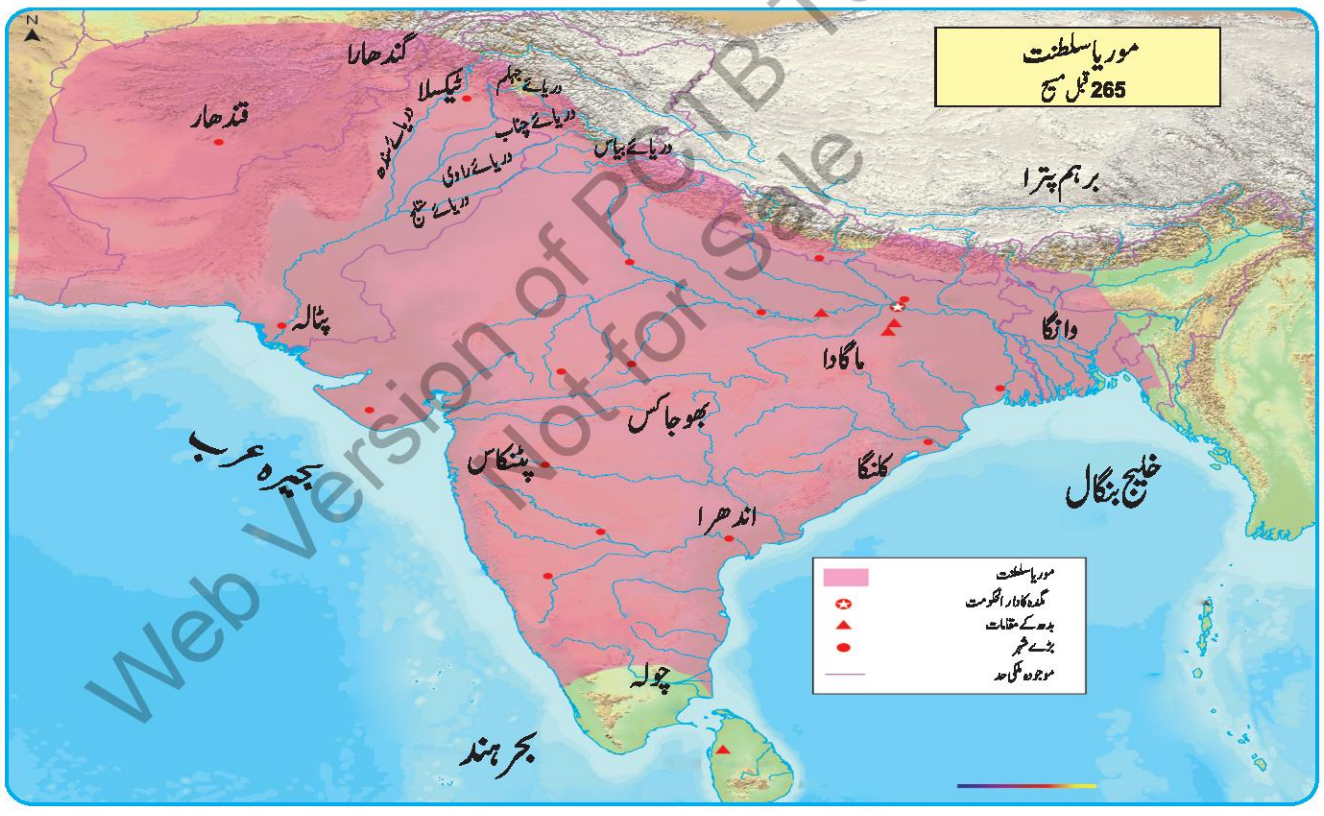
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale



چانکیہ



چندر گپت موریا



سلطنت موریا خاندان کی تخمینی تاریخیں (Approximate Dates of Mauryan Empire)

بادشاہ	دورِ حکومت کا آغاز	دورِ حکومت کا اختتام
چندر گپت موریا	321 قبل از مسیح	298 قبل از مسیح
بندوسار	297 قبل از مسیح	272 قبل از مسیح
اشوکِ اعظم	268 قبل از مسیح	232 قبل از مسیح

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

دسرتھ	232 قبل از مسیح	224 قبل از مسیح
سمپرتی	224 قبل از مسیح	215 قبل از مسیح
سالیسوکا	215 قبل از مسیح	202 قبل از مسیح
دیوورمن	202 قبل از مسیح	195 قبل از مسیح
ستدھانوان	195 قبل از مسیح	187 قبل از مسیح
برتھادرتھ	187 قبل از مسیح	185 قبل از مسیح

بادشاہ اشوک، سلطنت کا سنہری دور (King Ashoka, Golden Age of the Empire)



اشوک اعظم

- بندوسار کا بیٹا بادشاہ اشوک، 268 قبل مسیح میں موریا سلطنت کا شہنشاہ بنا۔
- اشوک اعظم، برصغیر پاک و ہند کے عظیم شہنشاؤں میں سے ایک تھا۔
- تخت نشینی کے بعد اشوک نے اگلے آٹھ سال میں ایران، فارس اور افغانستان کے علاقوں میں اپنی سلطنت کو وسعت دی۔ کالنگاہ کی جنگ نے اس کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدل دی۔
- کالنگاہ ایک ثروت منداور زرخیز زمین تھی اور یہ واحد سرزمین جو فتح ہونے سے رہ گئی تھی۔
- کالنگاہ کے لوگوں نے اشوک کی حکمرانی کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا، تاہم وہ اشوک کی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں ہزاروں فوجیوں نے اپنی جانیں گنوائیں اور اپنے دفاع کے لیے کھڑے ہونے والے بہت سے شہریوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔
- اپنی فتح کے بعد، اشوک نے میدان میں چلتے ہوئے جلے ہوئے مکانات اور بکھری ہوئی لاشیں دیکھیں جس سے وہ اداس ہو گیا۔
- یہ وہ جنگ تھی جس نے اشوک اعظم کا ذہن بدل دیا۔
- اشوک نے اپنی باقی زندگی عوامی خدمات کے لیے وقف کر دی۔ اس جنگ کے بعد وہ بدھ مت کا پیروکار بن گیا۔
- بادشاہ اشوک نے اپنی سلطنت میں بہت سی پتھر کی تختیاں اور سٹوپا بنائے۔
- ہندوستان کا موجودہ سرکاری نشان (Emblem) اس کی چٹان کے ستونوں سے لیا گیا تھا۔

اشوکِ اعظم کا بدھ مت اپنانا (Ashoka the Great, Adopted Buddhism)

- اشوک اعظم نے اس کے فوراً بعد بدھ مت کو اپنا لیا اور محبت، امن اور رحم دلی کے پیغام کو قبول کیا جو مہاتما بدھ نے سکھایا تھا۔
- اس نے بدھ مت کو اپنا ریاستی مذہب بنایا اور اپنی سلطنت کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر حصوں میں بھی اس کی تبلیغ کی۔
- اس نے ہزاروں سٹوپا اور بدھ مت کے مندر بنوائے جو آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔
- اشوک نے اپنی باقی زندگی عدم تشدد کی پالیسی پر عمل کیا۔
- اشوک نے بہت سی یونیورسٹیاں، تجارت اور زراعت کے لیے آبی گزرگاہیں اور آبپاشی کے نظام بنائے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale



بدھ مت تعمیرات



اشوکا کا مینار



ویہارا (بدھ مت کا مندر)



سٹوپا

- وہ اپنی رعایا کے ساتھ مساوی سلوک کرتا تھا چاہے ان کا مذہب، سیاست اور ذات کچھ بھی ہو۔ اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے جانوروں کے لیے ہسپتال بھی بنوائے اور اُس نے ہندوستان بھر میں بڑی سڑکوں کی مرمت و آرائش بھی کی۔
- 40 سال کی حکمرانی کے بعد 72 سال کی عمر میں 232 قبل از مسیح میں اشوک نے آخری سانس لی۔ اس نے پیچھے ایک قابل حکمران، قانون ساز، ہیرو، راہب اور عظیم مبلغ کی حیثیت سے میراث چھوڑی۔

زوال (Decline)

232 قبل مسیح میں اشوک کی وفات کے بعد سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ اس کی موت کے بعد سلطنت صرف پچاس سال قائم رہی۔ برتھادرتھ موریہ آخری موریا شہنشاہ کو اس کے جنرل پشیامتر اشونگا نے قتل کر دیا جس نے 185 قبل مسیح میں شونگا سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- موریا سلطنت کے اختتام کی وجوہات تلاش کریں۔
- اس بات کا جائزہ لیں کہ اشوک کو قدیم ہندوستان کے حکمران کے طور پر ایک طویل عرصے تک کیوں نہیں جانا جاتا تھا۔
- اشوک اعظم کا موازنہ دوسرے موریا حکمرانوں سے کریں۔
- اشوک کی چند خدمات کا ایک عظیم بادشاہ کے طور پر جائزہ لیں۔
- موریا اور نندا بادشاہوں کے درمیان فرق بیان کریں۔
- موریا سلطنت کے انتظامی ڈھانچا کی جانچ کریں جو بنگال سے افغانستان تک پھیلی ہوئی وسیع سلطنت کے امور چلانے کے لیے اپناتے تھے۔

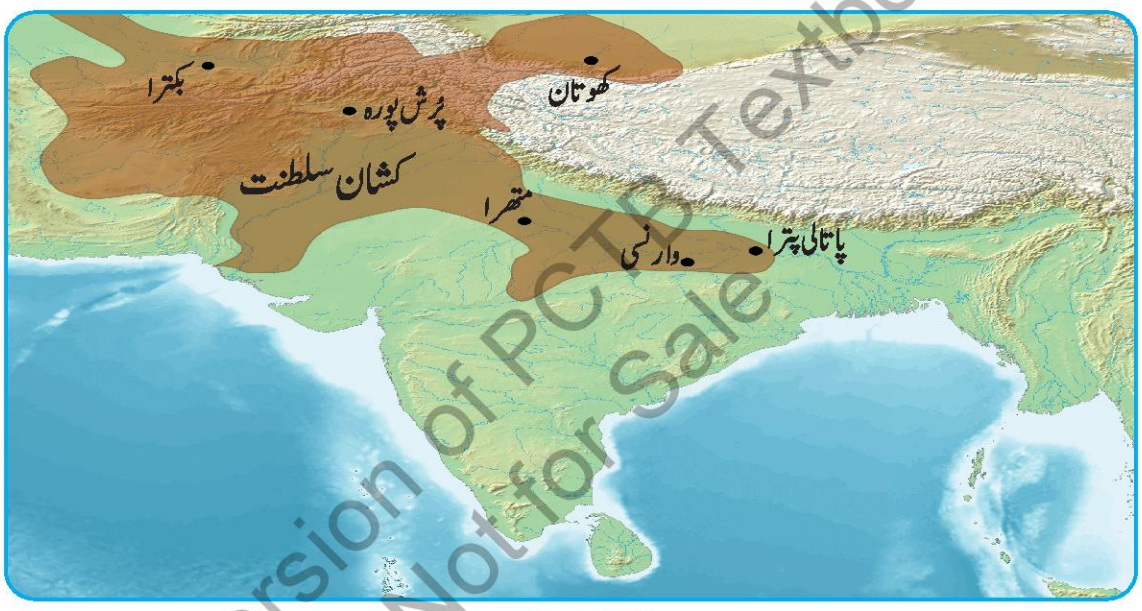
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

کشان سلطنت (The Kushan Empire)

کشان سلطنت پہلی صدی عیسوی کے آغاز میں قائم ہوئی۔ یہ جنوب مشرقی افغانستان اور شمال مغربی ہندوستان پر مشتمل تھی۔ کشان ایک خانہ بدوش لوگ تھے جو وسط ایشیا کے مشرقی حصے میں رہتے تھے۔ کجولا کدفیسس (کدفیس اوّل) نے کشان سلطنت کی بنیاد رکھی۔ کشان تحریک کو ہندوستان میں ماضی میں پہلی صدی عیسوی میں کدفیس اوّل کے وقت میں دیکھا جا سکتا ہے۔

کدفیسس اوّل (Kadphises-1) (30-90ء)

کجولا کدفیسس نے ہندوستان میں کشان سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس نے کابل، قندھار اور افغانستان پر اپنی بالادستی قائم کی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ویما تکتو (90-113 عیسوی) تھا جس نے سلطنت کو شمال مغربی ہندوستان تک وسعت دی۔



نقشہ: کشان سلطنت

ویما کدفیسس (Vima Kadphises) (113-127ء)



کنشک

ویما کدفیسس کنشک کا باپ تھا۔ اس نے بڑی تعداد میں سونے کے سکے جاری کیے۔ اس دور سے ملنے والے رومی سونے کے سکوں کی ایک بڑی تعداد اس وقت ہندوستان کی خوشحالی اور رومیوں کے ساتھ بڑھتی ہوئی تجارت کی نشان دہی کرتی ہے۔

کنشک (Kanishka) (127-151ء)

کنشک کشان خاندان کا سب سے بڑا بادشاہ تھا۔ وہ ویما کدفیسس کا بیٹا تھا۔ اس کی سلطنت میں افغانستان، سندھ کے کچھ حصے، پنجاب، بنگال اور کشمیر شامل تھے۔ اس کی سلطنت میں ازبکستان اور تاجکستان کے حصے بھی شامل تھے۔ ان کا مرکزی دارالحکومت پشاور تھا۔

کشان کے کارنامے (Achievements of Kushans)

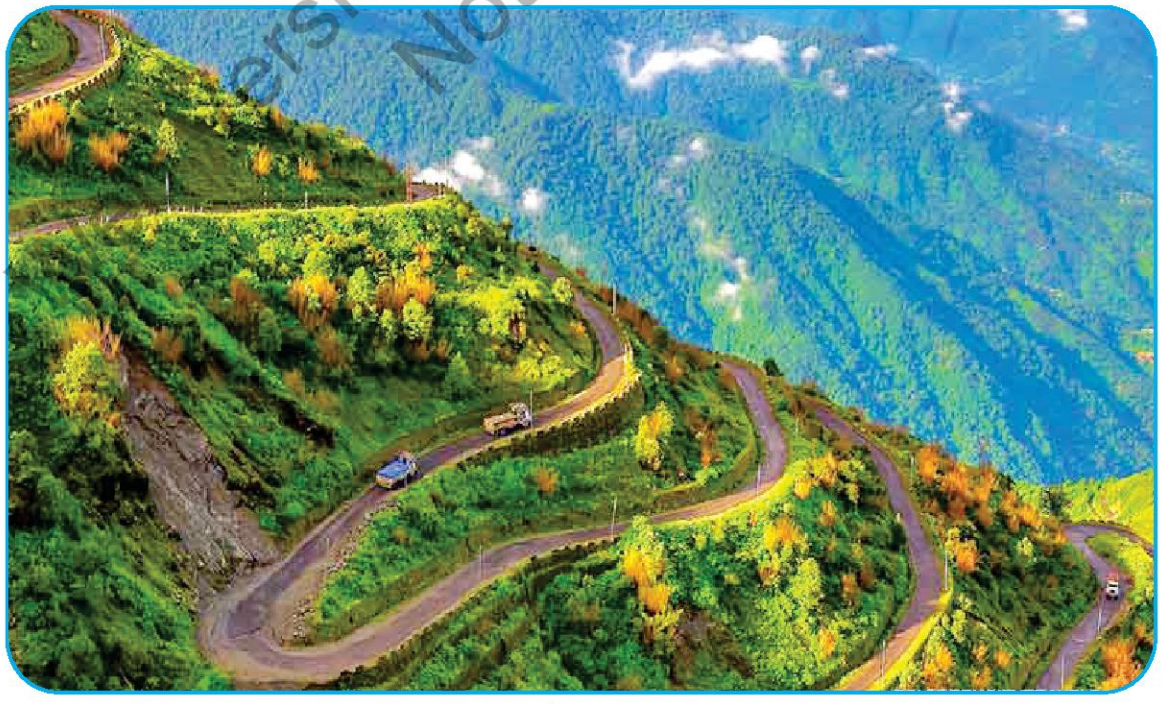
- کشان کے زمانے میں، رومی سلطنت، ساسانی فارس، اکسومائٹ سلطنت اور ہن چین کے ساتھ سفارتی روابط بہتر ہوئے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale



کنشک اوّل کے دورِ حکومت کے طلائی سکّے

- کشان نے بحرِ ہند کی سمندری تجارت کو وادی سندھ کے راستے شاہراہ ریشم کی تجارت سے جوڑ دیا۔
- انھوں نے سونے کے سکّے متعارف کروائے۔
- انھوں نے درہ خنجراب کے راستے کو تحفظ دیا۔ انھوں نے بدھ مت کو چین تک پھیلانے میں بھی سہولت فراہم کی۔
- خیال کیا جاتا ہے کہ کشان بنیادی طور پر زرتشتی مذہب کے پیروکار تھے جو دنیا کے ایک خدا کو ماننے والے قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے۔ کشان نے بدھ ثقافت کے پہلوؤں کو بھی اپنایا اور مصریوں کی طرح یونانی ثقافت کو بھی اپنایا۔
- ہندوستان اور چین، ہندوستان اور رومی سلطنت کے درمیان تجارت کو فروغ ملا۔
- کشان نے شاہراہ ریشم کے بڑے حصوں کو کنٹرول کیا جس کی وجہ سے چین میں بدھ مت کی تبلیغ ہوئی۔ اسی دوران میں بدھ مت کوریا اور جاپان میں بھی پھیلنا شروع ہوا۔
- کشان کے زمانے میں، فن کے تین الگ سکولوں نے ترقی کی۔ شمال مغربی ہندوستان میں گندھارا سکول، آندھرا میں امراوتی سکول اور گنگا کی وادی میں متھرا سکول۔
- کشان بادشاہوں کی سرپرستی میں بہت سے برج، عبادت گاہیں، قصبے اور خوبصورت مجسمے بنائے گئے۔
- اس دور میں سنسکرت ادب کا فروغ شروع ہوا۔
- کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی تاریخ میں کشان کا دور گپتا کے سنہری دور کا پیش خیمہ تھا۔



شاہراہ ریشم

Not for Sale Version of PCTB Textbook

کشان سلطنت کا زمانی جدول (Kushan Empire Timeline)

شہنشاہ	دور حکومت کی شروعات	دور حکومت کا اختتام
کجولا کدفیسس	30ء	90ء
ویما تکتو	90ء	113ء
ویما کدفیسس	113ء	127ء
کنشک اوّل	127ء	151ء
ہوشکا	151ء	190ء
واسودیو اوّل	190ء	230ء
کنشک دوم	230ء	247ء
وسشکا	247ء	267ء
کنشک سوم	267ء	270ء
واسودیو دوم	270ء	300ء
ماہی	300ء	305ء
شاکا	305ء	335ء
کپوناڈا	335ء	350ء

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

خاتمہ (Decline)

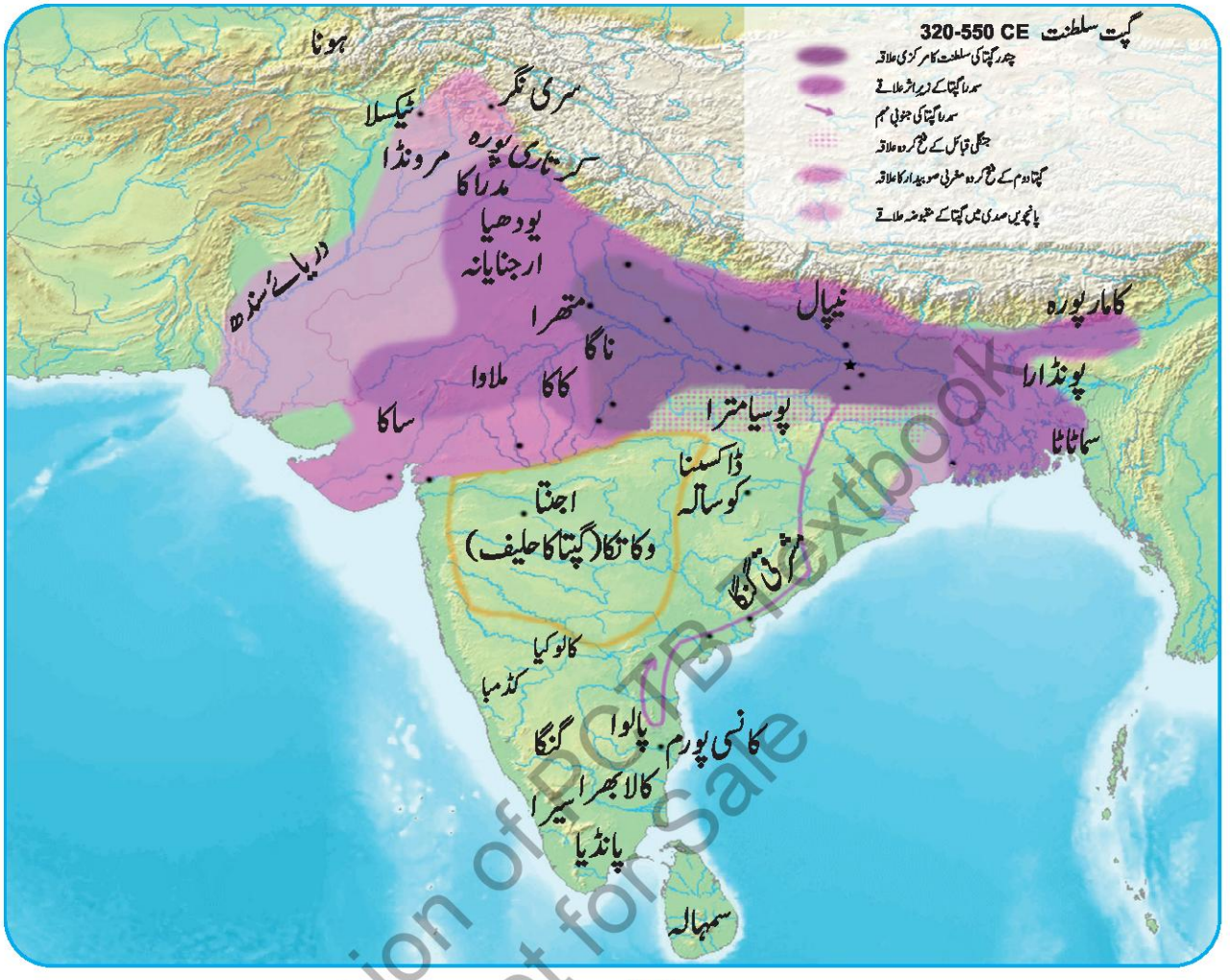
225 عیسوی کے بعد، کشان سلطنت کا مغربی نصف حصّہ اس کے ہاتھ سے جاتا رہا، جسے فارس کی ساسانی سلطنت نے فتح کر لیا اور مشرقی نصف حصّہ پنجاب میں اس کے دارالحکومت کے ساتھ گپت خاندان کے قبضے میں آ گیا۔ کشان سلطنت کا خاتمہ 350ء کے قریب ہوا۔

گپت سلطنت (The Gupta Empire)

چوتھی صدی کے آغاز میں گپت کی ایک طاقتور اور متحد مرکزی سلطنت نمودار ہوئی جس نے ایک بار پھر پورے برصغیر کو متحد کر دیا۔ یہ تقریباً 320ء سے 550ء تک قائم رہی۔ اس سلطنت کی بنیاد چندر گپت اوّل نے رکھی تھی۔

چندر گپت اول (Chandragupta-I) (320-335ء)

چندر گپت اول نے خوشحالی اور ترقی کا دور شروع کیا۔ اس نے گپت سلطنت کی تیزی سے توسیع شروع کی اور جلد ہی خود کو سلطنت کے پہلے حکمران کے طور پر متعارف کرایا۔ اس کے دورِ حکومت کے اختتام سے پہلے ہی گپت سلطنت کی حدود الہ آباد تک پھیل چکی تھیں۔



نقشہ گپت سلطنت

سمدر گپت (Samudragupta) (335-375ء)

سمدر گپت چندر گپت اوّل کا بیٹا تھا۔ اس نے مملکت کی ترقی کو جاری رکھا۔ بقیہ شمالی ہندوستان کو فتح کرنے کے بعد، سمدر گپت نے جنوبی ہندوستان کا رخ کیا۔ اس نے اپنی جنوبی مہم کے اختتام تک جنوبی ہند کا ایک حصّہ اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے دور میں گپت سلطنت ہمالیہ سے دریائے برہم پتر اتک پھیلی ہوئی تھی۔

چندر گپت۔دوم (Chandragpta-II) (375-415ء)

سمدر گپت کی طرح چندر گپت دوم ایک قابل راہ نما اور ہنر مند منتظم تھا۔ وہ فن اور ثقافت کا بھی بڑا سرپرست تھا۔ اس نے مزید اپنی سلطنت کو بحیرہ عرب کے ساحل تک پھیلا دیا۔ اس نے بحریہ کو مضبوط بنانے کا بھی خیال رکھا۔ تمرالیپتا اور سوپارہ کی بندرگاہیں نتیجتاً بحری تجارت کے مصروف مراکز بن گئیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چندر گپت اوّل نے فوج اور فنون کی تعلیم ٹیکسلا سے حاصل کی تھی۔ بطور شہنشاہ چندر گپت اوّل نے اپنی سلطنت کو تاریخ کی سب سے بڑی سلطنت بنا دیا تھا۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

گپتا سلطنت کا زمانی جدول (Gupta Empire Timeline)

شہنشاہ	دورِ حکومت کی شروعات	دورِ حکومت کا اختتام
چندر گپت اوّل	320ء	335ء
سمدر گپت	335ء	375ء
چندر گپت دوم	375ء	415ء
کمار گپت اوّل	415ء	455ء
سکند گپت	455ء	467ء
پوروگپت	467ء	473ء
کمار گپت دوم	473ء	476ء
بدھ گپت	476ء	495ء
نرسمہا گپت، بھانو گپت، ویینیا گپت، کمار گپت سوم، وشنو گپتا	495ء	550ء

گپت عہد کی خدمات (Contributions of Guptas)

گپت سلطنت کے زمانے کو سائنس، ریاضی، فنِ تعمیر، فلکیات، مذہب اور فلسفہ میں ہندوستان کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔

- گپت سلطنت شمالی، وسطی اور جنوبی ہندوستان کے کچھ حصوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ دور فنون، فنِ تعمیر، سائنس، مذہب اور فلسفہ میں اپنی کامیابیوں کے لیے مشہور ہے۔



گپت خاندان کی تعمیرات

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

- گپت کے دور میں لوگوں کو زندگی کی بہت سی سہولتیں دی گئیں۔ اشیائے ضروریہ لوگوں کے لیے سستی تھیں اور سلطنت میں خوشحالی تھی۔
- سونے اور چاندی کے سکے بڑی تعداد میں جاری کیے گئے جو معیشت کی صحت کا عمومی اشارہ ہے۔
- گپت بادشاہ جانتے تھے کہ سلطنت کی بھلائی مختلف برادریوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کو برقرار رکھنے میں مضمر ہے۔
- جین مت شمالی بنگال، گورکھ پور اور گجرات میں پروان چڑھا۔ کئی جین ادارے پوری سلطنت میں موجود تھے اور جین کونسلیں باقاعدہ طور پر موجود تھیں۔
- ملک کے اندر اور باہر تجارت اور کاروبار کو فروغ حاصل ہوا۔ ریشم، کپاس، مصالحے، ادویات، قیمتی جواہرات، موتی، قیمتی دھاتیں اور سٹیل سمندر کے راستے برآمد کیے جاتے تھے۔





گپت دور حکومت کے سونے اور چاندی کے سکے

- وسیع سلطنت کی حکمرانی میں بڑی تدبیر اور دور اندیشی کا مظاہرہ کیا گیا۔ ان کے فوجی نظام کی کارکردگی مشہور تھی۔
- بڑی سلطنت کو چھوٹے صوبوں میں تقسیم کیا گیا اور ان کی دیکھ بھال کے لیے انتظامی سربراہان مقرر کیے گئے۔
- بادشاہوں نے افسر شاہی کے عمل میں نظم وضبط اور شفافیت کو برقرار رکھا۔ فوجداری قانون میں نرمی تھی، سزائے موت نہیں سنائی جاتی تھی اور عدالتی زدوکوب کا رواج نہیں تھا۔ لوگ آزادانہ گھوم پھر سکتے تھے۔

سلطنت کا خاتمہ (Decline of the Empire)

چندر گپت دوم کی وفات کے بعد کے حکمران وسیع سلطنت کو کنٹرول اور منظم نہ کر سکے۔ اس طرح یہ بتدریج زوال پذیر ہو گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چندر گپت دوم کے دورِ حکومت میں گپتا سلطنت نے 500,000 پیادہ، 50,000 گھڑسوار فوج، 20,000 رتھ سوار اور 10,000 ہاتھیوں پر مشتمل ایک بڑی فوج اور ایک طاقتور بحریہ جو 1200 سے زیادہ بحری جہازوں پر تھی۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

- وادی سندھ کی تہذیب کے آخری گپت حکمران تک آریائی، موریا، کشان اور گپت سلطنتوں کے ادوار کی شناخت کے لیے زمانی جدول کا استعمال کریں۔
- موریا، کشان اور گپت سلطنتوں کے ادوار میں کی جانے والی خدمات کا جائزہ تنظیمی چارٹ پر واضح کریں۔
- گندھارا آرٹ اور کشان کے درمیان روابط کے بارے میں دریافت کریں۔ کشان اور گپت حکمرانوں کی خدمات کا جائزہ لیں۔ گپت سلطنت کے ٹوٹنے کی وجہ دریافت کریں۔
- جائزہ لیں کہ گپت حکومت کو ہندو حکمرانوں کا سنہری دور کیوں کہا جاتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

اہم نکات (Important Points)

(1) آرین ایک انگریزی لفظ ہے جو آریا کی اصطلاح سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب "عالی نسب" یا "فرماں روا" ہے۔

(2) ہندوستان میں آریا ہجرت سے پہلے قدیم ہندوستان میں اعلیٰ ترقی یافتہ تہذیب موجود تھی جسے وادی سندھ کی تہذیب کہا جاتا ہے۔

(3) لگ بھگ ایک ہزار سال پہلے آریا درہ خیبر کے ذریعے سے ہندوستان میں آباد ہونے کے لیے ہجرت کر کے آئے۔

(4) آریا بنیادی طور پر جنگجو خانہ بدوش لوگ تھے۔

(5) ذات پات کے نظام کے تحت، آریاؤں نے لوگوں کو چار ذاتوں یا گروہوں میں تقسیم کیا۔

(6) آریا زیادہ تر اوزار اور ہتھیار بنانے میں دلچسپی رکھتے تھے۔

(7) موریا سلطنت ہندوستان کی تاریخ میں 321 قبل مسیح سے 185 قبل مسیح تک پہلی بڑی سلطنت تھی۔

(8) چندر گپت موریا، موریا سلطنت کا بانی تھا۔

(9) 316 قبل مسیح تک، موریا سلطنت نے ہندوستان کے شمال مغربی حصوں پر مکمل قبضہ کر لیا۔

(10) کشان نے شاہراہ ریشم کے بڑے حصوں کو کنٹرول کیا جس کی وجہ سے چین میں بدھ مت کی تشہیر ہوئی۔

(11) بادشاہ اشوک کا دور موریا سلطنت کا سنہری دور تھا۔

(12) گپت سلطنت کا دور تقریباً 320 سے 550 عیسوی تک تھا۔

(13) چندر گپت اول، گپت سلطنت کا پہلا حکمران تھا۔

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) موریا سلطنت نے ہندوستان کے شمال مغربی حصوں پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا:

(الف) 316 قبل مسیح تک (ب) 326 قبل مسیح تک (ج) 336 قبل مسیح تک (د) 346 قبل مسیح تک

(ii) ذات پات کے نظام کے تحت آریاؤں نے لوگوں کو ذاتوں یا گروہوں میں تقسیم کیا:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(iii) بادشاہ اشوک موریا سلطنت کا شہنشاہ بنا:

(الف) 238 قبل مسیح (ب) 248 قبل مسیح (ج) 258 قبل مسیح (د) 268 قبل مسیح

(iv) چندر گپت اول اس کا بانی تھا:

(الف) مرہٹہ سلطنت (ب) گپت سلطنت (ج) کشان سلطنت (د) موریا سلطنت

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(v) اصطلاح ''آریا'' کا مطلب ہے:

(الف) راہ نما (ب) پادری (ج) عالی نسب (د) جاگیردار

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) گپت سلطنت کے سماجی و اقتصادی حالات پر تین سطریں لکھیں۔

(ii) بادشاہ اشوک کا دور ہندوستان کا سنہری دور کیوں تھا؟

(iii) گپت سلطنت کا پہلا حکمران کون تھا؟

(iv) آریا کی دولت کا اصل ذریعہ کیا تھا؟

(v) اشوک اعظم کا ذہن کس جنگ نے بدلا؟

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیں۔

(i) آریائی سماج کی ساخت کا تجزیہ کریں۔

(ii) آریاؤں کی ابتدا بیان کریں۔

(iii) موریا خاندان کے عروج اور خدمات پر تبادلہ خیال کریں۔

(iv) بادشاہ اشوک کی زندگی اور کارنامے بیان کریں۔

(v) آریاؤں کے مذہبی عقائد کے نظام پر ایک نوٹ لکھیں۔

(vi) گپت اور کشان خاندانوں کے سماجی ڈھانچے کا موازنہ کریں۔

(vii) کشان عہد کا تجزیہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سیکھنے کی سرگرمیاں

اساتذہ کے کرنے کے کام

(i) جدید دنیا کے نقشے پر موریا، کشان اور گپت سلطنتوں کو تلاش کرنے کے لیے نقشے کا استعمال کریں۔

(ii) موریا سلطنت کے عروج و زوال پر توجہ مرکوز کرنے والی بحث کے لیے کلاس کو چار یا پانچ گروپوں میں تقسیم کریں۔

(iii) کشان اور گپت کی اہم تاریخی خدمات پر بحث کریں۔

تنقیدی سوچ کے حامل سوالات

(i) اشوک کو قدیم ہندوستان کے حکمران کے طور پر طویل عرصے تک کیوں نہیں جانا جاتا تھا؟

(ii) گندھارا آرٹ اور کشان کے درمیان کیا روابط ہیں؟

(iii) تبادلے کے نظام (بارٹر سسٹم) کے مسائل کیا ہیں؟

منصوبہ (پروجیکٹ)

گپت سلطنت کی ریاضی میں خدمات کے بارے میں معلومات جمع کریں، ایک چارٹ تیار کریں اور اسے اپنے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

باب چہارم

اسلامی تہذیب کا عروج

(Rise of Islamic Civilization)



حاصلاتِ تعلیم اس باب کو مکمل کرنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا اسلام کی اشاعت میں کردار بیان کر سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس طرح اسلام کی ترویج فرمائی، بیان کر سکیں۔





Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا اسلام کی اشاعت و ترویج میں کردار

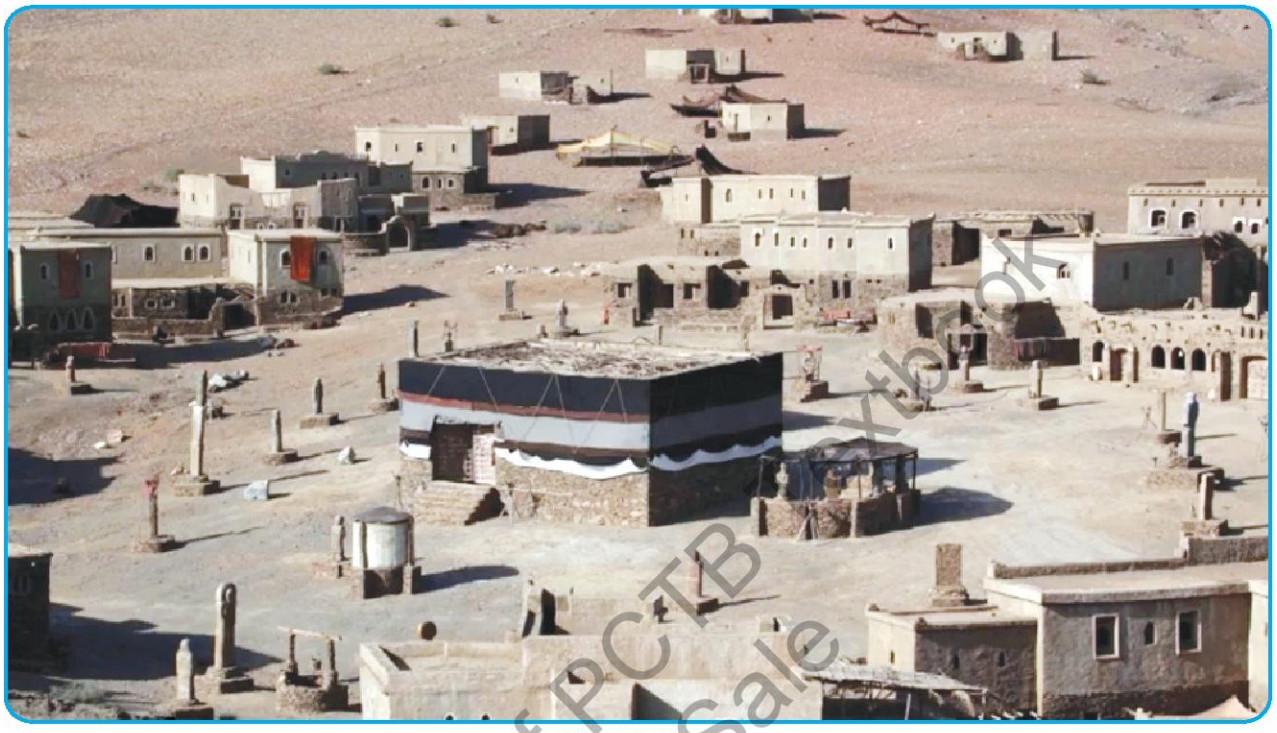
(Role of Hazrat Muhammad خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم in Spreading Islam)



ابتدائی زندگی (Early Life)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم 571ء میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ علیہ السلام، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پیدائش سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ علیہا السلام بھی 577ء میں وفات پا گئیں جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عمر صرف 6 سال تھی۔ تب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دادا عبد المطلب نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پرورش کی ذمہ داری قبول کی۔

وہ بھی دو سال بعد وفات پا گئے۔ تب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب نے اپنے بھتیجے کی پرورش کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے باپ بیٹے کی طرح پیار کرتے تھے۔



خانہ کعبہ (مکّہ) کی پرانی تصویر

الصادق اور الامین (Al-Sadiq and Al-Amin)

جب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جوان ہوئے تو سامانِ تجارت لے کر قافلوں کے ہمراہ جایا کرتے تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایمان داری مشہور تھی۔ اہلِ عرب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو الصادق (سچا) اور الامین (امانت دار) کے ناموں سے پکارتے تھے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی (Marriage with Hazrat Khadija رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

جب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر 25 برس ہوئی تو مکہ کی ایک دولت مند خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (619-555ء) جو اس وقت بیوہ تھیں، نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے ایک تجارتی قافلے کے ساتھ کاروبار کے لیے بھیجا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایمانداری سے اتنا متاثر ہوئیں کہ انھوں نے اپنی شادی کا پیغام بھیج دیا جسے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قبول فرمایا۔

جب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی عمر کی چوتھی دہائی کے آخر میں پہنچے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ کے قریب جبل نور (روشنی کا پہاڑ) میں واقع غار حرا میں عبادت شروع کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ 610ء میں ایک مبارک دن فرشتہ حضرت جبریل (علیہ السّلام) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس اللہ تعالیٰ کی پہلی وحی لے کر آئے۔

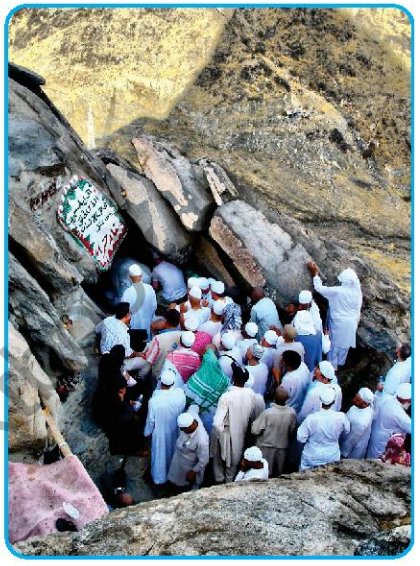
کہا جاتا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ابتدا میں کچھ پریشان اور فکر مند ہو گئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خوف سے کانپتے ہوئے گھر واپس آئے تو یہ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی تھیں جنھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے چچازاد ورقہ بن نوفل

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی معرفت پہچانیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(ایک مسیحی عالم) کے پاس لے گئیں جس نے پہچان لیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔



غارِ حرا



جبلِ نور

اہلِ مکہ کی مخالفت (Oppression of the Makkans')

- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان اور قریبی دوستوں کو اللہ کی وحدانیت کی تبلیغ شروع کی۔
- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی خاتون تھیں جنھوں نے اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے مرد جس نے اسلام قبول کیا وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ



خانہ کعبہ (مکّہ)

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

کے گہرے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

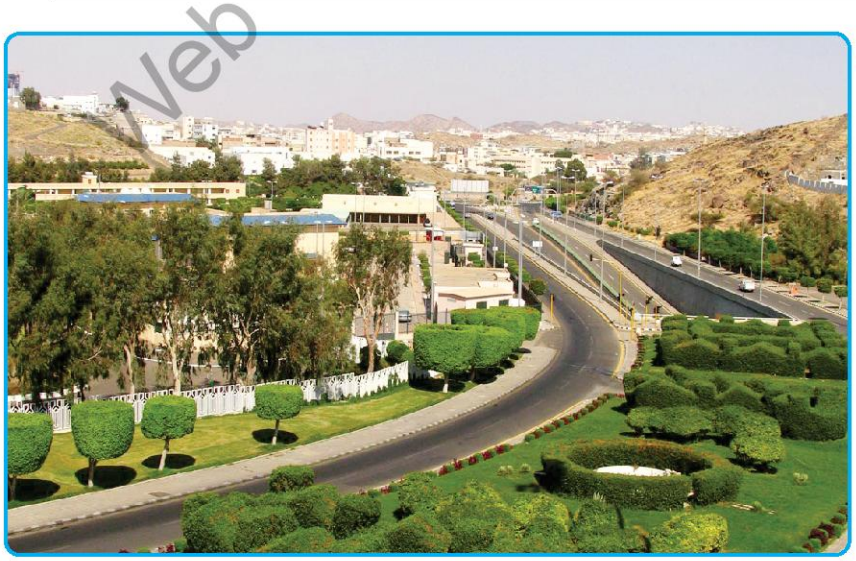
- کچھ عرصے کے بعد 613ء میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اسلام کی سرعام تبلیغ شروع کر دی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو مکہ والوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔
- مکہ والوں نے خانہ کعبہ میں بہت سے بت رکھے ہوئے تھے اور ان کی معیشت کا زیادہ انحصار ان بتوں کی پوجا کے لیے آنے والے ان حاجیوں پر تھا جو جزیرہ نما عرب کے تمام کونوں سے آتے تھے جنھیں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم جھوٹے خدا سمجھتے تھے۔
- اہل مکہ رشوت سے لے کر جسمانی تشدد تک ہر لحاظ سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اس کام سے روکنے کے لیے آخری حد تک گئے لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ہمت نہیں ہاری۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو برداشت نہ کرتے ہوئے مخالف قریش قبیلے نے قبیلہ بنو ہاشم کا بائیکاٹ (616-619ء) کر دیا تا کہ انھیں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی حمایت سے دستبردار ہونے کے لیے مجبور کیا جا سکے۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور ان کی مختصر برادری کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا گیا اور انھیں قصبے کے مضافات میں ایک الگ تھلگ مقام میں رہنے پر مجبور کر دیا اور ان سے قطع تعلق کر لیا لیکن انھوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی پیروی کے عزم کو برقرار رکھا۔ انھیں ہدایت کی گئی کہ وہ ناانصافی کو وقار سے برداشت کریں۔
- قریش قبیلے نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور ان کے ماننے والوں پر سخت پابندیاں عائد کر دیں لیکن آخر کار یہ بائیکاٹ ختم کر دیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اسلامی روایات کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زوجہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اللہ کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ جن کی عمر اس وقت دس سال تھی، بعد میں قریبی دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مُتَبَنّیٰ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے 613ء میں عوامی سطح پر تبلیغِ اسلام شروع کر دی۔

سفرِ طائف (Travel to Town of Taif)

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مکہ میں مسلسل انکار کا سامنا کیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی توجہ 620ء میں طائف کے قصبہ کی طرف مبذول کی۔



طائف، سعودی عرب

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- آپ ﷺ کو وہاں شروع میں خوش آمدید کہا گیا لیکن لوگوں نے آپ ﷺ کے پیغام کو ٹھکرا دیا اور آخر میں آپ ﷺ کو مجبور کیا گیا کہ آپ ﷺ شہر سے چلے جائیں کیونکہ لڑکوں کے ایک وحشی ہجوم نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ ﷺ بمشکل شہر سے زندہ بچ کر نکلے۔
- اس کے بعد فرشتہ حضرت جبریل علیہ اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور شہر کو تباہ کرنے کی اجازت مانگی لیکن آپ ﷺ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ انھیں ﷺ یقین ہے کہ آئندہ ان کے بچے اسلام قبول کر لیں گے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے چچا حضرت ابو طالب کی وفات

(Death of his Uncle Abu Talib and his Wife Hazrat Khadija رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

- 619ء میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو طالب کی وفات ہوگئی۔ (مسلمان اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال کہتے ہیں۔)
- حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا چچا ابولہب سردار مقرر ہوا۔ جو آپ ﷺ کی مخالفت کرتا تھا، جس سے آپ ﷺ کے قبیلے کی طرف سے حمایت میں کمی آ گئی۔ اس طرح آپ ﷺ خاندان کے سربراہ کی حمایت سے محروم ہو گئے۔

ہجرتِ مدینہ (Migration to Medina)

- اہل مکہ کے ظلم سے تنگ آ کر کچھ مسلمان پہلے ہی حبشہ (ایتھوپیا) کی طرف 615ء میں ہجرت کر گئے تھے۔

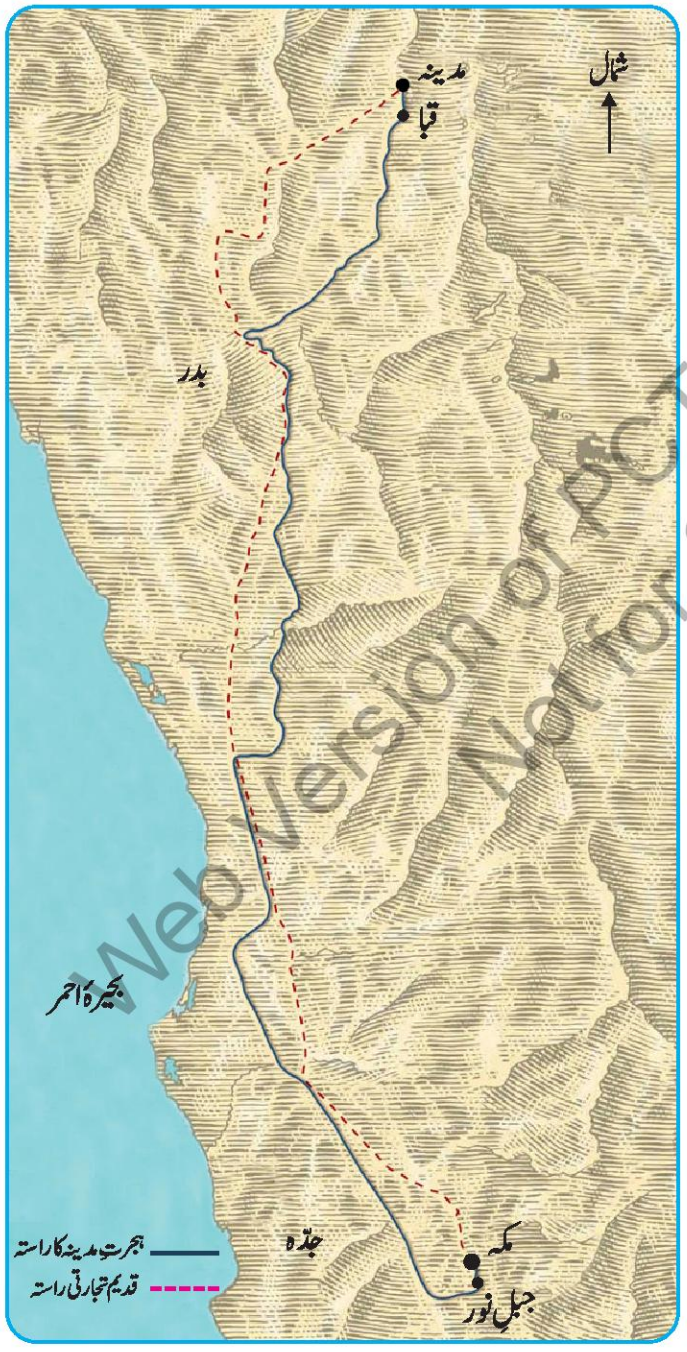


مدینہ، سعودی عرب

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے پیروکاروں کی اکثریت نے مکہ والوں کے ظلم سے بچنے کے لیے 621ء میں مدینہ کی طرف ہجرت کی جب یثرب (موجودہ نام مدینہ) کے چند شہریوں نے آپ ﷺ کو اپنے شہر آنے کی دعوت دی۔
- آپ ﷺ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر وہ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ ان کے حکمران بن جائیں۔ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات مان لی اور مختلف گروہوں کی صورت میں مدینہ کی جانب ہجرت کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم راہ سفر (Journey with Hazrat Abu Bakr Siddique)



حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کا راستہ

- اپنی زندگی کو بال بال بچا کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے گہرے دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم راہ مکہ چھوڑا۔
- اہل مکہ کے تعاقب کی وجہ سے ایک غیر محفوظ سفر کے بعد وہ 622ء میں مدینہ میں داخل ہو گئے۔
- یہ ہجرت اسلامی تاریخ میں اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ اسلامی قمری تقویم (ہجری) اس سال سے شروع کی گئی۔

اشاعتِ اسلام (Spreading Islam)

- مدینہ کے راہ نما کے طور پر اپنے نئے ذمہ دار کردار کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ صرف ایک مبلغ ہی نہیں بلکہ ایک قائد بن گئے۔
- مدینہ ایک مضبوط مملکت میں ڈھل گیا جس کے بنیادی اصول اتحاد اور انصاف تھے جو عرب میں پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے تھے۔
- مدینہ میں اپنے دس سال کے دوران میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ایک روحانی پیشوا بن گئے تھے۔
- آپ ﷺ نے اپنی انتظامی اور سیاسی صلاحیتوں کا بہترین استعمال کیا اور مؤثر طریقے سے شہر کے قائد کے طور پر کام کیا۔
- اسلام ایک مذہبی تحریک سے تبدیل ہو کر ایک طاقتور سیاسی تحریک بن رہا تھا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مسجدِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (Masjid-e-Nabwi)

- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ میں ایک نئی اجتماعی عبادت گاہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قائم کی۔
- تبلیغ کی باقاعدہ سرگرمیاں جاری رہیں لیکن حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سابق زندگی کے مقابلے میں دو منفرد فائدے حاصل تھے:

(i) سیاسی طاقت (ii) عقیدت مند حامیوں کا ایک لشکر۔



مسجدِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

غزوۂ بدر (Battle of Badr)

- اپنے نئے مستقر (مدینہ منورہ) سے مسلمان اپنے اوپر ہونے والے سابق مظالم کا جواب دینا چاہتے تھے۔
- کفار مکہ مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئے اور وہ تقریباً ایک ہزار سپاہیوں کا لشکر لے کر جنگ کے لیے مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔
- جیسے ہی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اطلاع ملی تو آپ 313 اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لشکر کے ساتھ میدان میں نکلے اور دونوں لشکروں کا آمنا سامنا 624ء میں بدر کے مقام پر ہوا۔
- اس جنگ میں مسلمانوں کو مکہ والوں پر فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی۔



غزوۂ بدر 624ء

غزوۂ اُحد (Battle of Uhad)

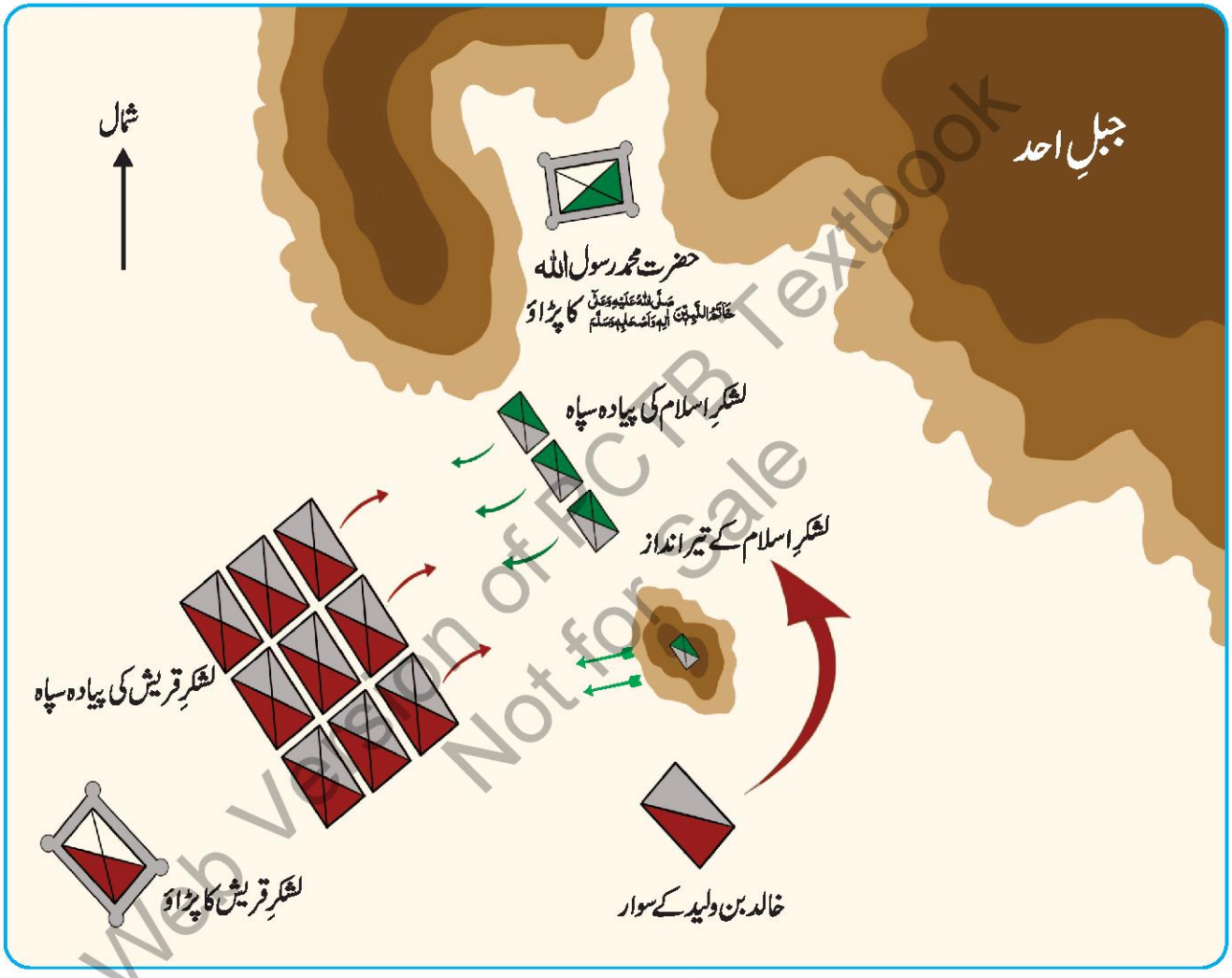
- عربوں میں فخر کا شدید احساس تھا۔ کیا بدر کی شکست سے ان کے تفاخر کو ٹھیس نہیں پہنچی تھی؟
- مکہ والے اپنے پڑوسیوں کے سامنے کمزور اور غیر محفوظ دکھائی دے رہے تھے۔ یہ عرب میں ان کے لیے ایک مہلک صورتحال تھی۔
- اگلے سال 625ء میں ابوسفیان کی قیادت میں مکہ مکرمہ سے ایک اور بڑی فوج روانہ ہوئی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ مدینہ کا محاصرہ نہیں کرنا بلکہ مسلمانوں کو کھلی جنگ کے لیے نکالنا ہے۔
- اس کی فوج احد پہاڑ کے قریب پہنچی جہاں سے انھوں نے اپنے حریفوں کو ہراساں کرنا شروع کیا۔ اس حکمت عملی نے کام کیا اور مسلم فوج دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے نکل پڑی۔
- ابتدائی طور پر یہ جنگ مسلمانوں کے لیے اچھی رہی۔ مکہ والوں نے میدان خالی کر دیا اور گھبراہٹ میں اپنے خیموں کو اپنے تمام سامان سمیت چھوڑ کر بھاگ گئے۔
- چند لمحوں میں دشمنوں کو بھاگتے اور فتح ہوتے ہوئے دیکھ کر ایک محاذ پر تعینات چند مسلمان جوانوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے حکم کو نظر انداز کر دیا اور اپنی جگہ چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

- مکہ والوں کو موقع ملا اور ان کے گھڑسوار دستے نے اچانک مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔
- مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین ﷺ شدید زخمی ہوئے۔ اس کے بعد مسلمان پسپائی پر مجبور ہو گئے لیکن مکہ والوں نے ان کا پیچھا نہ کیا۔ وہ مکہ واپس چلے گئے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو اسلام کی اشاعت میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، اُن کا جائزہ لیں۔

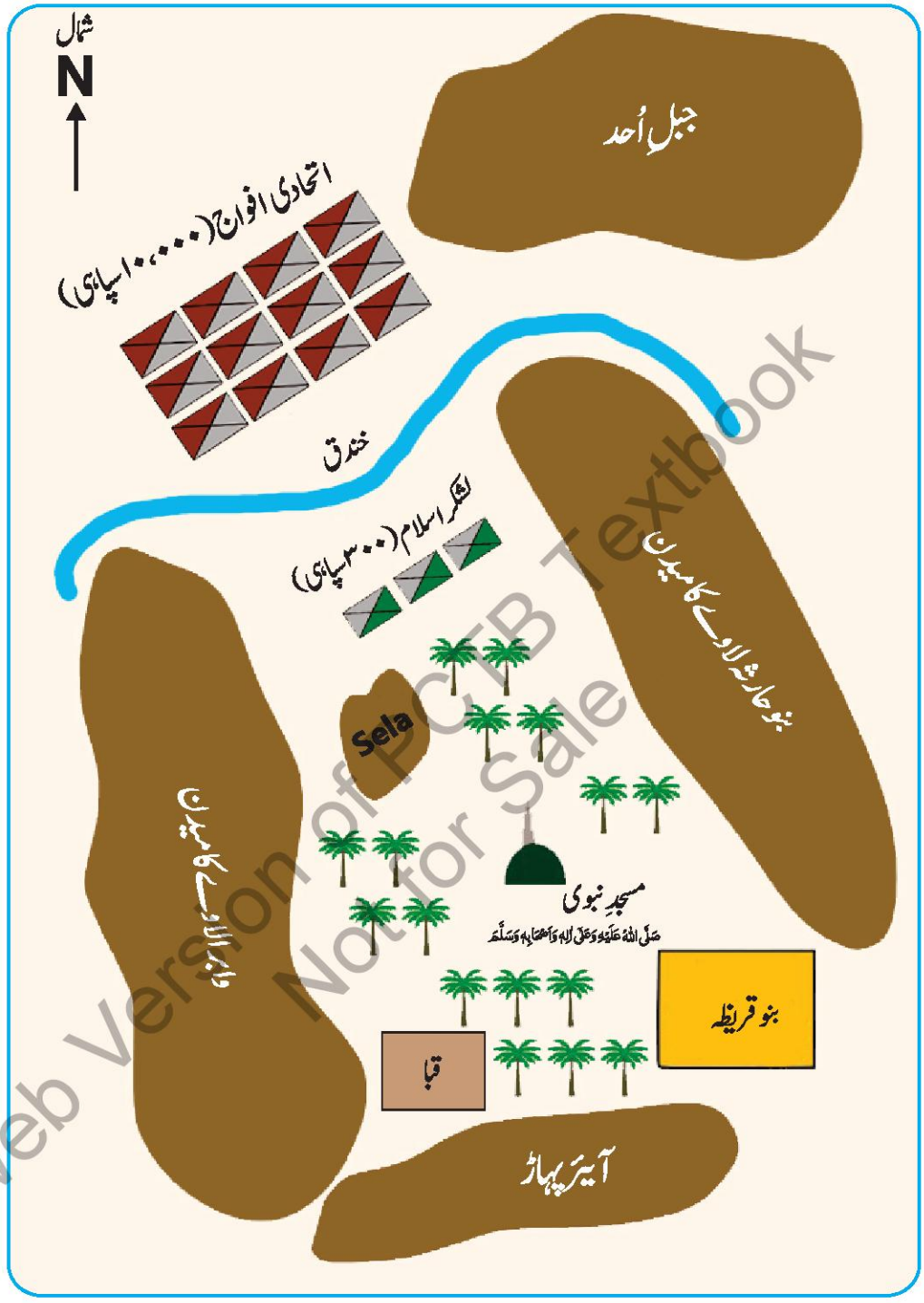


غزوۂ احد (625ء)

غزوۂ خندق (Battle of Trench)

- 627ء میں مسلمانوں کو اتحادیوں کی طرف سے اور بھی بڑے خطرے کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دو یہودی قبائل بنو قریظہ اور بنو نضیر کو شہر بدر کر دیا تھا۔ انھوں نے اتحاد اور عدم تشدد کا ایک معاہدہ جو کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تشکیل دیا تھا اسے توڑ دیا تھا۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے پہلی بار مسلم راہ نما کی حیثیت سے کردار سنبھالا۔
- ان قبائل نے خیبر کے دیگر یہودی قبائل اور دیگر معمولی عرب قبائل کے ساتھ مل کر مکہ والوں کے ساتھ اتحاد کیا اور مدینہ کی طرف کوچ کیا۔
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے مسلمانوں نے اپنے آپ کو بچانے کے لیے مدینہ کے گرد خندق کھودی یہ حکمت عملی عربوں کو معلوم

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale



غزوہ خندق (627 عیسوی)

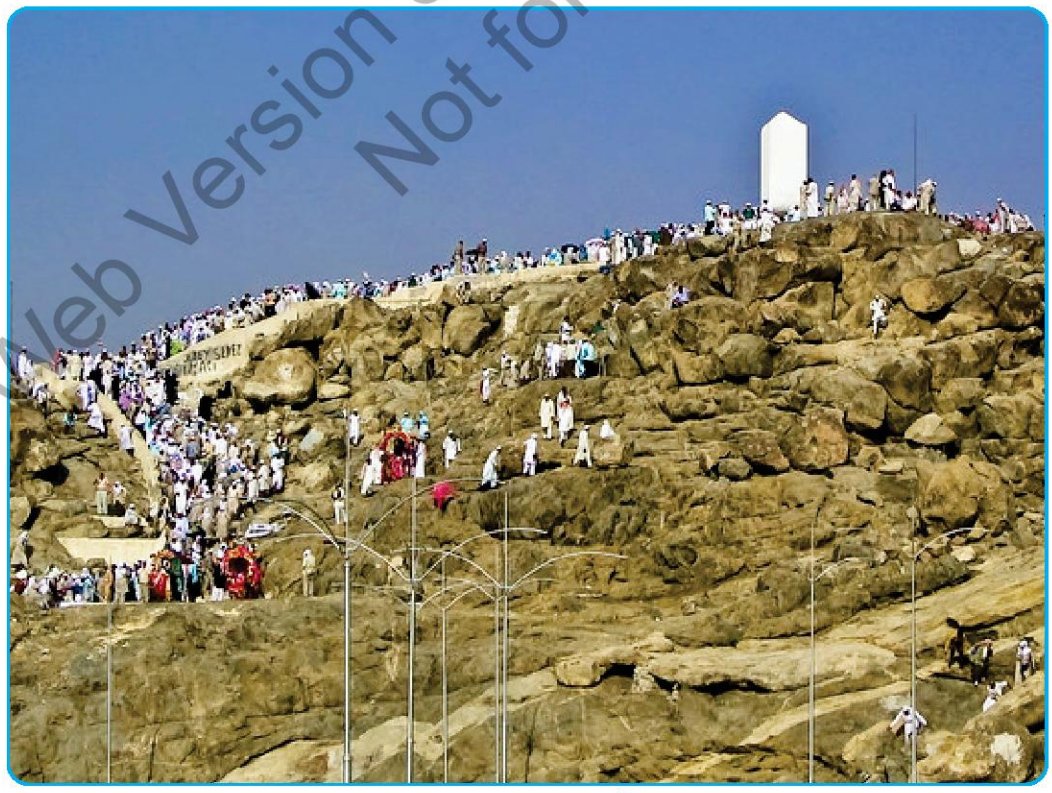
نہیں تھی اور اس نے مسلمانوں کو زبردست فائدہ پہنچایا۔ مسلمان صرف تین ہزار اور دشمن کی فوج دس ہزار تھی۔

- مدینہ کا محاصرہ جسے غزوہ خندق (627ء) بھی کہا جاتا ہے تقریباً تیس (30) دن تک جاری رہا۔ اتحادی فوج کا صبر ٹوٹ گیا اور وہ مکہ لوٹ گئے۔ چناں چہ یہ جنگ مسلمانوں نے جیت لی۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

فتح مکہ (Conquest of Makkah)

- مکہ کی فتح کو فتح مکہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ ان عظیم واقعات میں سے ایک ہے جو رمضان المبارک میں پیش آئے۔ یہ حوصلے اور بہادری کا ایک عظیم نمونہ ہے۔
- 628ء میں جب مسلمانوں نے خانہ کعبہ کی طرف حج پر جانے کی خواہش کی تو انھیں اہلِ مکہ کی طرف سے داخل ہونے سے منع کر دیا گیا جو کہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ ہو چکے تھے۔ لیکن تنازع کے باجود صلح حدیبیہ کے ذریعے سے معاملے کو حل کیا گیا، جس کی وجہ سے مسلمانوں کو عمرہ کرنے کی اجازت دی گئی۔
- دو سال کے اندر اندر اہلِ مکہ نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی۔ 630ء میں مسلمان فوج مکہ پہنچ گئی۔ دروازے کھول دیے گئے اور پورے شہر نے ہتھیار ڈال دیے۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور ان لوگوں کے لیے عام معافی کی پیشکش کی جو خانہ کعبہ اور ابوسفیان کے گھر پناہ لیں گے۔
- پھر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم خانہ کعبہ کے تمام بتوں کو تباہ کرنے، سرکاری طور پر اس کو اسلام کا مقدس مقام قرار دینے کے لیے آگے بڑھے۔
- بعد میں 632ء میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنا پہلا اور آخری حج ادا کیا اور وہیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اعلان کیا کہ وحیِ الٰہی، قرآنِ مجید مکمل ہو چکا ہے۔ بالآخر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم 632ء میں اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔



جبلِ رحمت، میدانِ عرفات

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

زمانی جدول (Timeline)

571ء	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔
610ء	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر مکہ مکرمہ کے قریب جبل نور کے مقام پر غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی۔
622ء	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی اور اسلامی کیلنڈر کا آغاز ہوا۔
624ء	غزہ بدر لڑی گئی۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھیوں نے فتح حاصل کی جس کے نتیجے میں قبیلہ قریش کی حکمرانی کے خلاف اسلام کے لیے ایک اہم موڑ آیا۔
625ء	مدینہ منورہ میں غزوہ احد لڑی گئی۔
627ء	غزوہ خندق مدینہ منورہ میں لڑی گئی۔ قریش کی افواج نے مدینہ کا محاصرہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مسلمانوں سے ہار گئے۔
627ء	مسلمانوں نے بنی قریظہ کا محاصرہ کیا اور یہودیوں کے گڑھ پر قبضہ کر لیا۔
628ء	مکہ کے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح حدیبیہ کا معاہدہ طے ہوا۔
628ء	خیبر کا قلعہ مسلمانوں نے فتح کیا۔ یہودیوں نے خیبر کے نخلستان میں اپنا دفاع کیا اور ان کو اس بنا پر وہاں رہنے کی اجازت دے دی گئی کہ وہ مسلمانوں کو اپنی پیداوار کا ایک تہائی حصہ ادا کریں گے۔
630ء	مسلمانوں نے پرامن طریقے سے مکہ مکرمہ پر قبضہ کر لیا اور اسے سرکاری طور پر اسلام کا مقدس مقام قرار دیا۔
630ء	غزوہ حنین لڑی گئی اور مسلمانوں کو بدوؤں کے قبیلہ ہوازن پر فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی۔
632ء	آپ خاتم النبیین ﷺ نے آخری حج (حجۃ الوداع) ادا کیا۔ یہ واحد حج ہے جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ادا کیا تھا۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد خلفائے راشدین (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) کا اسلام کی اشاعت میں کردار

(Role of Khulfah-e-Rashideen in spreading Islam after Hazrat Mhammad ﷺ)

- خلفائے راشدین کا دور 632-661ء تک رہا۔ اس دور میں ایک مسلم انتظامیہ اور خلافت قائم ہوئی اور حکومت کی گئی۔
- چاروں خلفائے راشدین نے اسلام کو پھیلانے میں مدد کی۔
- انھوں نے یروشلم اور اسکندریہ جیسے بڑے شہروں کو فتح کیا۔ افریقہ کے شمالی اور مغربی حصے بھی فتح کر لیے گئے۔ انھوں نے بازنطینی اور فارسی سلطنتوں کے زیادہ تر حصے پر مؤثر کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔

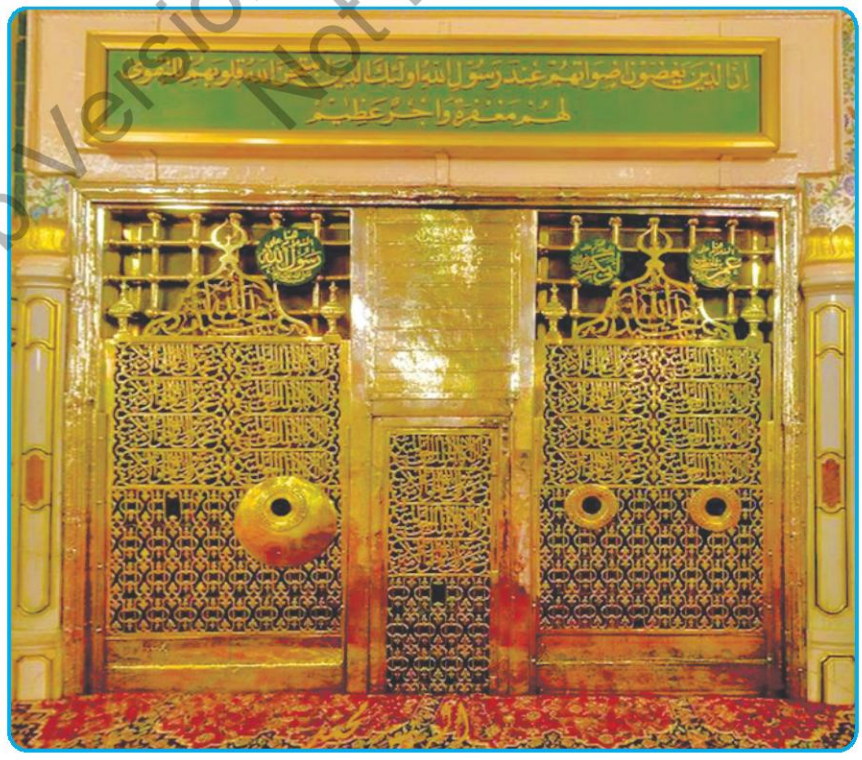


حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ Hazrat Abu Bakr Siddiq)

- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے خلیفہ راشد تھے۔ جنھوں نے 632ء سے 634ء سے تک حکومت کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے خاندان سے باہر وہ پہلے شخص تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو اسلامی عقیدے میں لانے میں اہم کردار ادا کیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے دوران میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی مہمات جیسے کہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق، بنو قریظہ پر حملہ، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ حنین، طائف کا محاصرہ اور غزوۂ تبوک وغیرہ میں شامل رہے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاہدۂ حدیبیہ میں بھی شرکت کی اور معاہدہ کے گواہوں میں شامل ہوئے۔
- اپنے دورِ حکومت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کامیاب مہم میں کئی عرب قبائل کی بغاوت کو شکست دی۔ اس چیز نے انھیں ساسانی سلطنت (فارسی یا ایرانی سلطنت) اور مشرقی رومی سلطنت (بازنطینی سلطنت) کے خلاف کامیاب مہمات شروع کرنے کے قابل بنایا جو عرب کی سرحدوں کے لیے خطرہ بن رہی تھیں۔
- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت رحم دل تھے۔ آپ نے اپنی دولت کو بہت سے غلاموں کو اُن کے آقاؤں سے آزاد کرانے کے لیے استعمال کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان میں سے ایک تھے۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے واقعۂ معراج کی تصدیق کرنے پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "صدیق" کے لقب سے نوازا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت قانون کی حکمرانی کی حکومت تھی۔
- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد ایک مشاورتی کونسل کرتی تھی۔
- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت میں خط کتابت ہوتی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور سیکرٹریز کام کرتے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالی معاملات کے انچارج تھے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوج کا انتظام سنبھالا، ٹیکس جمع کیا، انصاف کا انتظام کیا، امن و امان برقرار رکھا۔ ایک عامل رکھا جو آمدنی جمع کرتا تھا اور ایک قاضی جو انصاف کرتا تھا۔ جزیہ کی ادائیگی سے مشروط اقلیتوں کو اپنی مذہبی و ثقافتی خود مختاری دی گئی تا کہ وہ اپنے معاملات خود سنبھالیں۔



Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مساوی معاشرے کی تعمیر کے لیے سخت محنت کی جس میں امیر اور غریب کی کوئی تمیز نہ ہو۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کے فتح کردہ علاقے میں قبائل کے درمیان امن اور اتحاد قائم کیا۔
- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بہت زیادہ علاقائی توسیع کی گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رواداری کی پالیسی اختیار کی۔
- حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو سال سے کچھ زیادہ عرصے (27 ماہ) تک قائم رہی، جس کا اختتام بیماری کے سبب ان کی وفات پر ہوا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ Hazrat Umar Bin Khattab)



- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (583ء۔ 644ء) دوسرے خلیفہ راشد تھے جنھوں نے 634ء سے لے کر 644ء میں اپنی شہادت تک حکومت کی۔ 616ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد وہ خانہ کعبہ میں سرعام نماز ادا کرنے والے پہلے مسلمان بن گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی قیادت میں تقریباً تمام غزوات اور مہمات میں حصہ لیا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الفاروق کے لقب سے نوازا۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اسلام کو پھیلانے اور بہت سی فتوحات کے لیے قابل ذکر ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج نے عراق، ایران، آذربائیجان، کرمان، سیستان، خراسان، شام، اردن، فلسطین اور مصر کو فتح کیا اور انھیں اسلامی سلطنت میں شامل کیا۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کے ذریعے سے سماجی نظام بنایا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصفانہ نظام رکھنے اور فنڈز کی فراہمی کے لیے بیت المال (عوامی خزانہ) بنایا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محکمہ ڈاک قائم کیا، وسائل کی مساوی تقسیم کے لیے بڑے علاقوں کو صوبوں میں تقسیم کیا، مفتوحہ علاقوں میں اقلیتوں کے لیے وظیفے مختص کیے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں مسلم ریاست عرب کی حدود سے باہر کے علاقوں تک پھیل گئی۔ جس میں دمشق، عراق، ایران، روم، مصر اور یروشلم کی فتوحات شامل ہیں۔
- مسلمانوں کا اقتدار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمان میں کم و بیش 22,00,000 مربع میل تک پھیل چکا تھا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام معاملات کو اس نفاست سے چلایا کہ ایک دفعہ ایک خطبہ کے دوران میں ان پر بیت المال سے کپڑے کے دو ٹکڑے لینے کا الزام لگایا گیا لیکن انھوں نے یہ کہہ کر بہت احسن طریقے سے معاملے کو سلجھا دیا کہ انھیں اضافی کپڑا اُن کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سچے ساتھی، مشیر، عالم، حکمران، ایک بہادر انسان، انتہائی انصاف پسند اور سب سے بڑھ کر مسلمانوں کی تاریخ میں ایک عظیم مصلح تھے۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی ریاست سے غلامی کا خاتمہ کیا اور غلاموں کو خصوصی حقوق دیے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر مسلموں کے حقوق پر بھی خصوصی توجہ دی۔ انھیں تجارت کرنے کی مکمل آزادی دی اور انتظامیہ کی سطح پر انھیں نوکریاں بھی

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

فراہم کیں۔

- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ میں ایک مرکزی خزانہ قائم کیا جو کہ بیت المال کے نام سے جانا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت لوگوں کا حال معلوم کرنے کے لیے گشت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ سے مدینہ کے راستوں میں مسافروں کی سہولت کے لیے آرام گاہیں تعمیر کروائیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکول کے اساتذہ کے لیے وظیفے متعارف کروائے۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عام لوگوں کو فوری اور منصفانہ انصاف فراہم کرنے کے لیے ایک آزاد عدلیہ قائم کی۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں فوج کو الگ محکمہ کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافی نظام متعارف کروائے مثلاً ڈاک کا نظام، زمینی آمدنی اور عوامی فلاح و بہبود وغیرہ۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سیاستدان تھے جو کہ انتظامیہ، فوج، عدلیہ اور ادارہ جاتی عمارتوں پر خاص توجہ دیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف اسلام کا دائرہ وسیع کیا بلکہ ایسی اصلاحات متعارف کروائیں جو ریاست کی خودمختاری کے لیے ضروری تھیں۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر 644ء میں فارسی آتش پرست / مجوسی غلام ابولولو فیروز نے حملہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دن بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے انتقال فرما گئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ Hazrat Usman Ghani)



- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (573۔656ء) تیسرے خلیفۂ راشد تھے جنھوں نے 644ء سے لے کر 656ء میں اپنی شہادت تک حکومت کی۔ انھوں نے بارہ سال تک حکومت کی جو کہ تمام خلفائے راشدین میں سب سے لمبا عرصہ ہے۔
- ان کے دورِ حکومت میں خلافتِ راشدہ اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ انھوں نے اسلام کے لیے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کے پہلے معیاری نسخے کی ترتیب کا حکم دینے کے لیے جانے جاتے ہیں۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ممتاز مسلمان تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوائے غزوۂ بدر کے مشرکین کے خلاف تقریباً تمام غزوات میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ساتھ حصہ لیا۔
- "صلح حدیبیہ" کے وقت مشرکین کے ساتھ مذاکرات کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا گیا۔ جب مشرکین مکہ کی طرف سے مسلمانوں کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بارے میں غلط اطلاع دی گئی۔
- یہی وجہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے مسلمانوں سے مشرکین کے خلاف جنگ کرنے کا عہد لیا۔ اس عہد کو "بیعتِ رضوان" (رضوان کا عہد) کہا جاتا ہے۔ بیعتِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ (حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کی نمائندگی کرتے ہوئے) اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا۔
- جب مکہ سے مہاجرین مدینہ آئے تو انھیں پینے کا پانی حاصل کرنے کے لیے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کے بلا معاوضہ استعمال کے لیے یہودی سے ایک کنواں خریدا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کے اس عمل کی وجہ

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

سے انھیں جنت کی بشارت دی۔

- جب مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی تو بڑھتی ہوئی آبادی کو ٹھہرانے کے لیے مسجدِ نبوی چھوٹی لگنے لگی۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جنھوں نے نبی اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پکار پر لبیک کہا اور اس کی توسیع کے لیے زمین خریدی۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس زمانے میں اسلامی ریاست کے امور میں ایک نمایاں مقام پر فائز تھے۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ تیار کیا جو معیار قرار پایا۔ یہ تمام اسلامی دنیا میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سی مساجد، سڑکیں اور عمارتیں تعمیر کروائیں۔ ان اصلاحات کے نتیجے میں مسلمانوں کی زندگیوں میں خوش حالی آئی۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذمہ داری لی اور قرآن مجید کو مرتب کیا اور خلیفہ کی مہر کے ساتھ ایک مستند نسخہ اسلامی ریاست کے مختلف علاقوں میں بھیجا۔
- خانہ کعبہ کی توسیع دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں شروع ہوئی لیکن مکمل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہوئی۔
- آپ نے مساجد میں اذانیں دینے کے لیے مؤذن مقرر کیے اور انھیں تنخواہیں حکومت کی طرف سے دی جاتی تھیں۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں پہلی مسلم بحریہ کا قیام عمل میں آیا۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر قیادت اسلامی سلطنت 650ء میں فارس (موجودہ ایران) تک اور 651ء میں خراسان (موجودہ افغانستان) کے کچھ علاقوں تک پھیل گئی۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ 656ء میں مدینہ میں شہید ہوئے۔



حضرت عثمان غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر مبارک (جنت البقیع)

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے ہوا اور جب اُن کا انتقال ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں ازواج، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی صاحبزادیاں تھیں۔ اسی سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذُوالنورین (دو نوروں والا) کہا جاتا ہے۔

مہارت: سرگرمی (Skill: Activity)

خلفائے راشدین کے ادوار کی وضاحت کے لیے زمانی جدول کا استعمال کریں۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (Hazrat Ali کرم اللہ وجہہ)

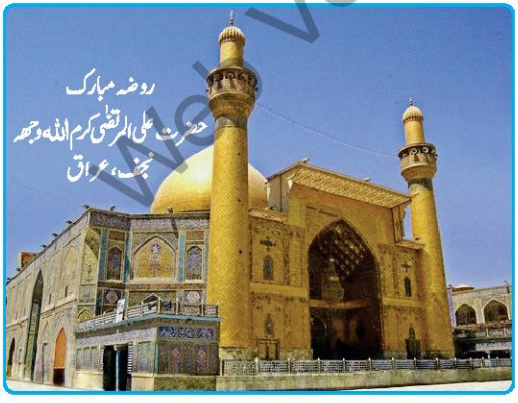


- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (600-661ء) خلفائے راشدین میں سے چوتھے خلیفہ تھے جنھوں نے 656ء سے لے کر اپنی شہادت 661ء تک حکمرانی کی۔
- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ دس سال کی عمر ہی میں ان اوّلین لوگوں میں شامل ہو گئے تھے جنھوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ انھیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنا بھائی،

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

محافظ اور جانشین کہا کرتے تھے۔

- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت کے لیے بہت زیادہ فعال رہتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ آپ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پیروی کرتے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی راہ نمائی میں سیکھتے تھے۔
- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لیے بہت زیادہ قابلِ اعتماد اور قابلِ بھروسا تھے۔ آپ کرم اللہ وجہہ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی جگہ پر سو کر ان کی ہجرتِ مدینہ میں مدد کی۔
- ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مسلمانوں میں بھائی چارے کا بندھن قائم کرتے ہوئے انھیں اپنا بھائی منتخب کیا۔
- مدینہ میں اکثر جنگوں میں آپ کرم اللہ وجہہ علم بردار ہوتے تھے اور اپنی بہادری کی وجہ سے مشہور ہو گئے تھے۔
- آپ کرم اللہ وجہہ کو ہدایت جاری کی گئی کہ معاہدہ حدیبیہ لکھیں جو کہ 628ء میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور قریش کے درمیان امن کا ایک معاہدہ تھا۔
- جب کفارِ مکہ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا تو فرشتہ جبریل (علیہ السلام) نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اس سازش کی تفصیل بتا دی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کہا کہ اس رات اپنے بستر پر نہ سوئیں تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بستر پر سو جائیں، جب کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم رات کو گھر سے بخیریت روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔
- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بھی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ساتھ شامل ہونے کے لیے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔
- بطور خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنے مخالفین سے کوئی ذاتی بدلہ نہیں لیا۔ آپ کرم اللہ وجہہ نے شکایت کنندگان کے لیے اپنی شکایات جمع کروانے کے لیے ایک جگہ مقرر کی۔
- آپ کرم اللہ وجہہ نے عام آدمی کے لیے انصاف فراہم کیا۔ آپ کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کے حقوق کے لیے اپنے عزم کا اظہار کیا۔
- آپ کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے اقدامات کیے۔ آپ کرم اللہ وجہہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے ان سے بلاواسطہ رابطے میں رہتے تھے۔


روضہ مبارک
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
نجف، عراق

- جیسے ہی اسلام پورے عرب میں پھیلنا شروع ہوا۔ آپ کرم اللہ وجہہ نے اسلامی احکامات کے نفاذ میں مدد فراہم کی۔
- حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حالات پر قابو پایا۔
- بڑے بڑے واقعات جو آپ کرم اللہ وجہہ کے دور میں ہوئے ان میں پہلا فتنہ (پہلی اسلامی خانہ جنگی)، 656ء میں جنگ جمل، 657ء میں سلطنتِ خلفائے راشدین کے دارالخلافہ کا مدینہ سے کوفہ (عراق) منتقل ہونا، جنگ صفین اور جنگ نہروان وغیرہ شامل ہیں۔
- 19 رمضان المبارک 40 ہجری میں کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ پر ایک خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم نے حملہ کر دیا آپ کرم اللہ وجہہ نے دو دن بعد 21 رمضان المبارک 40 ہجری (661ء) میں جام شہادت نوش فرمایا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا لقب: اسد اللہ (اللہ کا شیر)، حیدر (شیر دل) اور ابوتراب (مٹی کا باپ)۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

اہم نکات (Important Points)

(1) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے: 571ء

(2) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مکہ سے اپنے قریبی ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم راہ مدینہ ہجرت کی اور اسلامی کیلنڈر کا آغاز ہوا: 622ء

(3) مسلمانوں نے مکہ مکرمہ فتح کرلیا اور اس میں موجود سارے بتوں کو ختم کر دیا: 630ء

(4) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم حج (حجۃ الوداع) ادا کیا۔ 632ء

(5) خلفائے راشدین کا دور رہا: 632-661ء

(6) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور تھا: 632-634ء

(7) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی نرم دل تھے اور انھوں نے کئی باغی عرب قبائل کو شکست دی۔

(8) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور تھا: 634-644ء

(9) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی تاریخ کے ایک عظیم منتظم تھے۔

(10) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور تھا: 644-656ء

(11) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع فرمائی اور قرآن کریم کی مصدقہ نقل تیار کروائی۔

(12) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا دور تھا: 656-661ء

(13) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اسلامی غزوات میں زیادہ تر علم بردار رہے اور اپنی بہادری و شجاعت کے لیے مشہور تھے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

سوال نمبر 1: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پیدا ہوئے:

(الف) 571ء میں (ب) 572ء میں (ج) 574ء میں (د) 576ء میں

(ii) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جنگ بدر میں تین سو تیرہ (313) سپاہیوں کی قیادت کی:

(الف) 622ء میں (ب) 624ء میں (ج) 626ء میں (د) 628ء میں

(iii) مکہ والوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر کچھ مسلمانوں نے تقریباً 615ء میں ہجرت کی:

(الف) مصر (ب) ایران (ج) شام (د) حبشہ (ایتھوپیا)

(iv) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ راشد تھے:

(الف) پہلے (ب) دوسرے (ج) تیسرے (د) چوتھے

(v) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خلیفہ رہے:

(الف) تین سال (ب) پانچ سال (ج) سات سال (د) نو سال

سوال نمبر 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور ان کے پیروکاروں نے مدینہ کی طرف کیوں ہجرت کی؟

(ii) غزوۂ خندق کے کیا نتائج نکلے؟

(iii) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحیثیتِ خلیفہ دورِ حکومت کتنا تھا؟

(iv) صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے؟

(v) غزوۂ احد کب لڑی گئی؟

سوال نمبر 3: درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے لکھیں۔

(i) اسلام کو پھیلانے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا کردار بیان کریں۔

(ii) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی کے اہم واقعات کیا تھے؟ بحث کریں۔

(iii) مسلمانوں اور کافروں کے درمیان لڑی جانے والی دو جنگوں کی تفصیل لکھیں۔

(iv) اسلام کو پھیلانے میں کوئی سے دو خلفائے راشدین کا کردار بیان کریں۔

سیکھنے کی سرگرمیاں

اساتذہ کے کرنے کے کام

(i) طالب علموں کو ایک گروپ سرگرمی تفویض کریں تاکہ اس بات پر تبادلہ خیال کیا جا سکے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ذریعے سے کیسے بیان کیا۔

(ii) اسلام کی آمد پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کی تفصیلات بتائیں۔

(iii) خلفائے راشدین کے ادوار حکومت کو ظاہر کرنے کے لیے زمانی جدول بنائیں۔

(iv) طالب علموں کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی سے سیکھے گئے چند اسباق شیئر کرنے کے لیے کہیں۔

تنقیدی سوچ کے حامل سوالات

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی حیات مبارکہ کے پانچ اہم واقعات کون سے ہیں؟

(ii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دور خلافت میں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

(iii) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے کیا اثرات ہیں؟

منصوبہ (پروجیکٹ)

مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔ ایک چارٹ بنائیں اور اپنے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

فرہنگ

حمورابی: ایک قدیم بابلی بادشاہ جس نے 282 قواعد کے مجموعہ پر مشتمل ایک قانونی ضابطہ حمورابی بنایا۔

فنِ تعمیر: عمارتوں کے ڈیزائن اور تعمیر کا فن۔

آبادکاریاں: ایک ایسی جگہ جہاں لوگ مل کر برادری قائم کرتے ہیں اور جو عام طور پر پہلے غیر آباد تھی۔

تہذیب: انسانی سماجی اور ثقافتی ترقی کا مرحلہ، معاشرے کی ثقافت اور کسی خاص علاقے کی طرز زندگی۔

زراعت: فن، سائنس اور کھیتی باڑی کا عمل جس میں زمین کی تیاری، فصلیں اگانے اور جانوروں کی افزائش شامل ہے تاکہ خوراک، اون اور دیگر مصنوعات مہیا کی جائیں۔

معیشت: سامان اور خدمات کی پیداوار اور کھپت اور پیسے کی افزائش کے لحاظ سے ملک یا خطے کی حالت

سکرپٹ: لکھے ہوئے کردار، ڈرامے، فلم یا نشریات کا تحریری متن۔

زرتشتی: قبل از اسلام مذہب، قدیم فارس کا ایک مذہب جس کی بنیاد 6ویں صدی قبل مسیح میں زرتشت نے رکھی تھی۔

فلسفہ: اصطلاح "فلسفہ" کا مطلب ہے، "حکمت سے محبت"۔ علم، حقیقت اور وجود کی بنیادی نوعیت کا مطالعہ، خاص طور پر جب ایک تعلیمی ضابطہ کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ ایک نظریہ یا رویہ جو طرزِ عمل کے لیے راہ نما اصول کے طور پر کام کرتا ہے۔

فلکیات: سائنس کی وہ شاخ جو آسمانی اشیا، خلا اور مجموعی طور پر طبعی کائنات سے متعلق ہے۔

جمہوریہ: ایک ایسی ریاست جس میں اقتدار عوام یا ان کے نمائندوں کے پاس ہوتا ہے۔

سلطنت: ایک اعلیٰ حکمران کے تحت بہت سی الگ الگ ریاستوں یا علاقوں کا مجموعہ۔

سٹوپا: ایک گنبد نما عمارت جو بدھ مت کے مزار کے طور پر کام کرتی ہے۔

کولوزیم: ایک بڑا تھیٹر، سنیما یا اسٹیڈیم۔ پہلی صدی عیسوی میں روم میں بنایا گیا ایک ایمفی تھیٹر (تماشا گاہ)۔

دریافت: تحقیق کرنا، مطالعہ کرنا یا تجزیہ کرنا، پوچھ گچھ کرنا یا تفصیل سے بات کرنا یا سیکھنے کے لیے سفر کرنا۔

ساخت: کسی چیز کے حصوں کی منصوبہ بندی کرنا، منظم کرنا یا ترتیب دینا۔ ایک منصوبہ کے مطابق تعمیر یا ترتیب، ایک ترتیب دینا۔

شراکتیں: کسی شخص کے ذریعہ نتیجہ لانے یا کسی چیز کو آگے بڑھانے میں مدد کرنے میں کردار ادا کرنا۔

پھیلاؤ: ایک بڑا یا بڑھتا ہوا علاقہ۔

معاہدہ حدیبیہ: ریاست مدینہ کی نمائندگی کرنے والے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور مکہ کے قریشی قبیلے کے درمیان 628ء میں ایک معاہدہ۔

خندق: زمین میں کھودا ہوا نہر نما گڑھا جو فوجی دفاع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بحریہ: ایک ریاست کی مسلح افواج کی شاخ جو سمندر میں فوجی آپریشن کرتی ہے۔

مذہب: ایمان اور عبادت کا ایک خاص نظام۔

زمانہ: اہم واقعات کی زمانی نمائندگی جس ترتیب میں وہ پیش آئے۔

خانہ بدوش: ہر وقت ایک جگہ رہنے کی بجائے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہنا۔

مسجد: اسلامی مذہبی سرگرمیوں اور عبادت نماز کے لیے ایک عمارت۔

تجارت: لوگوں یا ممالک کے درمیان سامان اور خدمات کی خرید و فروخت یا تبادلے کی سرگرمی۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale